بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم

بللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مین خدائے عزوجل خالق کون ومکان موجد زمین و آسمان رازقِ انس وجان کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہون کہ اوس نے مجھ جیسے ہیچمدان سے ایسی متبرک کتاب کے ترجمہ کو محض اپنی تائید سے بے کم وکاست انجام کو پہونچایا۔ یہ انہی کا کام ہے کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے مشت خاک کو وہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ اس سے کارہائے بزرگ اور مہمات سترگ جو احاطہ وہم خیال انسانی سے باہر ہین اتمام کو پہونچتے ہین یہ اوسیکی شان کبریائی ہے کہ اس نے کارخانۂ دنیا کو اپنے حسن انتظام سے مرتب فرمایا ہے۔ وہ سب پر اختیار کامل رکھتا ہے۔ اُسنے جہان جس شے کی ضرورت دیکھی وہان اُسکو مہیا کیا۔ اُسکے کل کامون مین عقل حیران ہے۔ یہ اُسکی عجیب صنعت ہے کہ ایک کی صورت دوسرے سے ہرگز نہین ملتی۔ اُس نے اپنی صنعت مین وہ حسن الفتر دکہایا ہے کہ جسکے جا نفزا کرشمون نے ایک عالم کو دیوانہ بنا دیا ہے کیسی کیسی رنگ برنگ کی پیاری پیاری دلفریب چیزین پیدا کی ہین جو خیال مین بھی نہین آسکتین اور جنکی تعداد اس قدر ہے کہ انسان اُن کا اندازہ اپنے ناچیز خیال مین ہرگز نہین کرسکتا۔ اوس نے صرف ذرا لفظ کن کا رخسار عدم پر کیا ملا کہ اپنی قدرت کے یہہ سارے کرشمے دکہلائے۔ اور یہہ جتنی چیزین کائنات مین ہین سب اوسکے محکوم۔ اوسکی اتنی بڑی قدرت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ کل موجودات عالم کو ایک لمحہ مین متغیر وفنا کردے۔ اور اوسکے کام اس قدر عجیب ہین کہ اُس نے اپنی ہر چیز مین نرالی طرز رکہی ہے۔ اور ہر طرف جلوۂ گوناگون نظر آتا ہے سبحان اللہ! اوسکی ذات کیسی عجیب وبزرگ ہے۔ ایسے خالق مطلق کی حمد وثنا مین زبان ناطقہ لال ہے۔ انسان ضعیف البیان کی کیا مجال ہے کہ اوسکی کاریگریون کے ادراک پر حاوی ہوسکے اُس نے انسان کو پیدا کیا۔ اپنی نوازش سے اوسکو اشرف المخلوقات بنایا۔ قوت نطق عطا کی۔ مادۂ فہم وادراک بخشا۔ اور ساتھہ ہی طرح طرح کے ایجاد کی قوتین مرحمت فرمائین۔ لاکہون قسم کی صنعتین بتائین اور اُس کو سب پر تفوق وامتیاز بخشا۔ تمام دنیا کا مالک بنایا۔ ہفت اقلیم کی بادشاہت عنایت کی۔ انہین کے جنس سے انبیا بھیجے اور انہین مین اولیا بنائے۔ یہہ محض اُس کا کرم تھا جو انسان نے یہ درجہ پایا۔ ورنہ اوسکی غیر محدود قدرت مین یہ بھی ایک ذرۂ بے مقدار ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ۔ مگر اسی مین اُس نے ایک ایسا بھید چھپا رکھا تھا جس سے آگاہ ہونا اور اُس کی اصلیت کو پانا حبیب خدا سید پیغمبرون کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روشن ہدایت پر منحصر تھا۔ خدائے عزوجل نے ہماری ہدایت کے لیے آپ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے مخلوق کو خدائے واحد کی تلقین کی۔ عارفون کو کل رموز حقیقت سے آگاہ کیا۔ اور عقیدہ وحدۃ الوجود کا انکشاف فرما کر انھین عجائب وغرائب کا جلوہ دکھا دیا اور ایک عالم کو تیہہ ضلالت سے نکال کر ہدایت پر لگایا۔ لب تشنگان ناکامی کو سرچشمۂ کامیابی تک پہونچایا سبحان اللہ آپ کی ذات کیسی مقدس وپرنور وبزرگ ہے۔ آپ کی نعت کا حق کیا حقہ ناممکن ہے۔ جب خدا نے خود آپ کی تعریف کی ہے تو بھلا بشر کی زبان سے کہان آپ کی توصیف ہوسکے۔ پس اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ کے اسم گرامی پر درود بھیجیے۔ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کے بعد آپ کے بزرگ اصحاب خلفا ہوئے۔ ان کے بعد ائمۂ ہدا ہوئے جنہون نے آپ کی اتباع کی اور بہت سے لوگون کو نیکی کی تعلیم دی۔ انہین مین بہت سے اتقیا ہوئے اور کئی ایک اسرار معرفت سے آگاہ ہوکر اولیا ہوے۔ اولیائے ...

افضل حضرت قطب الصمدانی شفیع الربانی محمد محی الدین السید عبدالقادر جیلانی ہوئے۔ آپ نے براہ طریقت کی راہ نمائی کا سلسلہ قایم کیا۔ آپ ہی کی بدولت طالبون کو دولت جاودانی اور نعمت لایزالی حاصل ہوئی۔

اب مین اپنے دلی جوش مسرت وفادارانہ سے اس بات کا اظہار کرتا ہون کہ میرے اس ناچیز ترجمہ کو (جو زبان کے اعتبار سے نہایت سادہ اور صاف ہے مگر اپنے اصلی واقعات کے اعتبار سے نہایت قیمتی اور قابل قدر ہے) حلۂ طبع سے آراستہ ہوکر اشاعت پانے کا فخر ہمارے بادشاہ عالم پناہ اعلیحضرت خداوند نعمت رستم دوران ارسطوئے زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نواب سر میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی والی دکن خلد اللہ ملکہ و مدظلہ العالی کے عہد ہمایون مین حاصل ہوا ہے۔ آج کل جیسی آپ کی سلطنت سرسبز ہوئی ہے۔ زمانہ سلف مین دکن مین کوئی بادشاہ ایسا نہین گذرا جسکی سلطنت کو یہہ بات نصیب ہوئی ہو یہہ صرف آپ کی خاص توجہہ کا باعث ہے کہ ملک دکن دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ آپ ہی کے مبارک عہد مین نئی نئی سڑکین بنین۔ ریلوے اور ٹیلیگراف کی توسیع عمل مین آئی بہت سی پرانی یادگارون کی مرمت ہوئی۔ اولیاء کرام کا احترام مدنظر رکھکر اون کے اعراس مین اوج وتکلف قایم رکھنے معتقدین کی نظرون مین اون کی وقعت بڑھانے اور اسلام کی بزرگی جتانے کیلیے عطیے مقرر ہوئے۔ کرورون روپئے قحط زدون کی پرورش مین خرچ کیے گئے۔ تعلیم کے لیے جابجا مدرسے اور مکتب جاری کیے گئے۔ ہزارون کوس بنجر وافتادہ زمین سرسبز وشاداب ہوئی۔ ملک کی آبادی بڑہی۔ ہزارون کی روزی مقرر ہوئی۔ تمام ہند مین آپ ہی ایک عظیم الشان بادشاہ ہین آپ کی عام فیاضیان لاکھون نفوس خلایق پر شامل ہین کل مسلمانان روئے زمین کیلیے آپ ہی کا ملک ملجا و ماوی ہے۔ اس وقت مختلف ممالک کے لوگ یہان موجود ہین اور مختلف اقوام کے کرورون نفوس آپ کے عہد دولت مین پرورش پارہے ہین۔ آپ اپنی کل رعیت پر نہایت رحم فرما۔ غریب پرور اور معدلت گستر ہین۔ سب طرح آپ ہی کے لطف سے ہر چیز تروتازہ ہے اور آپ ہی کی ذات والاصفات وبلند درجات سے باغ دکن ہر طرف پھولا پھلا نظر آرہا ہے۔ اعلی سے لیکے ادنی تک آپ سے شاد اور جان و دل سے فدا ہین۔

یہہ ملک کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اس کو ہز اکسلنسی مہاراجہ کشن پرشاد بہادر جیسے مدار المہام ملے ہین۔ آپ اعلی درجہ کے صاحب تدبیر والامنش معدن فرہنگ ودانش ہین۔ جب سے آپ کو وزارت ملی ہے۔ کوئی محکمہ اور کوئی صیغہ ایسا نہین جسکی اصلاح اور ترقی پر پورے زور سے آپ نے توجہہ نہ کی ہو۔ آپ کے ہاتون رفاہ خلایق کے سینکڑون کام عمل مین آرہے ہین آپ کی حکمرانی سے ہر شخص کا دل شگفتہ وخندان ہے اور روز افزون ترقی وبہبودی کے آثار ہر طرف نظر آرہے ہین۔

مین دعا کرتا ہون کہ اے اللہ تو ہمارے خداوند نعمت ذوی الاحترام اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ اور آپ کے صاحبزادہ والامقام اور عالی جناب مہاراجہ مدار المہام کی عمر مین برکت عطا فرما۔ آپ کے مقاصد دلی کو پورا کر اور آپکو ہمیشہ صحت وتندرستی سے سلامت وباکرامت رکھہ آمین ثم آمین ع این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

قطعہ

ہمارے سر پہ سلامت رہے شہ آصف | پناہ سایہ میں اُس کے مدام لیتے ہین۔
اور اسکے فیض کا شہرہ ہے جس طرف دیکھو | اوسی کا نام جہان مین تمام لیتے ہین۔
یہی وظیفہ ہے کافی خدا رسول کے بعد | کہ اکرم آپ جو آصف کا نام لیتے ہین۔

سبب ترجمہ وتالیف

کتاب معدن الجواہر جس کا یہہ ترجمہ اس وقت آپ کے مبارک ہاتون مین ہے فی الواقع اسم بامسمی او بہت عمدہ کتاب ہے۔ یہہ مفید مضامین سے مملو ہے۔ اس مین حضرت شیخ محمد صاحب قادری الملتانی اور آپ کے فرزندونکی زندگی کے دلچسپ حالات روشن کرامات اور موثر ملفوظات مندرج ہین۔ علاوہ ان کے علم وفضیلت۔ اخلاق وطریقت۔ معرفت وولایت اور ہدایت ونصیحت کی بہت سی عمدہ باتین لکھی ہین۔ اس کتاب کو حضرت موصوف کے پوتے حضرت شیخ عبد القادر صاحب نے سنہ ۱۱۲۵ھ مین فارسی مین لکھا تھا یون تو زمانہ کبھی لایق آدمیون سے کبھی خالی نہین رہتا اور زبان اردو کا رواج ملک دکن مین ایک مدت دراز سے چلا آتا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ ایسی اولوالعزم مکرم ومحترم بزرگ کے متبرک ومفید اقوال وافعال اور آپ کی قابل دید سوانح عمری کو اُردو مین ترجمہ کرکے اپنی قوم کو آگاہ کرنے کا خیال کسی کو نہ گذرا۔ الحمد للہ مین اس کو اب اپنی کمال خوش قسمتی سمجھتا ہون کہ میرے آقا ولی نعمت حضرت جناب عباس علی صاحب قبلہ خانسامان ہاشمی اعلیحضرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ نے اس کو ملاحظہ فرما کر اس کے ترجمہ کا کام میرے سپرد فرمایا۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آپ کو اپنے حفظ وامان مین خوش وخرم رکھے۔ خدا آپ کے مقاصد دینی ودنیوی بر لاوے اور آپ کا سایہ عاطفت ہمیشہ میرے سر پر قایم رکھے۔ یہہ صرف آپ کی خاص سرپرستی اور ارشاد کا باعث تھا کہ آج مجھے ایسی عمدہ کتاب کے ترجمہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

حضرت شیخ محمد صاحب قادری الملتانی کا مزار مبارک شہر بیدر مین ہے۔ گذشتہ سال جب مین بیدر گیا تو فاتحہ پڑھنے اور آپ کی زیارت سے مستفیض ہونیکے لیے درگاہ شریف کو بھی گیا تھا۔ آپ کی درگاہ قلعہ کے باہر آبادی مین واقع ہے اور وہ نہایت پر رونق مقام ہے۔ درگاہ شریف کے گرد قبرین پھیلی ہوئی ہین۔ اور بعض قبرون پر خوابیدہ پر سونے والون کے نام بھی کھدے ہوئے ہین۔ آپ کی درگاہ شریف مین ایک عظمت ورونق برستی ہے اور زائیرین کے دلون پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔

میرے خیال مین دکن کے خاص باشندون مین ایسا کوئی نہ ہوگا جو آپ کو نہ جانتا ہو۔ آپ کی شہرت دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی عظمت وکرامت کے جابجا جھنڈے گڑے ہین۔ طایر خیال آپ کے مراتب فضیلت کی بلندی کو ہرگز پرواز نہین کرسکتا حضرت سید محمد صاحب گیسو دراز بندہ نواز کے بعد ایک آپ ہی ایسے بزرگ گذرے ہین جنھون نے اپنے فیض سے دکن کو سیراب کردیا۔ طریقت کے باریک مسایل کو لوگون پر ظاہر کیا۔ کل اسرار معرفت کو منکشف فرمایا اور قطبیت وکرامت کے مشعل کو تمام دکن مین روشن کردیا سبحان اللہ آپ کی ذات کیسی مقدس و بزرگ ہے۔ آپکی عظمت وفضیلت ابتک برقرار چلی آتی ہے۔ اہل دنیا اور اہل طریقت آپ کے کرامات باہرہ سے ہمیشہ

فیضیاب ہوتے رہتے ہین۔ ہر شخص کو آپ سے حسن عقیدت ہے اور اسی طرح آپ کا نام زندہ و برقرار چلا آتا ہے زمانہ کی زبردست سے زبردست قوت بھی آپ کے نام کو مٹا نہین سکتی۔ صدہا برس تک کیا بلکہ قیام قیامت تک آپ کا نام صفحۂ روزگار پر قایم و برقرار رہے گا۔

شعر۔ اگر گیتی سراسر باد گیرد۔ چراغ اولیا ہرگز نہ میرد

اس وقت اگرچہ کئی ایک آپ کے تذکرے لوگون مین مشہور ہین مگر آپ جیسے قطب زمانہ و مشایخ یگانہ کے جہان تک مفصل حالات معلوم ہون وہ اسی قدر ان کے لئے زیادہ مفید ہین۔ آپ کے اور آپ کے صاحبزادون کے حالات ایسے موثر ہین کہ جن کے ملاحظہ سے ناظرین کے آگے نیکی بھلائی۔ عبادت الٰہی اور بقا و فنا کا نقشہ کھنچ جائیگا اور یہہ بھی معلوم ہوگا کہ ہماری ہستی تو ہر حالت مین نقش قدم کی طرح مٹ جانے والی ہی ہے مگر نیکی اور عبادت الٰہی بھی ایسی چیزین ہین جو انسان کا نام دنیا مین زندہ و برقرار رکھتی ہین۔

اب مین قدردان ناظرین کی خدمت مین ملتمس ہون کہ ان اولیاء اللہ و بزرگ لوگون کے حالات کو متبرک و مقدس سمجھکر جس قدر اس کتاب کو آپ عزیز رکھین کم ہے۔ آپ کی قدردانی سے مجھے کامل امید ہے کہ اس کو بہت جلد قبولیت کا درجہ حاصل ہوگا اور ہاتون ہاتھ فروخت ہوجائیگی۔ مجھے یہہ بھی امید ہے کہ قطب راہ طریقت غواص بحر معرفت حضرت شیخ محمد صاحب ملتانی کے حالات سے آپ اپنے اعتقاد کی بنیاد کو مستحکم فرمائین گے۔ تاریخی معلومات کی ترقی کا اسکو بھی ایک ذریعہ سمجھینگے اور ان نیک بزرگوارون کے حالات سے آپ اخلاق کا سبق حاصل کرلین گے اور ہان آخر مین میری یہہ بھی عرض ہے کہ میری جو حالت ہے مین ہی جانتا ہون بھلا وہ کون سا عیب ہے جو مجھ مین نہین۔ پس جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین خاکسار کے حق مین دعائے خیر کرین کہ خدائے تعالی مجھے بھی ان بزرگوارون کی اتباع کی توفیق دے کہ ان کے اقوال پر عمل نہ کرکے کہین مین خود محروم نہ رہ جاؤن فقط

آپ کا خادم کمترین

محمد کریم الدین

برادرزادۂ عباس علی صاحب خانسامان پیشی اعلیحضرت
ذی الثانی ۱۳۲۰ ہجری
ہی سیان حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچۂ مولف

خاص اوس خالق کی بے انتہا حمد مین زبان تعریف کرنے والون کی عاجز اور بے شمار تعریف مین سمجھہ ثنا کرنے والون کی قاصر ہے جس نے عالم والونکی ہدایت کے لئے ساتھہ معجزات ظاہرہ کے انبیا علیہ السلام اور سب سے زیادہ کامل حضرت پیغمبر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بارک وسلم اجمعین کو مبعوث فرمایا۔ اوران کے قایم مقام طالبون کو ہدایت کرنے اور راہ راست دکھانے کے لیے اولیا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور سب سے زیادہ افضل ہدایت کرنے والے امام علی مرتضی اور انہین حضرت صمدیت کے قبول کئے گئے قطب الاقطاب رئیس الاولیاوالاحباب امام المتصرفین سلطان المعشوقین قطب الصمدانی شفیع الربانی سید السادات صاحب الکرامات

ابا محمد محی الدین سید عبد القادر الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا (راضی رہے اللہ تعالی اُنسے اور راضی کرے اونکو ہمسے) کو ساتھہ روشن کرامتوں کے نوازا آپکو تمام ولیوں مین سرفراز فرمایا اور آپ کی اتباع کو کل اتقیا رحمہم اللہ اجمعین پر مقدم کیا ٭

درود بے شمار حضرت سلطان الانبیا برہان الاصفیا خواجۂ کائنات خلاصۂ موجودات امام الاولین والاخرین شفیع الخلایق اجمعین سرور عالمیان ہمۂ دور زمان جان جہانیان حبیب آلہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الہ الابرار و اصحابہ الکبار کے روح پر فتوح کو ہو ٭

اب اسکے بعد بندہ گنہ گار خاکسار پروردگار کی رحمت کا امیدوار فقیر من اللہ الناصر عبد القادر بیٹا عالموں اور مشایخوں کے پیشوا العمدۃ الاکابر والفضلا المخصوص بعواطف اللہ الصمد شیخ المشایخ شیخ احمد کا اور وہ فرزند حضرت قطب زمان یگانۂ دوران شیخ الاسلام والمسلمین مرشد البرایا اجمعین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین بن حضرت قطب الانام غوث الکرام شیخ العظام ہادی الخاص والعام مخزن اسرار الہی معدن انوار نامتناہی شمس الملتہ والدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی الغوری الغزنوی غفر اللہ عنہ ولوالدیہ کے ہین عرض کرتا ہون کہ زمانے کے عالم وقت کے فاضل اللہ کے مقبول شیخ شمس الدین بن حضرت ولی۔ شوق والے صاحب مشایخون کے شیخ۔ بندگی مخدوم شیخ اسحق بن حضرت قطب الباری ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہم نے

اسے جد حضرت توحید کے بھیدون کا گنجینہ ۔ ترک دنیا کے نکات کا خزانہ
ملک ولایت کے الی راہ ہدایت کی رہبری کرنے والے اللہ کے جلوہ گریون سے
جلوہ گر ہونے والے ابوالفتح شمس الدین الشیخ محمد الشریف القادری رحمۃ اللہ
علیہ دام برکاتہ علینا (انکی برکت ہو ہمپر) کے چند کرامتون کی حکایتین انکی بلند
مقامات سے عربی عبارت مین جمع کی تھین ۔ لیکن وہ ابھی آپکے دست
مبارک سے اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ آپکو حکم خدا ۔ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیہ (رجوع کر اپنے رب کیطرف درحالیکہ تو راضی ہوا اور پسند کی گئی ہو) کی
تعمیل کرنی پڑی اور حق کی رحمت کے ہمسایہ مین پہونچ گئے ۔ بنابران یہ فقیر در
کے بندہ اور انکی دہلیز کے خاکروب نے عزیزون کی کوشش اور دوستون کی
اصرار سے اور مطابق قول بزرگون کے (بیت) سخن را بنو کن تا بماند کہنہ
وگرنہ گریز و زیادت سخن چاہا کہ ان حکایات کے مفہوم کو اعلی درجہ کی فارسی
عبارت مین تحریر کرے اور جو کچھ رہگیا ہے اسکو تمام کو پہونچائے ۔
پس وہ چند کلمات حضرت قطب زمان یگانۂ دوران شیخ الاسلام والمسلمین
منہاج العارفین سراج السالکین منظور حضرت رب العالمین میرے پیر و مرشد
حضرت جدی بندگی شیخ بدرالدین قدس سرہ کے عادات و معجزات اور ضمن
مین لینے والی تعریفون اور حضرت قطب الانام شیخ الاسلام بندگی مخدوم شیخ
محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہ کے دوسرے فرزندان کی
کی بلند پایہ و معتبر باتین اور روشن عادات کو جو اس فقیر کو پہونچے اور سچی روایت
کرنے والون اور معتبر نقل کرنے والون نے جنکی تصدیق کی اور جنہین کوئی شک

وشبہ نہ رہا حکایتوں کے طور پر مختصر عبارت مین بخشش کرنے والے اللہ کی مدد سے
اس کتاب مین مین نے جمع کیا ہے
اوران حضرت کی ماہیت وکیفیت کی ان کے آباو اولاد سے اس زمانہ تک
تمام تفصیل سے شرح لکھی - اور نکتہ نوادر عیان کردیا ہے
مین نے اسکانام معدن الجواہر رکھا تاکہ اس آستان کے معتقدون اور
اس گھرانے کے مریدون کو یہ جواہر بے بہا کے شرف مطالعہ سے نفع
بے انتہا حاصل ہو اور اوس سے وہ اپنے اعتقاد کی بنیاد کو مضبوط کرین
اوراس مقام کے حاصل کرنے کی طمع مین مردانہ وار اس راہ طریقت مین
قدم مارین - اور اُس حضرت کے پیرو ہوکر منزل مقصود کو پہونچین اور اپنی
مراد سے بہرہ ور رہون جیساکہ کہا گیا ہے **بیت**

گر نشاید بدوست رہ بردن * شرط یاریست درطلب مردن

اس فقیر کو دعائے مغفرت سے یاد کرین اور مصلح العباد الیہ المرجع والمعاد جل
جلالہ وعم نوالہٗ (بندون کا حال درست کرنے والا اوسکی طرف ہے بازگشت
اور بزرگ ہے اوسکی بزرگی اور عام ہے اوسکا احسان) کی درگاہ مین
میری یہ استدعا ہے کہ وہ اس کتاب کو اختتام تک پہونچائے - خطا و سہو اور
نسیان سے نگہ رکھے اوراپنی اور خاصان خدا کی مقبول کرکے اسکو زمانہ
کی پسندیدہ بنائے

آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین ✢ ✢

پہلی حکایت

سچے حضرات اور معتبر اصحاب سے نقل ہے جو انہون نے زبان گوہر فشان سے فرمایا تھا اور جسکو ہم نے گوش دل سے سنا اور یاد رکھا وہ یہ ہے کہ صاحب تحقیق اور دانشمند و باریک بین۔ مشکلون کو حل کرنے والے صاحب حالات وکشف وکرامات اور بہشت پانے والے حضرت مخدوم شیخ ابراہیم فرزند۔ صالحون کے پیشوا۔ عالمون کے بہتر اللہ تعالے کے قبول کئے گئے حضرت شیخ فتح اللہ کے تھے۔ اور حضرت شیخ فتح اللہ بیٹے شیخ ابی بکر بن شیخ فخرالدین بن شیخ بدرالدین بن اسپلار فخرالدین بن اسپلار بدرالدین بن اسپلار شاہ مینا بن شاہ غوری بن سلطان شہاب الدین غوری غزنوی دہلوی رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے تھے۔ اور منقول ہے کہ حضرت شیخ ابراہیم اپنے نسب مین اپنے کو (ربیعی اسماعیلی) لکھا کرتے تھے۔ اور مضر و ربیع یہ دونون حضرات ایک دوسرے کے بھائی ہین۔ اور نزار بن معد بن عدنان کے صاحبزادے ہین اور حضرت عدنان کا سلسلہ سردار انبیا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک مین شامل ہے ؎

مذکور ہے کہ حضرت مخدوم شیخ ابراہیم رحمہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے ایک لڑکا تھا اوسکا نام شیخ احمد تھا۔ جب کہ وہ جوان ہوا اور سن بلوغ کو پہنچا تو اوس نے میرے رسوم کو چھوڑ دیا اور میرے علم وفضل سے کچھ بھی

حصہ لیا - پس مانند اوس شخص کے کہ جسکو کوئی لڑکا نہ ہوا ور غریب ہو
مین نے بہی اپنے کو ایسا ہی سمجھ لیا کہ مجھے فرزند ہی نہین ہے اور مین
مانند ابر بے منہ اور درخت بے پھل کے ہون - پس مین حضرت
ذوالجلال قادر بیر کمال کیطرف متوجہ ہوا کہ وہ مجھے ایک لڑکا اوس سے بہتر
عطا فرمایا ہے اور وہ فرزند نیک اور معتبر ہو - اس معاملہ مین مین نے
حضرت سلطان الاولیار رئیس الاتقیا امام العشاق والعرفا قطب الارض
السما غوث الصمدانی شفیع الربانی سید السادات ابی محمد محی الدین السید
عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا (راضی رہے
اللہ تعالیٰ اُنسے اور راضی کرے اُنکو ہمسے) کو وسیلہ گردانا - نصف
شب گذرنے کے بعد نماز استخارہ ادا کرتا تھا اسیطرح چالیس راتین مین نے
یہ نماز پڑہی اور ہر رات نماز کے بعد عراق کی جانب کہ اوسی جانب گنجینہ
روضہ مبارک آنحضرت ہے گیارہ قدم جاتا تھا - ہر رات یہی سلوک
جاری رکھکر تمام کو پہونچایا یعنے چالیس راتین پوری کین - آخر رات
مین آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے ایک ٹکڑا کاغذ کا لپٹا ہوا مجہے
عنایت فرمایا - جب مین نے اوسکو کہولا تو اوسمین سے مجہے ایک موتی بیش بہا
ملا - پھر حضرت نے مجہسے فرمایا کہ مین تجہے خاصکر ایک لڑکے کی بشارت
دیتا ہون - وہ لڑکا صاحب اسرار ہوگا اور وہ میرے جد حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام مقدس سے موسوم ہوگا - جب
مین نیند سے جاگا تو یہ واقعہ کا قصہ اپنے عورتون سے بیان کیا

ایک نے اُن میں سے کہا کہ میں حاملہ ہوں - تین مہینے پرچند روز زیادہ
گزرے ہیں - یہ سنکر میں نے اوسکو کہا کہ اب تجھکو چاہیے کہ گرم اشیا سے
پرہیز کرے اور مضر پانیوں سے بھی پرہیز رکھے - کیونکہ تیرے پیٹ
میں بچہ ہے اور وہ ولی ہے - جبکہ شیخ احمد کی والدہ اس واقعہ سے
آگاہ ہوئی تو حیرت اور حسرت سے بہت کشیدہ و پیچیدہ ہوئی اور غیرت
تقاضے سے ہاتھ اوس حاملہ بیوی کے پیٹ پر مارا - مارتے ہی اوسی
وقت ہاتھ اوسکا انگلیوں کے سروں سے لیکر شانہ تک سوج گیا اور
سخت درد کرنے لگا - جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے شیخ احمد کی والدہ کو
ملامت کی اور کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اور ایسی بے ادبی کی مرتکب
کیوں ہوئی - کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اوسکے پیٹ میں کون ہے -
کیا میں نے تجھسے نہیں کہا تھا کہ اوس کے پیٹ میں ولی ہے ؟ خبردار
اپنے خیال سے باز آ - اور اوسکی اطاعت میں سر تسلیم خم کر -
اور اوسکی خدمت گذاری اپنے پر لازم سمجھ - اوسکو حضرت کبریا نے
حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہا (راضی رہے
اللہ تعالیٰ انسے اور راضی کرے اونکو ہم سے) کے وسیلے سے مجھے
عطا فرمایا ہے - ایسے گناہ سے توبہ کر - اور ایسی دشمنی کو دل سے
دور کر - اب اوس کے پیٹ کو دہلوا اور اوس دہوئے ہوئے پانی
میں اپنے سوجے ہوئے ہاتھ کو بھگوتا اوس سے خدائے تعالیٰ شفا
بخشے - یہ بہترین دوا ہے پس ایسا ہی کیا گیا اور وہی عمل برتا گیا

اس سے ہاتھ درست ہوگیا اور درد بھی بالکل دفع ہوگیا۔
راویان مذکور فرماتے ہین کہ شیخ المشایخ شیخ ابراہیم فرماتے تھے
کہ شکر ہے خداے پاک کا اور حمد وثنا خاص اوسی کے لئے ہے کہ اوس نے
وہی ظاہر کیا جو مجھے خواب مین دکھایا تھا اور جسکی خبر قطب الاقطاب
العظام رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا (راضی رہے اللہ تعالی اونسے
اور راضی کرے اونکو ہمسے) نے مجھے دی تھی۔ جب میری منکوحہ کو
وضع حمل ہوا تو مجھے فرزند پیدا ہوا۔ اس سے مجھے بے انتہا فرحت
وشادمانی حاصل ہوئی۔ بزرگی کے آثار اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے۔
مین نے اوسکا نام محمد رکھا اور خداے تعالی نے اوسکو ولیا مین
گردانا۔ کنیت اوس کی ابو الفتح رکھی اور لقب شمس الدین رکھا۔
اللہم اجعلہ فی زمرۃ اقطاب العالمین (اے اللہ کر اوسکو گروہ مین
جہان کے قطبون کے*
میری ولایت شہر ملتان مین ہوئی تھی اور میرے اِس بیٹے
شیخ محمد کی ولادت آعظم البلدان دکن مین واقع ہوئی جو خاص اوسکا
بہترین وطن یعنے شہر محمد آباد معروف بہ بیدر ہے۔ جسمین بہت سے
اوتاد وابدال گذرے ہین نظم بیت

از شکم مادری گشت ولی ابن ولی * مرجع احباب حق وارث علم نبی

دوسری حکایت

صحیح روایت کرنے والوں اور معتبر کہنے والوں سے نقل ہے۔ جو انہوں نے فرمایا تھا اور جسکو ہم نے سنا اور یاد رکھا وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ ابراہیم مذکور رحمت اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ محمد تولد ہوئے تو اوسیوقت باجے کی آوازین مثلاً تاشے نوبت نقارے سواے اس کے اور مختلف باجون کی اوازین سنی گئین۔ مین نے دریافت کرایا کہ یہ باجے کہان بجائے گئے۔ معلوم ہوا کہ بادشاہ کی ڈیوڑہی وغیرہ مین کہین بہی باجے نہین بجائے گئے۔ مین اسی حیرت مین تھا اور فکر کرتا تھا کہ یا الہی یہ آوازین کہان سے آئی ہین۔ یکایک ایک کہنے والے نے غیب سے ندا دی اور اسباب کو بیان کیا کہ اے ابراہیم تو کس فکر مین ہے خاص تیرے ہی لئے بشارت ہے کہ تیرے بیٹے شیخ محمد ولی حضرت صمد کے پیدا ہونے سے فرشتون مین خوشی کی دہوم مچ گئی۔ اور فرط انبساط نے اُنہین بے خود کر دیا۔ فلک اور عالیشان محلات کے رہنے والون مین حورون اور ملائکون نے آئین سرور ترتیب دیا اور عرش مجید پر خوشی کے باجے بجائے نقارۂ شادمانی کی آواز گونج اوٹھی۔ وہ آواز جو تو نے سنی تھی وہ یہی ہے اس بات کے سنتے ہی مین بہت خوش ہوا اور شکر حضرت پروردگار کا بجا لایا اور یقینی طور پر سمجھا کہ میرا فرزند مولی تعالی کے پاس کچھہ قدر اور قیمت والا ہو

تیسری حکایت

نیک بات کے روایت کرنے والون اور اسرار کے نقل کرنے والون سے نقل ہے - وہ حضرت شیخ ابراہیم بن مخدوم شیخ فتح اللہ قدس سرہما سے روایت کرتے ہین کہ حضرت مذکور فرماتے تھے کہ اوسوقت کا بادشاہ اور ملک دکن کا خلیفہ سلطان ہمایون بن سلطان احمد البہمنی نہایت ظالم وجابر تھا - خدائے تعالی کے بندون پر ستم کیا کرتا تھا - آدمیون کو بے شبہ مروا ڈالتا - اور جب تک کوئی بندہ بے گناہ کو قتل نہ کرتا دن اور رات کھانا نہ کھاتا تھا - نہ اوسے روز جزا کا خیال تھا اور نہ وہ خداوند داد خواہ سے ڈرتا تھا - چنانچہ شہر کی بہت سی مخلوق اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہوئی اور باقی ماندہ نے اوسکی تکلیف دہی سے تنگ آکر ارادہ کیا کہ اپنے گھرون سے جو اونکے وطن مالوف اور محل مانوس تھے جدا ہوکر اوس کے ملک سے باہر نکل جائین پس جبکہ مین نے اونکو مظلوم اور گریان دیکھا تو اونپر شفقت کی اور خاص اپنے فرزند دلبند شیخ محمد کو کہ اوسوقت اوس کی عمر تین سال کی تہی اور حالت کودکی مین گہوارے مین گہبرا ہوا تھا کہا کہ وہ خاص ہمایون ہی کے لئے دعائے بد کرے اور اوس کے فوت ہونے کی کوئی بات زبان سے نکالے تا خلایق اوسکے شر سے امان پائے اور مکر سے اوس کے ایمن رہے - اوسیوقت میں

فرزند کی زبان مبارک سے یہ جاری ہوا ہمایون مات ہمایون مات ہمایون مات (ہمایون مرگیا - ہمایون مرگیا - ہمایون مرگیا -) تیسری مرتبہ جملہ ابھی تمام نہ کہا تھا کہ قول اوسکا صحیح ثابت ہوا اور قرین اجابت پہونچا خدائے تعالی کی قدرت سے آواز گریہ وزاری کی اوس کے گھر سے سنی گئی اور آدمیون نے خوشی سے کہنا شروع کیا کہ ہمایون فوت ہوا اسباب زندگی کا سرائے عاقبت کو لے گیا اور اپنا کام مشیت ربانی کے سپرد کر دیا۔ ان شاء عذب وان شاء غفر (اگر چاہا اوس نے عذاب کیا اگر چاہا اوس نے معاف کیا) پس مین سمجھا کہ میرا لڑکا ولی اور صاحب باطن ہے اور جو کچھ شان مین اوسکی حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ وارضاہ عنہا نے مجکو خواب مین فرمایا تھا وہ تحقیق اور بالکل صحیح ہے واللہ اعلم بالصواب ؂

چوتھی حکایت

حضرت ولی ذوالاشواق بندگی مخدوم شیخ اسحٰق قدس سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ جو کچھ زبان دُربار گوہر نثار سے حضرت قطب العارفین امام العاشقین پیر پیر مرشد و والد ابوالفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہ نے فرمایا تھا اور جسکو مین نے سنا اور یاد رکھا وہ یہہ ہے کہ آپ فرماتے تھے

کہ جب میرے والد حضرت مخدوم شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہ نے
بہشت کو رحلت فرمائی اور اسباب زندگانی کا سرائے فانی سے
طرف عالم جاودانی کے روانہ فرمایا تو مجھے یتیم و غریب چھوڑکر اور میری
غمخوارگی سے منہ موڑکر مجھے اور میرے کام کو میرے پروردگار
کے حوالے کر دیا۔ اوسوقت مین چھوٹا تھا اور کوئی بات نہین جانتا
تھا۔ اس شہر کے علماء اور مشائخان صاحب نظر سے کسی نے بھی
میری غورو پرداخت اور ہدایت کی طرف توجہ اور سعی نہ کی اور ظاہرا
میری اعانت بھی نہ کرتے تھے۔ یہانتک کہ حضرت شیخ الاسلام مرشد
الخاص والعام ولی اللہ الغنی الباری مخدومی شیخ المشایخ شیخ حسن جمیلی
القادری قدس اللہ سرہ العزیز ساتھہ ایک کثیر جماعت کے جسمین پیادے
اور سوار اور چھوٹے بڑے آدمی شامل تھے بنگالہ سے تشریف لائے
اور حصار والے شہر کے باہر صاحب وقار ملک شرف کی مسجد مین
فروکش ہوئے۔ آپ نے اپنے خاص مصاحبین کو فرمایا کہ شیخ محمد بن شیخ
ابراہیم کے مکان کو جائین اور اوس جوان کو جو بہت بھی بڑے مرتبہ
والا ہے نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھہ یہان لائین۔ پس حضرت
کے بھیجے ہوئے اصحاب میرے پاس آئے۔ اور انہون نے حضرت کا
پیغام مجھے پہونچایا۔ مین اوسیوقت اونکے ہمراہ روانہ ہوا۔ اور جب
آپکے فرودگاہ کے بلند منزل کے دروازے پر پہونچا تو خود حضرت
شیخ قدس سرہ العزیز نے میرے استقبال کے لئے بہت عجلت فرمائی

مانند بھائیون کے مصافحہ کرکے اپنی مسند پر لے گئے اور اپنے سامنے بٹھلایا۔ مجھہ سے فرمایا کہ اس مقام مین میرے آنے کی آرزو وجہہ یہ ہے کہ مین نے ایک رات حضرت سلطان الاولیا وامام العشاق والعرفا قطب الارض والسما حضرت سید السادات سید محی الدین ابا محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ شیخ محمد ولی کی طرف جا اور بہت جلد جا کیونکہ اوسکا باپ ابراہیم اس جہان سے نقل کرکے طرف بہشت برین کے کوچ کیا ہے پس تو اوسکو مرید کرکے میرے دائرہ طریقت مین لے آ۔

یہ ارشاد حضرت کے زبان گوہر فشان سے سنکر مین نے عرض کیا کہ یا سیدی وہ محمد ولی کہان ہے۔ مجھکو اوس سے آگاہ فرمائیے اور خبر دار کیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ صاحب نظر شہر بیدر مین جو دکن کے شہرون سے ایک بہترین شہر ہے اور اوسکا وطن ہے رہتا ہے۔

جب مین بیدار ہوا تو اس اسرار کی حقیقت معلوم کی۔ اور اسباب سفر کا مہیا کرکے اپنی جگہہ سے روانہ ہوا۔ اور مسافت دراز طے کرکے اور سخت مشکلون کو قطع کرکے یہان پہونچا۔ پس اس خوشخبری کے ساتھہ انہون نے مجھے مرید کیا اور دائرہ قادریہ مین بٹھلایا مین اوس حضرت کی ہدایت اور مفید صحبت سے مستفید و بہرہ مند

ہوا اور اونکا دیدار حاصل ہونے سے میرا انجام روشن ہوا اور
اونکی توجہ مبارک پڑنے سے میرا حال زیادہ ہوا اور اسرار روحانی
منکشف ہوئے۔ بہت سے آدمیون اور بیشمار خلایق کو زمرۂ قادریہ
مین داخل کرکے اور بہت سے طالبون کو ارشاد فرماکے حضرت
تشریف لے گئے۔ لیکن مجھکو دلق خلافت کا نہ پہنایا اور نہ اجازۂ
عام عطا کی۔ یہان تک کہ اسی حال مین مین مرد کامل ہوا اور
بوڑہے ہونے کے قریب پہونچا۔ مین نے ایک رات حضرت قطب
الاقطاب امام الاولیاء والاجناب غوث الصمدانی شفیع الربانی سید
السادات ابو محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ
عنہ وارضاہ عنا کو خواب مین دیکھا کہ آپ عربون کی پوشاک پہنے ہوئے
لانبی ڈاڑہی اور ہیبتناک صورت مین جلوہ گر ہین۔ اور مجھسے فرماتے
ہین کہ مین خاص تجھکو اجازت عام کی اجازت دیتا ہون اور نعمت
قادریہ عطا کرتا ہون تاکہ تو بندگان خدایتعالی سے جو کوئی چاہے
اوسے میرے دائرہ طریقت مین لے آئے۔ اور آدمیونکو قادری بنائے
اور طالبان طریقت کو بزرگون کے طریق پر راہ نمائی کرے جب مین نیند سے
بیدار ہوا تو حضرت کو نہ دیکھا۔ بعدہ مین نے ارادہ کیا کہ بغداد شریف کو
جاؤن اور دلق خلافت حاصل کرون اور جو شخص قادری ہو اور اجازت
عام حضرت قادریہ سے سلسلہ بسلسلہ اوس تک پہونچی ہو اوس کے ہاتھ
سے اجازت مطلقہ لون۔ مین اسی اندیشہ مین تھا اور اوسکی طلب

حضرت سلطان الاولیاء قطب الارض والسماء سید السادات منزل البرکات محی الدین السید عبدالقادر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا سے چاہتا تھا۔ غرض اس فکر مین مین اپنے حجرہ مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ پچھلی رات ایک شخص مجھے نظر پڑا۔ مین اوسکو دیکھا مگر پہچان نہ سکا۔ صورت اوسکی بدور نور سے منور اور ڈاڑہی خوبصورت تھی۔ اہل عرب کی پوشاک پہنے ہوے نہایت سفید لباس مین حاضر ہوا اور میرے سامنے بیٹھا۔ مین نے اوس سے کہا کہ تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے۔ فرمایا کہ مین تیرا شیخ عبدالقادر ہون۔ مین اس لیے آیا ہون کہ تجھکو طریقت کی تعلیم کردون۔ اجازت مطلقہ دون اور اپنی نعمت سے مستفیض کرون پھر حضرت رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نے ارشاد فرمایا کہ قدم پرہیزگاری کا اوٹھا اور شرع کا رستہ اختیار کر۔ اور جو کوئی مجھکو چاہے اور طریقہ قادریہ مین شامل ہونے کی آرزو کرے اوسکو میرے دائرہ مین داخل کر۔ اور نعمت قادریہ تجھکو دیجاتی ہے اور اجازت مطلقہ کی بھی تجھے اجازت ہے اور خرقہ خلافت ظاہری عنقریب مین ایک مشایخ قادریہ العظام تیرے پاس لائینگے وہ خاص تیرے لئے اون کے حوالے کیا گیا ہے اس بات کے سنتے ہی مین اوٹھا اور حضرت کے پاے مبارک کا بوسہ لیا۔ اور لوازم تعظیم و شرائط ادب بجالایا۔ پھر یکایک میری سید ہے جانب سے حضرت غائب ہو کر نظر سے گم ہوگئے۔ حضرت پیر و مرشد کی اسی اجازت پر مین نے شیخ ابراہیم المعروف

بمخدوم جی اور شیخ نرہ ناگوری کو خلافت کی ہدایت کرکے خرقۂ قادریہ پہنایا اور پھر طالبان طریقت کی تلقین مین مشغول ہوا۔ یہان تک کہ حضرت مرشد العظام ہادی الخاص والعام منبع انوار الٰہی مخزن اسرار نامتناہی شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بہاؤ الدین الشطاری الدہلوی الدولت آبادی الانصاری نے شاد یاباد سے جو ماندے کے نام سے مشہور ہے پوشاک خلافت اور فرمان اجازت بھجوایا اور لکھا کہ مین نے خود اس خرقۂ خلافت کو تمہین نہین بھیجا ہے بلکہ حضرت غوث الثقلین قطب الکونین رئیس المحبوبین سید المعشوقین سید السادات محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے حکم مبارک سے بھجوایا ہے۔

راوی مذکور فرماتے تھے کہ اس کے بعد حضرت والدی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ نے مجھکو میرے بھائی شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی۔ شیخ اسمٰعیل۔ اور شیخ بدر الدین کو فرمایا کہ مین تمہین پوشاک خلافت عطا کرتا ہون اور آدمیون کو مرید کرنے کی عام اجازت بھی دیتا ہون تا بندگان خدا کو تم ارشاد کرو اور راہ طریقت بتلاؤ اور انہین زمرۂ قادریہ مین داخل کرو۔ پھر نصیحت فرمائی کہ ترک دنیا کو اپنے پر لازم سمجھو ظاہر اور باطن مین اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ اور ہر دم اوسکی یاد سے غافل نہ رہو۔ توحید کے مراقبہ مین اور خداشناسی کی جستجو مین رات دن مشغول رہو

ابسبغ اللہ تعالیٰ علیکم نعمتہ ظاہرۃً و باطنۃً (دراز کرے اللہ تعالیٰ تم پر ظاہری اور باطنی نعمت)۔

حضرت نے بجائے خرقہ خلافت کے مجھے اپنا خاص پیراہن مبارک مرحمت فرمایا۔ میرے بڑے بھائی شیخ ابراہیم کو اپنا وہ جبہ جو حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین قدس سرہ سے پہنچا تھا۔ منجھلے بھائی شیخ اسمٰعیل کو ایک دوسرا جبہ اور میرے چھوٹے بھائی شیخ بدرالدین کو اپنا وہ عمامہ مبارک اور فرمان اجازت جو حضرت کو پہنچا تھا عنایت فرمایا

واللہ اعلم بالصواب

پانچویں حکایت

حضرت ولی المعظم مرشد الکریم مخدوم المخادیم بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ میں شہر بیدر میں حضرت والد قطب الآفاق بالاتفاق شیخ العظام غوث الکرام مرشد الصمد ابو الفتح شمس الدین بندگی شیخ محمد اشرف القادری قدس اللہ سرہ کے پاس۔ چھ مہینہ رہا کرتا تھا۔ اور اپنی بیوی کے ہاں شہر گلبرگہ شریف میں چھ مہینہ بسر کرتا تھا چنانچہ میں اسیطرح زندگی کرتا اور عمر گذارتا تھا۔ اور جن ایام میں حضرت والد بزرگوار کے پاس رہتا تو وہ مجھ بطریق جہاجر کے

اور رہنا بطور مسافر کے ہوا کرتا تھا اور اسباب ضروری سے کوئی چیز میرے پاس نہ رہتی تھی اور جو اسباب تھا وہ میں اپنی بیوی کے پاس چھوڑ آتا تھا - اور دونوں شہروں کے درمیان فاصلہ تین دن کا تھا اسی طریقہ پر کئی سال اور بے شمار دن گذر گئے - اتفاقاً ایک رات مجھے احتلام ہوگیا اور میں اس سے متفکر ہوا کیونکہ رات ختم ہونے کے قریب تھی اور طلوع آفتاب سے صبح ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے تھے اور سردی شدت کی پڑ رہی تھی - اوسوقت میں مجھے گرم پانی میسر نہ تھا اور ایسی حالت میں سرد پانی سے غسل بھی نہ کر سکتا تھا - مجھے خوف ہو رہا تھا کہیں نماز صبح فوت نہ ہو جائے اور طوق ناکامی کا گردن میں نہ پڑے - میں اسی اندیشہ میں حضرت والد قبلہ کے پاس گیا اور حضرت کو غسل کے ارادے سے تخت پر بیٹھے ہوئے پایا حضرت کے پاس ایک ظرف گرم پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا - جب حضرت کی نظر مبارک مجھ پر پڑی تو حضرت نے مجھ سے پوچھا کیا تجھے غسل کی حاجت ہے؟ میں نے کہا ہاں - حضرت نے فرمایا کہ اسی پانی سے غسل کر کے اپنا کام پورا کرلیں میں نے حسب الارشاد غسل کر کے امر مبارک بجالایا - حضرت والد کو دیکھا کہ آپ نے وضو کر کے نماز تحریمہ پڑھی - اور غسل نہ کیا - اس کا مجھے خیال ہوا اور یہ سمجھا شاید خاطر مبارک سردی کیطرف مایل ہوئی - طبیعت بشری میں شگفتگی واقع ہوئی ہو گی لیکن میں حضرت کے رعب و ہیبت سے اور بے ادبی کے لحاظ

سے کچھہ پوچھہ نہ سکا - مین اپنے بہائی شیخ اسحاق کے پاس گیا اور اُسسے
صحیح قصہ بیان کیا اور کہا کہ آپ حضرت کی طبیعت کے موافقت اور
مزاج کی حالت دریافت فرمائین میرے بہائی یہ سنکر حضرت والد قدس اللہ
سرہ العزیز کی بندگی کو تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ اے میرے پدر بزرگوار
صاحب اسرار آج آپ نے کیون غسل ترک فرمایا - اور وضو سے نماز فجر
پڑہی - اسکا سبب مجھے فرمائے - کیا حضرت کے فیض کی نشانیان
رکھنے والے دل کو کوئی چیز مرض کی قسم سے عارض یا مزاج مبارک مین سردی
غالب تو نہین ہوئی ؟ ابعد اللہ تعالی عنک (دور کرے اللہ تعالے
اوسکو آپ سے) -

حضرت والد قدس سرہ نے فرمایا کہ مین بالکل تندرست ہون کسی
قسم کا ہرج مجھے نہین پہونچا ہے اور وہ جو کچھہ تونے کہا اوسسے بہی
کوئی ضرر ظاہر نہین ہوا ہے - اس بات سے آگاہ رہ کہ سونے کے
بعد ہر رات اور دن نیند مین سر (خیال) میرا عالی مقام مین
سیر کرتا ہے اور حضرت والی کے عین گلشن وصال مین میرا طائر
روح پرواز کرتا ہے - اگر اوس قرب و مشغولی مین آنکہہ کھل جاتی
ہے اور دیدار حاصل ہوتا ہے تو نماز وضو سے پڑہ لیتا ہون ورنہ
غسل کر لیتا ہون اور آج مجھے اپنے یقین مین کامل دیدار حاصل
نہین ہوا اس لئے عادت کے موافق غسل کرنا چاہا ایسے وقت مین
میرا بیٹا شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی ضرورت سے مجبور ہو کر میرے

چلا آیا - مین نے وہ پانی جو اپنے لئے مہیا کیا تھا اسکو دیدیا اور بوجود وضو پر اکتفا کیا - کیونکہ مجھے بلحاظ احتیاط غسل کرنا تھا اور اوسپر غسل فرض تھا - بیس سال سے میرا طریقہ ایسا ہی رہا ہے اور مین برابر اسکا پابند چلا آرہا ہون - ولم یاخذلی فی ہذا البال من غفلتہ نوم و سنتہ (اور نہین لیتی ہے مجھکو اس حالت مین نیند اور غفلت) - پہرین پس راوی مذکور فرماتے تھے کہ اصحاب کرام کے سوا کوئی اس مقام پہونچ سکتا - ایسے خاص بزرگون کے لئے عالی درجات ہین - انہین کہانے کو نور اور پہننے کو لباس بہشتی ہے -

واللہ اعلم بالصواب

چھٹی حکایت

شیخ العظیم بندگی شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس سرہ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ مین نے اپنی والدہ حضرت چاند بی بی صاحبہ قدس سرہا سے کہ وہ بہی عبادت اور ریاضت کے کامون مین نہایت ثابت قدم تہین سنا وہ کہتی تہین کہ ایک رات میرے شوہر ولی اللہ العظام غوث الکرام مقتدائے زمان پیشوائے اہل دوجہان قطب الباری بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ استراحت فرماتے تھے اور مین حضرت کی پہلو کے

مبارک مین بیٹھی تھی کہ یکایک مین نے آواز اللہ اللہ کی سنی اور ذکر اسم ذات (اللہ) کا معلوم کیا۔ نہایت تعجب ہوا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔ جب اچھی طرح جستجو کی تو یہ دیکھا کہ وہ آواز حضرت شوہر کے ہر موئے مبارک سے آرہی ہے اور حضرت کا ہر ایک عضو مبارک ذکر کر رہا ہے۔ یہ دیکھ دیکھکر میرے دلمین خوف طاری ہوا۔ یہانتک کہ جب حضرت بیدار ہوئے۔ تو مین نے جو آواز سنی تھی وہ حضرت سے عرض کی۔ کہ آپ کے ہر بال سے اللہ اللہ کی آواز نکل رہی تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نے کیون کہا اور اسکو آشکارا کر دیا۔ تو اگر اس اسرار کا بھید آشکارا نہ کرکے پوشیدہ رکھتی تو تجھے ہر رات ایسا ہی معائنہ ہوتا اور یہی آواز سنائی دیتی۔ مگر اب یہ آواز پھر تجھے سنائی نہ دیگی۔

حضرت والدہ فرماتی تھین کہ دوبارہ کبھی وہ آواز حضرت سے سنی نہ گئی۔ اور نہ کچھ معلوم ہوا حضرت والدہ نے حضرت والد بزرگوار کی زندگی مین کبھی مجھسے یہ حال نہین کہا۔ حضرت کے وفات کے بعد فرمایا تو جب مجھے معلوم ہوا۔

واللہ اعلم بالصواب ۔

ساتوین حکایت

حضرت ولی کامل و شیخ فاضل مرشد الآفاق بندگی شیخ اسحاق قدس سرہ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ مین نے ایک روز حضرت جد مخدوم شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہ کو خواب مین دیکھا کہ آپ اپنی قبر سے نکلکر میرے نزدیک تشریف لائے - اوس زمانہ مین میری منکوحہ حاملہ تھی - اوسپر تین مہینے گذر چکے تھے - جب مین نیند سے جاگا تو سمجھا کہ یہ خوش خبری اوسی بات کے متعلق ہے کہ مجھے ایک فرزند عطا ہوگا - مین اوسیوقت حضرت والدی قطب العظیم مرشد الکریم ولی الباری بندگی مخدوم شیخ محمدؒ قادری قدس سرہ کے پاس گیا اور خواب کا قصہ جسطرح مین نے دیکھا تھا عرض کیا اور یہ بھی کہا کہ اے پدر بزرگوار عمدۃ الاحرار مین چاہتا ہون کہ اگر حق تعالی مجھے فرزند نرینہ بخشے تو مین اوسکو میرے دادا کے نام نامی سے موسوم کرونگا یعنے اوسکا نام ابراہیم رکھونگا - یہ سنکر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین نے اپنے بڑے بیٹے کا نام ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی رکھا ہے تو اپنے بیٹے کا نام اوس کے ہم نام کیسے رکھہ سکتا ہے - اور خاص تجھکو خوشخبری دیجاتی ہے کہ جب تیری منکوحہ وضع حمل کرے اور فرزند نرینہ بخشے تو تجھکو چاہئے کہ اوسکا نام محمدؐ رکھے اور اوسکو میرے ہمنام کردے مین نے کہا یا سیدی آپ کی حیات مبارک لا زال ظلالک علینا (زائل نہوں تیرے سایے ہمپر) کی موجودگی مین اوسکا نام محمد کیسے رکھہ سکتا ہون آپکے سامنے مجھسے ایسی جرأت نہین ہوسکتی

پھر حضرت نے مبارک الفاظ سے فرمایا کیا تو نہیں جانتا ہے اور تجھے اب تک اس بات سے آگاہی نہیں ہے کہ میرے تین نام ابو الفتح ۔ شمس الدین اور محمد ہیں پس تجھکو چاہیئے کہ اوسکا نام محمد رکھے اور شمس الدین پکارے ۔

حضرت راوی مذکور فرماتے تھے کہ اللہ تعالی کا شکر اور احسان ہے کہ اوس نے مجھے فرزند نرینہ عطا فرمایا ۔ جیسا میرے حضرت والد نے مجھے فرمایا اور آگاہ کیا تھا ویسا ہی مین نے اوسکا نام محمد رکھا اور شمس الدین کہکر پکارتا تھا ۔

واللہ اعلم بالصواب

آٹھوین حکایت

حضرت عالم فاضل مرشد کامل شیخ الاسلام والمسلمین مخدوم شیخ بدر الدین قدس سرہ سے نقل ہے ۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک دن رفقا اور ایک جماعت کثیر اور بہت سے اکابر علما و مشایخ فضلا وغیرہ حضرت والدی قطب الزمان یگانہ دوران عمدۃ الاتقیا العارفین قدوۃ الاولیاء الکاملین المتجلی بہ تجلیات الغافری (جلوہ گر ہونے والے اللہ کی جلوہ گریون سے) بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ العزیز کے مجلس راگ مین حاضر تھے ۔ اور خدمت مبارک مین بکمال فروتنی اور نہایت ادب سے

بیٹھے تھے۔ یکایک میں نے دیکھا کہ آفتاب محبت کا قلب میں حضرت کے طلوع ہوا اور اوسمیں اللہ پاک کا وجود مبارک روشن ہوا۔ مقام انسیت میں شراب محبت کا دور چلنے لگا۔ اور حضرت پر حالت وجد اور ذوق وشوق کی طاری ہوتی ہی آپ کے فیض سے جمال محبوب لایزال سے تمام حاضرین جماعت کے قلب پر نسیم وصال چلنی شروع ہوئی اور اشتیاق والفت کی خوشبو شیدائیوں کے دماغ کو معطر کرنے لگی۔ سب کے سب مست ہوگئے اور اونپر وجد کی حالت ایسی طاری ہوئی کہ وہ اپنے سے بالکل بے خبر ہوگئے اوسی حالت وجد اور ذوق وشوق میں میرے حضرت والد قدس سرہ کی زبان دُرفشان سے الفاظ جل جلالہ (بزرگ ہے اوسکی بزرگی) جاری ہوئے۔ اور جس جانب توجہ کی تھی حضرت نے اوسی جانب سجدہ کیا اور ساتھ ہی اس حضرت صاحب اسرار کی متابعت میں تمام حاضرین محفل نے بھی جس طرف وہ رخ کئے ہوئے تھے اوسی جانب سجدہ کیا۔ جب سب لوگ وجد سے ہوشیار ہوئے اور اپنی حالت میں آئے تو اونہوں نے اوسوقت قسمیں کھائیں اور کہا کہ واللہ اس کام میں ہمارا کوئی قصد وارادہ نہ تھا اور ہم یہی نہیں جانتے تھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کسواسطے کر رہے ہیں درا صل ہمکو ہمارے سجدے کی خبر ہی نہ تھی۔

واللہ اعلم بالصواب۔

نویں حکایت

حضرت ولی الباری بندگی مخدوم شیخ بدرالدین الشریف القادری قدس سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ مین نے شیخ ابراہیم گو لکنڈوی سے جو سنا تھا وہ یہہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت قطب الایام غوث الکرام عالم اسرار الہی ناظر انوار نامتناہی شیخ المشایخ بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے بلاکے اور ایک مکان کیطرف دست مبارک سے اشارہ کرکے زبان گوہر بار سے فرمایا کہ اے ابراہیم اوس مکان کے صاحب خانہ کیطرف جا اور کہہ کہ وہ اور اوس کے آدمی گھر سے باہر نکل آئین کیونکہ اوس کی چھت ابھی گرنے کو ہے اور اس کام سے اللہ تعالی جل شانہ العزیز نے مجھے اطلاع دی ہے۔ پس مین گیا اور گھر والون کو اوس حال کی خبر دی وہ سب پھر ساتھہ تمسخر سے پیش آئے۔ ہر آدمی مجھے ہنسی مین اڑانے لگا۔ انہون نے کہا کہ ہم اسباب کو صحیح نہین سمجھتے اسلئے کہ چھت اس مکانکی مضبوط و مستحکم ہے اور یہہ زمانہ بارش کا بھی نہین ہے۔ اور لاخوف علیہا (ہمین خوف نہین) کہکر باہر آنے سے انکار کیا اور نہ آئے۔ مین نے اُنسے پھر کہا کہ اے میرے دوستو یہ مین اپنے سے آپ تمہین نہین کہہ رہا ہون۔ اور تمہارے ساتھہ یہان دل لگی کرنے نہین آیا ہون بلکہ حضرت قطب جہان ولی زمان

شیخی مرشدی شیخ محمد قادری قدس سرہ نے یہ بات فرمائی ہے اور آپنے ازروئے شفقت مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اگر اب تم نے اس پر عمل نہ کیا تو رنج و نقصان سے متنبہ کرنے والی خبر لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (نہ ڈالو اپنے ہاتھ سے خود کو ہلاکت میں) کی آفت میں گرفتار ہو جاوٗگے۔ اور اپنے آپ کو ملک الموت کے حوالہ کر دوگے۔ جب انہون نے حضرت شیخ قدس اللہ سرہ کا نام مبارک سنا تو فوراً اندر سے باہر آگئے اور ابھی انتہائے صحن مین قدم نہ رکھا تھا کہ چھت اوس مکان کی ڈھہ گئی اور قول مبارک تصدیق کو پہونچا۔ جب آدمیون نے یہ حالت دیکھی تو سخت متحیر ہوئے اور قادر ذوالجلال کی جناب مین شکرانہ بجالایا اور کہا کہ یا رب تو حضرت کو اپنی پناہ مین رکھ جیسا کہ حضرت نے اس خطرہ سے ہمکو محفوظ اور اس خوف سے خبردار کیا۔

واللہ اعلم بالصواب

دسوین حکایت

قدوۃ الصلحا عمدۃ الفضلا شیخ ایوب تلواری سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین نے ایک رات حضرت قطب الاقطاب سلطان الاولیا والاحباب امام العشاق والعرفا ذرۃ البیضا (روشن موتی) قطب الوجود سیف اللہ الموجود غوث الصمدانی شفیع الربانی سید السادات ابا محمد محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کو خواب مین دیکھا - آپ نے مجھسے فرمایا کہ اسے
ایوب تو شیخ محمد قادری کے شہر کیطرف روانہ ہو اور اُنکے پاس پہونچکر
اونکے ہاتھ سے دلق خلافت لے - جب مین نیند سے جاگا تو مجھے یہ
فکر لاحق ہوئی کہ مین چشتی ہون اور شیخ محمد قادری ہین - اس صورت
مین مین اوس حضرت سے خرقۂ خلافت کیسے لے سکتا ہون -
مین اسی فکر مین تھا کہ دوسری رات سید السادات مخدوم المخادیم
مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ جو میرے شیخ کے شیخ
تھے میرے خواب مین تشریف لائے - اور فرمایا کہ اے ایوب شہر
محمد آباد کی طرف جا - وہان میرے بھائی شیخ محمد قادری کے پاس
پہونچکر اُنسے خرقۂ خلافت حاصل کر اور وہان میرے بیٹے ابی الحسن سے
بھی تبرکاً خرقۂ خلافت لے - جسوقت مین بیدار ہوا تو پھر وہی فکر میرے
دامنگیر ہوئی اور وہی خیال ملحوظ رہا - آخر مین نے اس سے بے پروائی
کی اور غفلت کر گیا - پھر مین نے تیسری رات بھی خواب مین دیکھا کہ
ایک وسیع صحرا مین خیمہ ہائے نورانی ایستادہ کئے گئے ہین اور ایک
بلند نورانی تخت رکھا ہوا ہے اوسپر حضرت سلطان الاولیا امام العشاق
والعرفا قطب الارض والسما رئیس المحبوبین سید المعشوقین قطب الصمدانی
سید السادات ابا محمد محی الدین السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری
الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نے ساتھہ ہیبت تمام اور کمال عظمت
شان سے جلوہ فرما کر زبان دربار گہر نثار سے ارشاد فرمایا - الا وہ

تحت لوائی (ولی لوگ میرے جھنڈے کے نیچے آئیں) بمجرد اس فرمان کے
اولیا اللہ کی فوجیں حضرت کے پاس حاضر ہوئیں اور جس ادب سے بادشاہ
کے آگے فوج اور اپنے مالک کے آگے غلام کھڑے ہوتے ہیں اسی
طرح تمام اولیا اللہ صفیں باندھکر تخت مبارک کے گرد بہ گردد دست بستہ
نہایت مودب کھڑے ہوئے۔ اور ان ہی اولیا اللہ میں میں نے
سید السادات مخدوم سید محمد گیسو دراز کو اوسی ادب و انکسار
سے کھڑے ہوئے دیکھا۔ جب آپ کی نظر مبارک مجھہ پر پڑی تو
فرمایا اے ایوب میرے بھائی شیخ محمد قادری کے دست مبارک سے
خرقۂ خلافت پہن اور کسی کا محتاج مت رہ۔ جب میں صبح خواب سے
بیدار ہوا تو خواب کے واقع سے مطلع ہوکر شہر بیدر کیطرف روانہ
ہوا۔ یہاں تک کہ میں حضرت قطب الانام شیخ العظام شیخ محمد قادری
قدس سرہ کی خانقاہ کے دروازہ پر پہونچا اور حضرت کے خادم کو کہا
کہ جاکر اپنے مخدوم سے کہو کہ ایک مسافر آپکے دیدار مبارک کا
آرزومند ہوکر آیا ہے قدم بوسی سے مشرف ہونا چاہتا ہے اور
در دولت پر حاضر ہوکر اجازت کا خواستگار ہے۔ خادم مذکور حضور
فائض النور میں عرض حال کرکے واپس آیا اور مجھکو حضرت کے پاس
لے گیا۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر لوازم تعظیم و تسلیم
بجالاکر حضرت کے سامنے نہایت ادب سے دوزانو بیٹھا۔ اس کے
قبل کہ میں کوئی بات عرض کروں یا اپنے واقعات کی اطلاع دوں خود

حضرت نے زبان گوہر فشان سے فرمایا کیا تجھے پہلی رات خواب مین حضرت سلطان الاولیا قطب الارض والسماء سید السادات محی الدین ابومحمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نے نہ فرمایا تھا کہ شیخ محمد قادری کے شہر کو جا اور اوس کے ہاتھ سے خرقہ خلافت لے۔ جو خواب سے بیدار ہونے کے بعد تو نے فکر کی اور پیس وپیش کرتے ہوے خیال کیا کہ شیخ محمد تو قادری ہین اور مین چشتی ہون۔ اون کے ہاتھ سے خرقہ خلافت کیسے لون۔ مین نے کہا صدقت یا ولی اللہ (سچ کہا تو نے اے خدا کے ولی) پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے سید السادات مخدوم سید محمد گیسو دراز حسینی الچشتی نے نہین کہا تھا کہ شہر بیدر کی طرف روانہ ہو اور وہان میرے بھائی شیخ محمد قادری کے ہاتھ سے خرقہ خلافت لے اور میرے بیٹے ابوالحسن سے بھی تبرکا خرقہ دیگر حاصل کر۔ تب بھی تو نے وہی تامل کیا اور اس سے لاپروائی کی۔ مین نے کہا صدقت یا ولی اللہ (سچ کہا تو نے اے خدا کے ولی) اور پھر تیسری شب خواب مین مخدوم المخادیم سید محمد گیسو دراز نے تجھسے نہین کہا کہ اے ابوب خرقہ خلافت کا میرے بھائی شیخ محمد قادری کے ہاتھ سے پہن۔ مین نے کہا سچ ہے یا ولی اللہ۔

اس کے بعد حضرت نے یہ کہا کہ تو نے دیکھا اور جانا بھی مرتبہ حضرت قطب الاقطاب رئیس الاولیا رود الاحباب سید السادات

صاحب البرکات محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ وعنا کا کہ کس ادب کے ساتھ اولیاء اللہ تعالے حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ وعن جمیعہم کے گرد کھڑے تھے۔

مین نے کہا صدقت یا ولی اللہ۔

راوی مذکور کہتے تھے کہ میرے رب کے عزت کی قسم ہے جو کچھ مین نے دیکھا تھا اس سے حضرت نے مفصل طور پر مجھے خبر دی اور جس بات سے آگاہ کیا مین نے اُس مین سرمو تفاوت نہ پایا پس مین نے یقین جانا کہ حضرت شیخ قدس سرہٗ ہردم مجھسے مطلع تھے۔ اور ہمراہی تمام رکھتے تھے۔

پس حضرت نے خاص اپنے دست مبارک سے مجھے خرقہ خلافت قادریہ پہنایا اور اولیائے سلف کے طریق پر ارشاد فرمایا اور مجھکو اذکار قادریہ ومراقبات توحیدیہ وتوجہات شیخیہ وغیرہ سکھائے اور دینی امور کی تعلیم دی۔

واللہ اعلم بالصواب *

گیارہویں حکایت

شیخ الکبیر شیخ فرید گجراتی سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جسوقت مین نے خلایق کی افواہ اور دنیا بھر کے لوگون کی زبانی سنا کہ شیخ محمد بیٹے قاضی القضات قاضی ابراہیم القادری قدس سرہم شیخ معظم اور

مرشد مکرم ہین اور آپ ہر جگہہ اور وقت کے غوث و زمانے کے قطب و طالبون کے حصول حاجات کے قبلہ اور قاصدون کے مقصود کے مقصد ہین تو مین نے چاہا اور ارادہ قطعی و مصمم کیا کہ حضرت کے شہر کیطرف روانہ ہون اور خدمت مبارک مین پہونچکر اپنے کو حضرت کے زمرۂ مریدان مین شریک کرون۔ چنانچہ اسی ارادہ سے مین سوار ہوکر روانہ ہوا۔ میرے گانون گجوبل اور زادوبوم صاحب نظر کے مسکن شہر بیدر کے درمیان پانچ روز کا راستہ ہے۔ یہانتک کہ اس فاصلہ کو طے کرکے حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ اور پابوسی کی نعمت سے مشرف ہوکر سرفراز ہوا۔ اور جیسے مین نے حضرت کے اوصاف سنے تھے اونسے کہین زیادہ اوصاف حضرت مین پائے پس مین مرید ہوا اور حضرت قادریہ کے طریقہ مین اپنے کو شامل کرلیا۔ اس کے بعد حضرت سے رخصت حاصل کرکے اپنے گانون کو واپس گیا۔ لیکن حضرت شیخ نے مجھے کوئی بات اذکار قادریہ سے نہ سکھا لی۔ اور مراقبات توحید و طریق تفرید اور اونکی نشستین و توجہات شیخیہ اور بعض امور دینیہ کی تعلیم بھی نہ دی۔ اسلئے مین نے ارادہ کیا کہ دوبارہ ہجرت کرکے حضرت کی بندگی کو روانہ ہون۔ شاید کہ اس نعمت سے کامل حظ اوٹھانا میری تقدیر مین لکھا ہو۔ آخر مین اس بزرگ اور معتبر امید کو دل مین لئے ہوئے روانہ ہوا یہانتک کہ اوس ندی کے قریب جو میرے موضع سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے پہونچکر ایک ساعت

کے لئے اسکے کنارہ پر بیٹھا - یکایک مین نے دیکھا کہ شہر بیدر کیطرف
سے ایک شخص آرہا ہے - وہ زمین کو طے کرتا ہوا اور بیابان کو قطع
کرتا ہوا میری طرف چلا آتا ہے - جب وہ میرے نزدیک پہونچا تو مین
اوسے پہچانا اور جانا کہ وہ میرے شیخ میرے مرشد بندگی مخدوم شیخ
محمد الشریف القادری قدس سرہ تشریف لارہے ہین - مین دیکھتے ہی
حضرت کے پائے مبارک پر گر پڑا اور اٹھکر چاہتا تھا کہ اپنے مقصد کو
عرض کرون مگر حضرت کی عظمت و جلال اور ہیبت کمال کا مجھپر ایسا پڑا کہ میرے
دل نے اجازت نہ دی کہ کوئی بات زبان سے نکالون - خود حضرت نے زبان
مبارک سے مجھسے فرمایا کہ تو جس جگہہ کھڑا ہے وہین بیٹھ جا - تاکہ تجھکو جن
باتون کی آرزو ہے یعنی اذکار قادریہ کے اشغال و توحید کے مراقبے اور بعضے
امور دینیہ کی تعلیم دون - پس جب ارشاد مین بیٹھ گیا حضرت ان تمام
باتون کی تعلیم دیکر میری نظر سے غائب ہوگئے - اس فعل سے متحیر ہوکر مین
شہر بیدر کیطرف روانہ ہوا تاکہ اس عجیب و غریب واقعہ کی جو مجھے پیش آیا
اور جسکا مین نے مشاہدہ کیا حضرت کو خبر دون - جب مین حضرت کیخدمت
مبارک مین پہونچا تو حضرت کو نماز ظہر گذارتے اور خداے تعالی کی جناب مین
مناجات کرتے پایا - حضرت کے پیچھے کھڑا ہوکر ادب و تعظیم کی رعایتون
کو مد نظر رکھا یہانتک کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے نماز سے فارغ ہوکر مجھکو
اپنے نزدیک بلایا اور میرا کان پکڑکر فرمایا اذکرما علمتک (یاد کر کیا
سکھایا تھا مین نے تجھکو) یعنے کہ جو کچھ تعلیم مین نے تجھکو دی تھی مین نے

تمام ادا کیا پھر فرمایا کہ تجھکو چاہئے کہ یہ بات کسی سے نہ کہے اور اس سے کسی کو بھی آگاہ نہ کرے جب تک کہ میری زندگی رہے اور میں جیتا رہوں اور مین نے بھی ایسا ہی کیا کہ حضرت کی زندگی مین کسی سے نہ کہا۔

واللہ اعلم بالصواب

بارہوین حکایت

بزرگون کے پیشوا شیخ ابراہیم سہام گولکنڈوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین تیر بنانے کا پیشہ کیا کرتا تھا۔ مگر درویشون کی صحبت کی برکت سے اور اونکی کیمیا اثر نظر سے مین نے اپنا پیشہ چھوڑ دیا اور چاہا کہ ایسے شیخ کے ہاتھ سے جو اللہ تعالی کی بندگی کا ارشاد کرنے اور اوس کے طریق کی راہ نمائی کرے خرقہ خلافت لون مینے دکن کے تمام شہرون مین سوائے قطب الانام مرشد الخاص والعام الی اللہ الغنی الباری ابوالفتح شمس الملت والدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے کسی ایک کو بھی ایسا نہین سنا جو اس دریا کے وحدت مین ڈوبا ہوا اور اس راہ طریقت مین کامل راہ نما اور ثابت قدم ہو۔ پس مین شہر بیدر کیطرف جو حضرت موصوف کا خاص وطن ہے روانہ ہوا۔ بیدر اور میرے شہر کے درمیان تین روز کا راستہ ہے۔ اس مسافت کو قطع کرنے کے لئے مین حضرت کی خدمت با برکت مین پہونچا۔ جیسی کچھ تعریف مین نے حضرت کی سنی تہی بعینہ اوسکا مشاہدہ

گیا بلکہ اوس سے بھی زیادہ فضیلتین حضرت مین دیکھین - پس حضرت نے
مجھے مرید کیا اور زمرۂ قادریہ مین داخل فرمایا اس کے بعد توجہ دی اور
شراب وحدت و محبت کا جام پلایا - مین اسیطرح ہر سال اپنے شہر سے
بیدر روانہ ہوکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا اور آپ کی قدم بوسی سے
مشرف و سرفراز ہوکر بہت سے فوائد حاصل کرتا تھا - اسی طریق پر ایک
مدت مدید اور زمانہ بعید گذر گیا - یہان تک کہ مین بوڑھا ہوا اور حضرت
کی خدمت مین حاضر ہونے سے معذور ہو گیا - بہت سے سال
اور بیشمار مہینے مفارقت مین گذرے - مین نے دیکھا کہ میرے
چند دینی امور مین بے ترتیبی اور شکستگی واقع ہوئی - میرا جذبۂ
شوق بھڑک اٹھا - جدائی کی تاب نہ رہی - حضرت کی قدم بوسی کا اشتیاق
دل مین چٹکیان لینے لگا - آخر مین اسی ارادہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور
شہر بیدر کی طرف روانہ ہوا - جب مین اپنے شہر کے درواز
پر پہونچا تو یکایک حضرت کو وہان کھڑے ہوئے دیکھا - مین قریب
گیا تاکہ حضرت کے قدم چوموں اور کف پا سے آنکھین ملون -
حضرت فوراً مجھسے سبقت اور جلدی کر کے تین قدم پیچھے ہٹ گئے
مین نے پھر کوشش کی کہ حضرت کے دامن کو چھوؤن مگر اب بھی
حضرت بہ تمام عجلت پیچھے ہٹے اور میری نظر سے غائب ہو گئے
مین اسیطرح اس روز حضرت کو تین دفعہ دیکھا مگر دوسرے اور تیسرے
روز حضرت نظر نہ آئے - جب مین بیدر پہونچکر حضرت کی خدمت

مبارک مین حاضر ہوا تو قبل اس کے کہ مین کوئی بات زبان سے نکالون حضرت نے مجھکو اپنے پاس بلایا۔ جب مین نزدیک گیا تو آپ زبان دربار گوہر نثار سے اسطرح گویا ہوئے کہ جب تو بیدر روانہ ہونے کے قصد سے اپنے شہر سے نکلا تو اوسوقت تجھپر عالت توحید کی طاری ہوئی۔ تیری عقل گم اور تیری سمجھ تجھ سے دور ہوگئی تھی۔ اس سبب سے تو میرے شہر کی راہ بھول گیا تھا۔ پس مین نے اپنے نفس کو تجھپر عیان کیا اور خود ظاہر ہوکر تجھکو راہ راست پر لگایا۔ پھر حضرت نے مجھسے یہ بھی فرمایا کہ میری زندگی مین اس واقع کو کسی پر ظاہر نہ کرا اور نہ کسی کو آگاہ ہونے دے اور مین نے بھی ایسا ہی کیا کہ حضرت قطب الانام قدس سرہ کے زمانہ موجودگی مین کسی کو نہ کہا۔

واللہ اعلم بالصواب

تیرہوین حکایت

صالحون کے پیشوا۔ فاضلون کے بہتر شیخ اخوند کو ہیری سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین رمضان مبارک کے مہینہ مین اپنے موضع مین حجرہ مین گوشہ نشین تھا۔ حضرت قطب الانام شیخ العظام ہادی خاص و عام مرشد الکرام میرے شیخ میرے مرشد میرے قطب بیندگی شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کے شہر سے میرے قریہ کی سکونت گاہ تین فرسنگ کے فاصلہ پر واقع تھی۔ ایک رات

شب کا تیسرا حصہ گذرنے کے بعد مین توحید کے مراقبہ مین بیٹھا تھا اور اوسی شغل مین محو تھا۔ اسوقت یکایک میرے شیخ۔ مرشد و قطب شیخ محمد قادری قدس سرہ اوسی وضع و صورت مین جس صورت مین مین نے آپکو پہلے دیکھا تھا میرے سامنے حاضر ہوئے۔ بجذا اس واقعہ سے مجھکو نہایت تعجب اور حیرت ہوی مین نے پوچھا کہ حضرت پیادل تشریف لائے ہین یا سواری مین اور کسطرح آنا ہوا؟ فرمایا میرے سوار یا پیدل آنا پوچھنے سے تجھے کام نہین ہے مین جیسا کہون ویسا کر۔ اب میرا دامن پکڑ اور آنکھین بند کر لیں مین نے ویسا ہی کیا اور آنکھ بند کر لی۔ اور جب کہولی تو ناگاہ اپنے کو ایک ایسے مکان مین کہڑے ہوئے پایا کہ اوسمین زمین کے قسم کی کوئی چیز نہ تھی۔ حضرت نے مجھے فرمایا یہ تیرا مقام ہے۔ یہان ٹھہر جب تک مین آؤن۔ اور خود غائب ہوکر میری نظر سے پنہان ہو گئے مین اوسی جگہہ کھڑا رہا۔ ایک ساعت کے بعد حضرت پھر تشریف لائے اور مجھکو فرمایا کہ میرا دامن پکڑ اور آنکھہ بند کر لے۔ مین نے ایسا ہی کیا۔ دامن مبارک ہاتھہ مین پکڑا اور آنکھین بند کر لین۔ جب کھولین تو اپنے کو اپنے خاص حجرہ مین جہان بیٹھا تھا پایا۔ مگر حضرت شیخ کو نہ دیکھا۔ گوشہ نشینی کے ایام ختم ہونے پر مین حضرت کے شہر کی طرف روانہ ہوا اور مسافت طے کر کے جب حضرت والا منقبت کی بندگی مین پہونچا تو اوسوقت آپکو مسجد مین بیٹھے ہوئے پایا۔ اور آپ کی خدمت مبارک مین بہت سے علما مشایخ فقرا۔ فقہا اور صالحین حاضر تھے۔ جسوقت ان مین سے ایک ایک

کر کے سب روانہ ہو گئے اوسوقت حضرت نے مجھے اپنے نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ جو جگہ تو نے دیکھی اور جسمین ایک ساعت تک کھڑا رہا وہ آسمان دنیا تھی
وہ رات شب قدر کی مبارک رات تھی - اُس شب مبارک مین مین نے
چاہا تھا کہ تجھکو وہ چیزین جو عرش عظیم مین ہین اور جو اوسکے عجائب
وغرائب سے ہین دکھلاون - لیکن تیرے حقمین مین آسمان دنیا سے
ہمارے پروردگار کا حکم نہ ہوا - مینے کہا یا قطبی لقد صدقت فیما قلت
(اے میرے قطب جو آپنے کہا سچ کہا) واللہ اعلم بالصواب -

پندرہوین حکایت

حضرت قطب زمان یگانۂ دوران قدوۃ العارفین عمدۃ الواصلین پیر و
مرشد بندگی مخدوم الشیخ بدرالدین قادری قدس سرہٗ سے نقل ہے - آپ
فرماتے تھے کہ ایک روز میرے بڑے بھائی مخدوم المخادیم شیخ ابراہیم عرف
بہ مخدوم جی قدس سرہٗ میرے پاس تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ اے
میرے بھائی اے میرے مددگار میری زوجہ کے شہر گلبرگہ سے آدمی
آئے ہین - وہ کہتے ہین کہ کفار نے اپنے دار حرب سے آکر شہر مذکور کو
تمام لوٹ لیا - اور شہر کے باشندے کیا چھوٹے اور کیا بڑے سب کو
قید کر ڈالا - اور ساکنان شہر سے کسی کو بھی قدرت نہ ہوئی کہ اونپر
غلبہ پا سکے - اور کسی کو اتنی جراٴت اور طاقت نہ ہوئی کہ اونکے ہاتھ سے
قیدیون کو چھڑا لائے - میری ساس اور لڑکے بھی اسی شہر مین تھے اور وہ

آگے سے میں رہتے تھے - معلوم نہیں کہ اونپر کیا گذری - انکا حال کیا
ہوا اور وہ کہاں رہے - اب تم ہمارے پدر بزرگوار کے پاس جاؤ اور
خدمت مبارک میں التماس کرو کہ حضرت اونکے لئے دعا کریں اور اونکی
خیریت بھی دریافت کرو - اگر حضرت نے تمام فرزندوں وغیرہ کی سلامتی
کی نسبت کوئی کلمۂ خیر و طمانیت بخش فرمایا تو میری خاطر جمع ہو گی اور
میرے دلکو قرار ہو گا - کیونکہ حضرت اہل تصرف سے ہیں اور اپنے ملک باطن
کے سیر کرنے والے ہیں - اور ظاہر و باطن سب کچھ جانتے ہیں -
نہیں تو دل میرا غمگین رہیگا اور میری آنکھیں اونکی تظلم کو سنکر آنسو
بہاتی رہینگی - پس یہ سنکر میں اپنے والد قدس سرہٗ کی طرف گیا
اور حضرت کو دیکھا - کہ آپ وضو کر رہے ہیں اور نماز ظہر کے لئے تیار ہو رہے
ہیں - یہ دیکھکر میں نے پانی کا ظرف اپنے ہاتھ میں لے لیا - اور حضرت
کے دست مبارک پر پانی ڈالنے لگا - جو کچھ بھائی نے مجھسے کہا تھا
اسوقت حضرت سے عرض کیا اور انکی پریشانی کا حال مفصل بیان
کیا - حضرت نے سنکر زبان حال سے انکے احوال کی خبر دی اور
زبان درفشاں سے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کے پاس جا اور کہہ کہ اپنے
دل میں کوئی غم اور وہم کو نہ آنے دے اور متردد و متفکر نہ رہ کہ تیرے
اہل خانہ و متعلقین سلامت ہیں اور بلا سے محفوظ ہیں - اور اسیطرف
کو چلے آرہے ہیں - اور یہاں سے تین فرسنگ کی راہ پر اترے ہیں -
تیری منکوحہ کا باپ انہیں اپنے ہمراہ لئے آرہا ہے - انشاء اللہ تعالیٰ وہ

سب کل کے روز یہان پہونچینگے - مین نے دیکھا کہ کوئی بھی یہ خبر لیکر نہ پہونچا تھا - پس سمجھا کہ حضرت نے حضرت غیب دان سے آگاہ ہوکر فرمایا اور اسطرح اپنے صفائی باطن کی خبر دی - اس کے بعد مین اپنے بھائی کے پاس گیا اور جو کچھہ حضرت والد قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا تھا کہا - میرے بھائی نے کہا الحمد للہ لا حزن (شکر ہے اللہ کا کچھہ غم نہین) راوی حضرت شیخ بدرالدین فرماتے تھے کہ جب دوسرے روز صبح ہوئی تو میرے بھائی کے تمام متعلقین عصر کے وقت پہونچے جیساکہ حضرت والد نے فرمایا تھا - اور جو آپ نے خبر دی تھی وہ سچ ہوئی -

واللہ اعلم بالصواب

پندرہوین حکایت

حضرت مرشد الکریم شیخ العظیم مخدوم المخادیم بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس سرہ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ میری عالم جوانی مین پیشاب کی راہ سے پیپ نکلتا تھا - اور اسی حالت مین میرے بہت دن بسر ہوے - مین رات اور دن اس پیپ کو ایک ظرف مین ڈالدیا کرتا - چنانچہ ظرف مذکور مین نیچے اوس پیپ کے سفیدی سی اجاتی تھی میرا رنگ زرد ہوگیا اور حالت متغیر ہوگئی تھی کئی ایک حکیم میرے علاج کو آئے اور بہت سی دوائین دین مگر کوئی فائدہ نہوا کوئی صورت مرض کے رفع ہونے کی نظر نہ آئی - میرے علاج سے عاجز

آگئے اور دوا دینے سے ہاتھ اٹھایا - پس مین نے اس مرض کو مرض موت جانا - مین اسی تکلیف اور عذاب مین تھا اور فکر کرتا تھا کہ ناگاہ حضرت والد قطب الانام غوث الکرام مرشد الخاص والعام ولی اللہ الباری بندگی مخدوم شیخ محمد شریف القادری قدس سرہٗ میرے پاس تشریف لائے - اور اپنا دست شفا بخش مجھپر پھیرا اور فاتحہ پڑہکر پھونکا اور پوچھا کہ اس ظرف مین سفید رنگ کی چیز کیا ہے ؟ مین نے کہا کہ یا سیدی یہ پیپ ہے - فرمایا اٹھا اور اوسکو پھینکدے - مین نے چاہا کہ اس پیپ کو ظرف سے نکالکر پھینکدون - حضرت نے فرمایا کہ پھینک اوس ظرف کو بھی اٹھا اور ڈیوڑھی سے صحن خانہ مین باہر لیجا - حضرت کے فرمانے کے موافق مین نے تعمیل کی - پھر مجھے حضرت والد قدس سرہٗ نے بلایا اور خود واپس تشریف لے گئے - جس وقت سے کہ مین نے پیپ کا ظرف باہر رکھہ آیا پھر کبھی پیشاب کی راہ سے پیپ خارج ہوتا نہ دیکھا -

واللہ اعلم بالصواب

سولھوین حکایت

مناجی لشکری سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ مین نے قدوۃ الواصلین عمدۃ الصادقین اپنے شیخ مرشد حضرت شیخ جمال بہیری سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب مین نے یہ سنا کہ شیخ الاسلام مرشد خاص وعام صاحب کرامات وحالات ناظر انوار و مقامات مظہر اسرار الہی بندگی مخدوم

شیخ بہاؤ الدین قادری انصاری دولت آبادی کے جو دنیا میں سالکہ متبرک بزرگ
جلالت و روشن کرامات کے مشہور تھے خلیفوں میں سے دو خلیفے ایک قطب الآفاق
وعین فی الادوان مقتدائے اولیائے زمان گنجینۂ اسرار خزینۂ انوار المتجلی بتجلیات
الفنا فریدی بندگی مخدوم شیخ محمد بن مخدوم شیخ ابراہیم القادری الملتانی قدس سرہ
اور دوسرے شیخ الاسلام والمسلمین مرشد البرایا اجمعین والی ملک الباری
مخدوم شیخ جلال القادری البرہانپوری قدس اللہ سرہ میں توچاہا کہ معلوم کروں
کہ ان دونوں میں سے کون افضل تر ہے ۔ اور دیکھوں کہ حضرت قطب الاقطاب
مرجع الاولیاء والاحباب غوث الثقلین قطب الکونین سلطان الاولیاء امام
العشاق العرفا رئیس المحبوبین سید المعشوقین قطب الصمدانی شفیع الربانی
نسب السادات محی الدین السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ
تعالی عنہ وارضاہ عنا کے نزدیک ان میں سے کون بلند مرتبہ رکھتا ہے
چنانچہ میں نے اس بات کو دل میں ٹھان کر ایک رات دو رکعت نماز استخارہ
پڑھی ۔ گیارہ قدم عراق کی جانب گیا اور اوسی جائے اس نیت سے
سو رہا ۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صحرائے وسیع میں تمام اولیاء اللہ
تعالی حاضر ہیں ۔ اور صف بہ صف دست بستہ ہو کر کمال ادب سے کھڑے
ہیں ۔ پس میں ان صفوں میں گیا اور سیدھے بائیں نظر کی ۔ سیدھے جانب
کی صف میں اخیر پہ شیخ جلال کو نہایت مؤدب کھڑے ہوئے دیکھا اور دوسری
جانب میں ان اولیاء اللہ کے درمیان شیخ محمد کو نہ پایا جب مجھے تمام اولیاء میں
حضرت مذکور نظر نہ آئے تو سخت تعجب و حیرت ہوئی ۔ وہاں سے آگے بڑھا تو کیا

دیکھتا ہون ایک بہت ہی بڑا تخت رکھا ہوا ہے - اور اوسپر حضرت سلطان الاولیا رئیس الاتقیا قطب الآفاق بالاتفاق غوث الصمدانی شفیع الربانی سید السادات سید محی الدین السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نہایت عظمت وشان سے جلوہ افروز ہین اور حضرت کے گرد برگرد کرسیون پر حضرت کے صاحبزادے تشریف فرما ہین مین نے جو حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہونے کے ارادے سے نزدیک گیا تو دیکھا کہ ایک آدمی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے زانوی مبارک پر سر رکھ کے اوس تخت پر سو رہا ہے - مین نے حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ یا سیدی یہ شخص کون ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکو مین نے دکن کے شہرون پر مسلط کیا ہے اور وہ کل ملک اس کے تفویض ہے اسکا نام محمدؐ ہے یہ صاحب نظر شہر بیدر مین رہتا ہے اور وہی اسکا وطن ہے - جب مین بیدار ہوا تو شیخ محمدؒ کا مرتبہ حضرت غوث الملکوت رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کے پاس خیال کیا اور معلوم کیا کہ آپکا کتنا بڑا درجہ ہے - پس مین نے اپنے خادم کو حضرت کی خدمت مین روانہ کیا اور حضرت سے نسبت قادریہ کی استدعا کی آخر خادم مذکور وہ لئے ہوئے میرے پاس پہونچا - الحمد للہ الذی جعلنی فی خلفائہ (شکر ہے اللہ تعالی کا جس نے کیا ہمکو اوس کے خلیفون مین)

واللہ اعلم بالصواب

سترہویں حکایت

حضرت قدوۃ الاولیاء عمدۃ الاتقیاء شیخ الشیوخ جلال القادری البرہانپوری سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت قطب الانام غوث الکرام شیخ العظام مرشد الخاص والعام ولی اللہ الباری ابوالفتح شمس الدین بیدگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کی ملاقات کی آرزو میرے دل میں غالب ہوئی اور دیدار مبارک کے اشتیاق نے بہت بیقرار کر دیا۔ پس میں شہر برہانپور سے روانہ ہوا اور حضرت کے شہر بیدر میں پہونچا۔ میرے شہر برہانپور اور حضرت کے شہر بیدر کے درمیان ایک مہینہ کا راستہ ہے۔ میرے ساتھ ایک جماعت کثیر تھی۔ بہت سے آدمی پیدل و سوار ہمراہ تھے۔ شہر بیدر کے قریب پہونچکر ایک مقام میں سب اُترے اور میں اُن تمام کو اُسی جگہہ چھوڑ کر اور کل اسباب و فرش وغیرہ وہیں رکھکر مسافرانہ لباس پہنا اور لوٹا ہاتھ میں لیکر بطور مسافر کے شہر میں داخل ہوا اس سے میری غرض حضرت کے امتحان کی تھی۔ غرض جب حضرت شیخ کی خانقاہ کے دروازے پر پہونچا تو حضرت شیخ کے خادم کو کہا کہ اپنے شیخ کو خبر دے کہ ایک مسافر ملاقات کے ارادے سے آیا ہے اور خدمت فیضدرجت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ خادم مذکور نے اجازت حاصل کر کے مجھکو حضرت کے حضور میں لے گیا میں خدمت میں پہونچکر حضرت کے سامنے بیٹھا۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے مجھپر نظر کی

اور میرے پہونچنے پر مجھے تعظیم دی اور فرمایا کہ تمہارا نام شیخ جلال ناوری ہے۔ تمنے اپنے ہمراہیون اور فرش وسامان وغیرہ کو کہان چھوڑا۔ سب کو ساتھ کیون نہ لایا؟ اپنے دوست ہمراہیون کو بلاؤ اور سامان و فرش وغیرہ یہان لاؤ۔ پس مین پہچان گیا کہ واقعی حضرت صاحب باطن ہین۔ اور جو اوصاف حضرت کے سنے تھے اون سے بھی زیادہ اونکا آپ مین پائے۔ مجھے یقین ہوگیا اور مین کامل طور پر سمجھا کہ حضرت ضرور اپنے باطن مین حضرت مالک الملک کے تمام ملک مین سیر کرنے والے ہین۔ پس مین اپنے تمام ہمراہیون۔ سامان اور سواریون کو اپنے پاس بلالیا۔ حضرت کے پاس چند روز اقامت کی اور آپ کو اللہ تک پہونچا ہوا اور اوسکی محبت مین ڈوبا ہوا اور مالک حالات وصاحب کشف وکرامات دیکھا۔ واللہ اعلم بالصواب

اٹھارہوین حکایت

قدوۃ الانام نتیجۃ الکرام شیخ نظام القادری ہنوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک مین حضرت قطب الانام غوث الکرام مخزن اسرار الہی معدن انوار نامتناہی شیخ مرشد زندگی حضرت شیخ محمد الشریف القادری خانقاہ کے حجرہ مین اعتکاف کے لئے بیٹھے تھے اور اپنے خادم سلار ناگوری کو اپنی خدمت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے پاس بٹھا یا تھا اور اوسکو حضرت امور دنیوی وحاجات انسانی

کے ہر وقت پورٹ کرنے کے لئے مقرر فرمایا تھا - خادم مذکور نے ایک رات صبح کے وقت ایک نور کا شعلہ دیکھا کہ حجرۂ مبارک سے نکلکر حضرت کی خانقاہ کا احاطہ کیا بلکہ مسجد مین بھی آیا - اوسکی سب طرف روشنی پھیل گئی - ہر شئی اوسکے نور سے منور نظر آنے لگی - مسجد مین جو لوگ تھے اونہون نے بھی اس سے اطلاع پائی - اوس نور کے شعلہ کو دیکھا اور گمان کیا کہ شاید حجرہ کو آگ لگ گئی مگر جب خوب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت مرشد کے پاس سے طلوع ہوا ہے اور حضرت کی جانب سے آرہا ہے - جب رات نے اپنا سیاہ جامہ اتارا - صبح صادق کے آثار اپنی نورانی جھلک دکھانے لگے اور آفتاب عالمتاب نے گریبان مشرق سے سر نکالا تو خادم مذکور نے شب کے پوشیدہ راز کو کھولدیا - ہر چھوٹے بڑے پر اسکی حقیقت ظاہر کردی - اسکی نحوست سے اون عجیب غریب تجلیات کے مشاہدہ کی نعمت سے محروم رہا - اور معزول کیا گیا - اور جو دیکھا تھا اسکو دوبارہ دیکھنا نصیب نہ ہوا - جب دوسرا سال آیا تو حضرت نے اپنی خدمت کے لئے حجرۂ مبارک پر مجھے مقرر فرمایا - اور اوسکو معزول کردیا - ایک روز حضرت کے صاحبزادے بحر العلوم شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ سلار ناگوری جو حضرت والد کی خدمت مین متعین تھا جو کچھ حضرت سے دیکھتا اور جو مکاشفات و تجلیات حضرت سے ظاہر ہوتے اونکا اظہار مجھپر کیا کرتا اور یون ہی مجھے تمام باتون سے آگاہ کردیا

کرتا تھا اور برخلاف اوسکے تم اُن مین سے ایک بات بھی مجھے نہین کہتے
اور نہ کچھ آگاہ کرتے - اس سے مین یہ سمجھتا ہون کہ شاید جو باتین سلار کو
نظر آتی تھین وہ تمہین نہین دکھائی دیتین - یا تمہارے نصیب ہی
مین انکو دیکھنا نہین ہے - مین نے کہا کہ آپ کے والد بزرگوار صاحب
اسرار نے مجھے فرمایا ہے کہ اے نظام جسوقت مین گوشہ نشین ہون
اور اعتکاف مین بیٹھون تو تُو اوسوقت حجرہ کے پاس حاضر اور منتظر خدمت
رہ اور عجائب وغرائب سے جو بات تجھے نظر آئے تو تجھے چاہیے کہ اسکو
پوشیدہ رکھے اور کسی پر اسکا اظہار ہرگز نہ کرے - کیونکہ جو شخص حضرات
اہل ولایت صاحب کمال وصالحون کی خدمت مین رہتا ہے تو اونکے
حالات اور مقامات سے کوئی نہ کوئی چیز اوسپر ضرور منکشف ہوتی ہے
اور ایسے عجیب وغریب باتین نظر آتی ہین - اگر انکو پوشیدہ رکھے اور
کسی کو نہ کہے تو دوبارہ بھی وہ اسکو دکھائی دیتی ہین - اور وہ انکا مشاہدہ
یون ہی ہمیشہ کیا کرتا ہے اور اگر کسی کو کہدیا تو پھر وہ محروم رہتا ہے - پس
اگر تو بھی کوئی چیز دیکھے تو کسی پر اوسکا اظہار نہ کرے اور کسی کو آگاہ نہ ہونے
دے وگرنہ سلار کے موافق بعد از اظہار تو بھی اس نعمت سے بے نصیب
ہوگا اور معاینہ سے محروم رہیگا - یہہ سنکر حضرت بدرالدین نے فرمایا کہ اگر
اوسکے اظہار سے تمکو حضرت نے منع فرمایا ہے تو مجھکو مفصل یا مجمل نہ کہو
بلکہ بطریق اشارہ کے کچھہ کہو اور اوس سے تھوڑا سا بیان کرو تا میرے
دل کو قرار ہو اور راحت جان حاصل ہو - مین نے کہا کہ سلار نے تو وہ

کیفیت ایک ہی دفعہ دیکھی تھی اور مین نے وہی کیفیت ہر رات بار ہا دیکھی ہے۔ لیکن یہ کسی سے نہین کہتا ہون کہ وہ کیا ہے اور کیا تھی اور وہ کہان سے آتی ہے اور کہان جاتی ہے۔ مولف

رباعی

اگر چیزے عجائب رو نماید	*	ز در و نشان حق ہرگز نشاید
کہ گوئی راز ایشان پیش ناکس	*	وگر گوید حصولش باز ناید

واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

اُنیسوین حکایت

قدوۂ عظام شیخ نظام القادری تہنوری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جب کبھی حضرت شیخی مرشدی قطبی ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ پر وجد وسماع اور ذوق وشوق کی حالت ظاہر ہوتی تو حضرت کے ساتھہ تمام حاضرین کے دلون پر بھی وہی حالت طاری ہوتی۔ سب مست ہوجاتے اور کل سامعین کی ارواح ساتھہ ہی طرب مین آتی تھین۔ چنانچہ سب پر کچھہ ایسا اثر ہوتا تھا کہ وہ اپنے وجود سے غائب ہوجاتے اور اپنی موجودگی سے بےخبر ہوجاتے تھے مگر مین ہی کچھہ ایسا تھا کہ میرے دل وروح پر کچھہ اثر نہ ہوتا تھا۔ وجد اور مستی کی حالت مطلق نہ ہوتی تھی۔ نہ اوسکی محبوبیت کی روشنی میرے دل کو منور کرتی اور نہ اوسکے وصال

کی خوشبو میرے دماغ کو معطر کرتی تھی - مین حالت طرب سے محروم تھا اور اسی لئے اکثر محزون و غمگین رہا کرتا ہمیشہ ندامت سے اپنے آپ کو ملامت کیا کرتا تھا کہ کاش مجھے میری مان نہ جنتی تو اچھا ہوتا کہ مین اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہتا - غرض ایسے ہی کلمات کہتا اور اپنی حالت بیان کیا کرتا تھا - یہان تک کہ حضرت قطب الانام مرشد الکرام شیخ العظام مخدوم المخادیم شیخی مرشدی شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ نے میری یہ کیفیت سنی مجھے اپنے نزدیک طلب کرکے فرمایا کہ حضرت قطب الاقطاب سلطان الاولیاء والاحباب سید السادات صاحب البرکات بندگی مخدوم سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے عرس کے ایام مین تین روز روزے رکھے - صرف خرمہ سے افطار کرا ور مثل عوام کے کہانا نہ کہا - غرض جب حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف کے دن آئے - تو مین نے جس طریق پر حضرت نے مجھے روزے رکھنے کو فرمایا تھا اوسیطرح تین روزے رکھے - تیسرے روزہ کے ختم ہونے پر نماز عشا کے بعد حضرت کی مجلس اعلیٰ و محفل معلیٰ مین حاضر ہوا حضرت کی خانقاہ مین ادمیون کی بہت بڑی جماعت دیکھی - بہت سے مشایخ - فقرا - صلحا اور علما حضرت کی خدمت شریف مین نہایت مودب بیٹھے تھے - حضرت کے سامنے قوال فارسی اور ہندی تصوفانہ اشعار گارہے تھے - پس اوسیوقت حضرت شیخی مرشدی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف

القادری پر حالت وجد و سماع کی ظاہر ہوئی اور حضرت کے فیض اور توجہ سے
تمام حاضرین مجلس پر حالت وجد اور مستی کی طاری ہوئی۔ مگر میں اپنی قدیمی
حال میں جیسا تھا ویسا ہی تھا۔ میں نے اپنے میں وجد وطرب کا مطلق
اثر نہ پایا۔ اسی حالت وجد میں حضرت شیخ نے مجھ کو دست مبارک سے پکڑ کر اپنی جگہہ پر کھڑا
کر دیا اور خود اپنے حجرۂ مقدسہ میں تشریف لے گئے۔ قوالوں نے میری طرف
رجوع کی اور گانا جاری رکھا اور میں کھڑا ہوا حضرت کے حجرۂ مطہرہ کے دروازہ
کیطرف متوجہ تھا۔ پس جسطرف میری توجہ ہوتی اوسیطرف چار قدم جاتا اور ویسا ہی
پیچھے قدم واپس آتا۔ اور ایسا ہی کئے گیا لیکن وجد کی حالت مجھہ میں نہ آئی۔
میں نے چاہا کہ بیٹھہ رہوں۔ اسی اثنا میں ایک نور کا شعلہ مثل چودھویں
رات کے ماہ کامل کے حضرت کے حجرہ سے نکلکر میرے سینہ پر آلگا۔ اوسکے
لگتے ہی میرا وجود پگھلا اور میں اپنی ہستی سے غائب ہوا۔ میرے ساقی نے
عشق و محبت کی شراب کا ایک ایسا جام بھر دیا کہ میں اوسکے پیتے ہی مست
ہو گیا۔ اور مجھہ میں حالت وجد و سماع نے انتہا غالب ہوئی جیسی کہ کل
حاضرین کی تھی۔ میں نے اوس شراب وصلت کے نشہ میں ایک چیز ایسی
دیکھی کہ جسکا بیان زبان سے راست نہ آئیگا۔ اور یوں اوسکا کہنا بھی جائز
نہیں ہے مگر اس بات کو اور اسکی کیفیت و حقیقت کو وہی خوب جانتا ہے
جو اس رنگ میں ڈوبا ہوا ہو اور اس حالت کو چکھا ہوا ہو۔ شراب
وحدت کا مزہ چکھا ہوا ور ساقی نے اوسکو ایک آدھہ جام پلا دیا ہو۔
غرض وہ حالت پھری اور میں اپنے میں آیا۔ انہیں ایام مرجمع میں

حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ العزیز نے مجھے خرقۂ خلافت پہنایا اور تمام نعمت قادریہ اور شطاریہ عطا فرمائی الحمد للہ آنا مریدہٗ خلیفتہٗ - واللہ اعلم بالصواب -

بیسوین حکایت

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سلطان العارفین پیری مرشدی بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہٗ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ مین ایک روز شارع عام پر کھڑا ہوا تھا - دیکھا کہ ایک شخص طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے اور سخت مصیبت مین گرفتار ہے - بہت سے آدمی اور خلائق تماشا اوسکے دیکھنے کو جمع تھے - شور و غل بہت ہو رہا تھا - اسیطرح حصار کے باہر لوگ اوسے لئے جا رہے تھے - مین نے اوسکا حال لوگون سے دریافت کیا اور اوسکی گرفتاری کا سبب پوچھا - لوگون نے کہا کہ یہ مرد قاتل ہے - اسے قتل کرنے کو لئے جاتے ہین اور بادشاہ کے حکم سے اسکی گردن مارنی چاہتے ہین - جب مین نے اوسپر نظر ڈالی تو اوسے ہیبت سے مانند نیم جان کے پایا اور آدمیون کی کشاکش سے وہ بیجان ہوا جا رہا تھا - اور دیکھا کہ انکی ہیبت سے اوسکا رنگ زرد ہو گیا تھا - مین اوسکی یہ حالت ہرگز دیکھ نہ سکا - میرا دل پسیجا اور شفقت غالب آئی - مین نے فی الفور حضرت والد قدس اللہ سرہٗ کے خانہ ملایک آشیانہ کیطرف دوڑا گیا اور وہان حضرت کو کھڑا ہوا پایا - مین نے اوسی وقت اوسکی عجز اور بیچارگی کا حال عرض کیا اور اوس حال مین اوسکے خوف کھانے اور ہیبت زدہ

ہونے کی ہیبت بیان کی اور ساتھ ہی یہ بھی استدعا کی کہ اے والد بزرگوار صاحب اسرار حضرت آفریدگار سے اوسکے حیات کی زیادتی اور اس بلا سے اسکی خلاصی کے لئے دعا فرمائے کیونکہ انہ ربی سمیع الدعا (پروردگار عالم تحقیق دعا کا سننے والا ہے) - پس حضرت مرا قبہ مین سر جھکائے اور بہت دیر تک بحر مکاشفہ مین مستغرق رہے - یہان تک کہ اثر رحم شفقت کا بشرۂ مبارک سے ظاہر ہوا - اسکے بعد حضرت نے سر اوٹھایا لیکن مجھسے کچھہ نہ کہا - اس سے مین سمجھہ گیا اور مجھے اچھی طرح یقین ہوا کہ حضرت کی دعا سے بیٹے ریا اوس کے حق مین مستجاب ہوی اور مقام قبولیت مین پہونچی مین پھر اوسی جگہہ لوٹ گیا جس جگہہ اوسکو دیکھا تھا - وہان کیا دیکھتا ہون کہ نہ وہ بھیڑ ہے نہ وہ شور وغل ہے - وہ مرد مذکور طوق اور زنجیرون سے چھٹکارا پا کر نہایت شادمان وخندان اور مفرح الحال و فارغ البال دلیس چلا ارہا ہے اور اوسکے ہمراہ نہ اوسکا کوئی وکیل ہے نہ ضامن ہے واللہ اعلم بالصواب

اکیسوین حکایت

حضرت قطب الزمان یگانۂ دوران ولی مالک یوم الدین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ میرے والد قطب الاولیاء عظیم محی العظام باذن اللہ وہی رسیم شیخ زمان علیمی لطف ازان غوث الصمد پیری مرشدی ابی الفتح شمس الدین بندگی شیخ محمد اشرف الفادری کے مکان کے صحن مین ایک بیری کا جھاڑ تھا - مین ایک روز

اوس درخت کے قریب گیا تو دیکھا کہ ایک چیل اوسپر بیٹھی ہے۔ وہ زمانہ میرا
لڑکپن کا تھا میں ابھی سن بلوغ کو نہ پہونچا تھا۔ کھیل اور بازی کے طور پر
ایک ڈھیلا اوسکی طرف پھینکا۔ اتفاقاً وہ ڈھیلا اوسکو لگا وہ درخت سے نیچے
گری اور تڑپ کر جان دے دی میں اس فعل سے بہت پشیمان اور اس
کام سے نہایت پریشان ہوا کہ کیوں ایک بے گناہ پرندہ کی جان لی اور ناحق
ایسے فعل کا مرتکب ہوا۔ میں اپنے پر ملامت کرتے ہوئے اپنے والد بزرگوار
کے پاس گیا اور کہا کہ حضرت ابا جان میں نے آج اپنے نفس پر ظلم کیا ہے
اور اپنے آپ کو ماخوذ کرایا ہے۔ حضرت نے مجھسے پوچھا کہ آخر معلوم تو ہو کہ
کیا بات واقع ہوئی اور اوسکی کیا وجہہ ہے۔ میں نے کہا کہ ایک چیل میرے
ہاتھ سے مری وہ اپنی جان اپنے جان بخش کو سونپی۔ آپ نے فرمایا کہ
تو نے ناحق کیوں مارا اور اب اُسے کہاں ڈالا ہے؟ میں نے کہا وہ میں
بیری کے درخت کے نیچے مری پڑی ہے۔ یہ سنکر حضرت خود اٹھے اور
جھاڑ کے قریب جہاں وہ چیل مری پڑی تھی آگئے۔ اوسکو بائیں ہاتھ سے
اٹھایا اور یہ کہتے ہوئے کہ اس لڑکے نے تجھے مارا ہے اور اوس کے
حال پر تعجب کرتے ہوئے آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ اوسپر پھیرا۔ اوس
شیخ زمان کا دست مبارک پھیرتے ہی وہ مردہ چیل زندہ ہوئی اور خوشی
کی آواز کرتی ہوئی اوڑی اور چلی گئی ۔۔۔

واللہ اعلم بالصواب

بائیسوین حکایت

قدوۂ انام شیخ ابراہیم سہام القادری الگو لکنڈوی سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے ایک روز ارادہ کیا کہ حضرت شیخ مرشدی قطبی ابوالفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہٗ کے شہر کیطرف روانہ ہون اور آپ کی قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہون۔ اسی نیت سے روانہ ہوا اور شہر بیدر کی راہ لی۔ اثنائے راہ مین میری عجیب کیفیت ہوئی۔ مجھپر ایک ایسی حالت وارد ہوئی کہ جس سے میرا وجود گداز ہوا اور مین اپنی ہستی سے غائب ہوا۔ مجھے خبر ہی نہ تھی کہ مین کہان ہون اور کون ہون۔ مجھے ہر طرف میرے شیخ و مرشد حضرت شیخ محمد قدس سرہٗ نظر آتے تھے۔ میری آنکھون مین انہین کا جلوہ سمایا تھا۔ ہر شش جہات مین جدہر نظر پڑتی تھی۔ حضرت ہی حضرت نظر آتے تھے مین نے جس صورت اور جس وضع مین حضرت کو دیکھا تھا وہی وضع اور وہی صورتین ہر طرف نظر آرہے تھے۔ چنانچہ پہلے ہی دل بیقرار کی آرزو تھی کہ دیدار حاصل ہو۔ مجھے بھی اشتیاق آپ کے پاس لئے جا رہا تھا۔ اب جبکہ حضرت نظر آنے لگے تو جوش الفت کو ٹھیس لگی اور عشق پنہان بھڑک اٹھا طرب اور بے خودی کی حالت ایسی طاری ہوئی کہ اوسوقت حضرت کی ذات کے مشاہدہ کے سوائے کوئی شئے دکھائی نہ دیتی تھی۔ بلکہ مجھپر غیر کا وجود ہی معلوم نہ ہوتا تھا۔ شعر

سمایا ہے جب سے تو آنکھوں میں میری ✤ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

غرض جب میں پھر اپنی حالت میں آیا اور اپنے سے خبردار ہوا تو جسطرف جارہا تھا اُدھر ہی روانہ ہوا - تین روز کے بعد حضرت کے شہر میں پہونچا اور جب حضرت کے دولت خانہ پر حاضر ہوا تو اوسوقت حضرت نماز فجر ادا فرمارہے تھے - جب آپ نے نماز سے فراغت پائی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ اے خدا کو ایک جاننے والے میں سب سے اول تجھے جتائے دیتا ہوں کہ تو نے مجھے اوس جگہہ راہ میں جس صورت میں دیکھا اوسی صورت میں تجھے ہمیشہ اپنے دل میں دیکھے گا - اعرق بقلبک ابدًا (میں ہمیشہ تیرے دل میں رہونگا) - لیکن تجھکو چاہیئے کہ اس حاصل شدہ واقعہ کو پوشیدہ رکھے کسی کے سامنے اشارتًا اسکا ذکر تک نہ کرے جب تک کہ میں زندہ رہوں میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ جب تک حضرت زندہ رہے کسی کو اس واقعہ کی اطلاع نہ دی - واللہ اعلم بالصواب

تیسویں حکایت

قدوۃ العلما شیخ راجا محمد الکجراتی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ ایک رات نصف شب گذرنے کے بعد میں مسجد میں داخل ہوا اور اوس مسجد کے پہلو میں حضرت قطب الانام غوث البار محی النظام شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کا حجرہ واقع تھا - میں جسوقت مسجد میں پہونچا تو اوسوقت حضرت اپنے حجرہ میں تھے - اور دروازہ بند تھا

یکایک مسجد کے صحن مین ایک کوکب تابان اور ستارہ درخشان نمودار ہوا۔
مین نے اوسے اچھی طرح دیکھا۔ وہ ستارہ حضرت کے حجرہ مین گیا۔ بعد
ایک ساعت کے پھر باہر آکر اوسی صحن مین کچھہ عرصہ تک گردش کرنے لگا
اور پھر حجرہ مین گیا۔ اسی طرح وہ تیسرے بار آیا اور چلا گیا۔ مین یہ کیفیت
دیکھہ رہا تھا اور نہایت متحیر تہا۔ جب رات نے اپنا سیاہ ریشمی برقہ
اوتارا تو صبح کا نور چمکا اور عالم دنیا کو منور کرنے کے لئے اُفق سے شہسوار
مشرق کے برآمد ہونے کے آثار کچھہ کچھہ نورانی جھلک دکھانے لگے
اوسوقت حضرت شیخ حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور نماز فجر کی ادا کے
کے لئے قدوم فیض لزوم مسجد تک رنجہ فرماے اور جماعت کے ساتھہ نماز
پڑہی۔ جسوقت کہ نماز سے فارغ ہوے تو مجھے اپنے ساتھہ حجرہ مین بلایا
مین گیا اور کمال توجہ اور نہایت ادب سے حضرت کے سامنے بیٹھا۔
حضرت قطبی قدس سرہ نے اپنا عمامہ مبارک پیشانی پر سے اُٹھایا تو مجھے وہی
ستارہ مانند ایک منور چراغ کے روشن حضرت کے سر مبارک پر نظر آیا۔
حضرت نے مجھے فرمایا کہ میری زندگی مین اس واقعہ کی اطلاع کسی کو نہ کرا ور
اس واقعہ کی تھوڑی بھی کیفیت ظاہر نہ کر پس مین نے بھی حضرت کی زندگی مین
کسی سے نہ کہا واللہ اعلم بالصواب۔

چوبیسوین حکایت

حضرت قدوۃ العلما شیخ ابراہیم تبرگر گوالکنڈوی سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے

کہ ایک رات میں مسجد میں ایک جانب بیٹھا تھا اور حضرت شیخ قطب الارض والسماء ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف الفاروقی قدس سرہ دوسری طرف تشریف رکھتے تھے۔ میرے اور حضرت کے درمیان کوئی شئے حائل نہ تھی۔ میں نے دل میں کہا کہ اے میرے شیخ تو کون ہے اور تو کس مقام پر ہے؟ ابھی میں نے اپنے دل میں یہ بات تمام نہ کہی تھی کہ حضرت نے مجھکو فرمایا اور اشارہ روئے مبارک میری جانب کرکے خطاب فرمایا اور عمامہ پیشانی پر سے اٹھایا۔ میں نے سر مبارک پر ایک ستارہ مانند چراغ کے درخشاں تاباں دیکھا۔ فی الفور اسکی طرف سجدہ کیا۔ حضرت نے مجھے بلند آواز سے فرمایا تو ابھی آغاز توحید میں ہے اور راسی دور پر ہے اور تیرے لئے ابدال کا خطاب ہے۔ جب حضرت یہ فرما رہے تھے تو میں اوسوقت سجدہ میں تھا۔ پھر حضرت نے مجھے فرمایا کہ سر اٹھا میں نے اپنا سر سجدہ سے اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر طرف حضرت ہی حضرت نظر آرہے ہیں۔ شش جہات میں کوئی جگہ حضرت کے جلوہ سے خالی نظر نہ آئی۔ حضرت کے سوا کوئی چیز نہ پائی۔ ایک ساعت کے بعد کیفیت بدل گئی۔ اور حضرت شیخ حسب طرح میرے سامنے آگے بیٹھے تھے اب بھی بیٹھے ہوئے میرے سے باتیں کر رہے تھے۔ حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ جب میں نزدیک گیا تو فرمایا کہ تو نے اسوقت جو کچھ دیکھا ہے میری زندگی میں اسکو کسی سے نہ کہہ لیں میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ حضرت کی زندگی میں کسی سے نہ کہا۔

واللہ اعلم بالصواب

بیسویں حکایت

قدوۃ الصلحا عمدۃ الفضلا مقبول اللہ شیخ عبد اللہ جیپوری علیہ الرحمتہ سے نقل ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت شیخی مرشدی قطب الاولیا در زمان غوث المشائخ اوان المتجلی بہ علیات الغاری (جلوہ گر ہونے والے اللہ کے جلوہ گری سے) ابو الفتح شمس الدین مخدوم شیخ محمد بن الشیخ عبد القادر قدس سرہ کے تمام صاحبزادے میرے پاس تشریف لائے اور مجھسے پوچھا کہ اے عبد اللہ ہمارے پدر بزرگوار صاحب اسرار کے پاس تمکو مرتبہ حاصل ہے اور تمکو حضرت سے بہت الفت ہے بے تکلفی بھی ہے۔ پس تم حضرت کے پاس جاؤ اور آپ سے آپکے بلند مرتبہ اور عالی درجہ کی نسبت کچھ حال دریافت کرو۔ شاید تمہارے اس استفسار سے ہمارے حضرت اپنے مقام کا حال تمپر ظاہر کر دینگے۔ اگر پورا نہ ظاہر کیا تو غالبًا اتنا تو ہوگا کہ اپنے احوال میں سے کسیقدر بیان فرما کے آگاہ کر دینگے۔ انکا یہ ارشاد سنکر میں متفکر ہوا کہ یہ کام مجھسے کیسے ہوگا۔ میں بے ادبی کے لحاظ سے بہت گھبرایا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ یہ امر عظیم ہے حضرت قطب کبیر سے اسکو کسطرح پوچھوں اور آپ سے کیونکر سوال کروں اور اپنے دریافت کی کیا وجہ بتلاؤں۔ چنانچہ اسی ششش و پنج میں میں نے اس معاملہ کو ٹالنا چاہا اور اسی لئے غفلت و پہلو تہی کی۔ مگر ان حضرات نے میرا پیچھا نہ چھوڑا اور سر ہو گئے۔ مجھے اس کام پر حرص دلائی اور ہمت بڑھائی۔ آخر مجبور ہو میں حجرۂ مبارک کی طرف روانہ ہوا۔ پس و پیش کرتا ہوا کچھ عجیب حالت میں جا رہا تھا ایک قدم آگے بڑھاتا تو دوسرے قدم پر اندیشہ کرتا تھا۔ غرض اسیطرح حجرۂ مبارک تک پہونچا۔ اسوقت حضرت کو حجرۂ مطہرہ میں قبلہ

کیطرف رخ کئے ہوئے بٹھایا گیا۔ مین حضرت کے آگے ہو بیٹھا دوزانون بیٹھا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تو کیون آیا ہے اور تیری کیا آرزو ہے مین نے کہا کہ میرے قطب کچھہ دریافت کرنے کے لئے آیا ہون اور خدمت اقدس مین عرض کرنا چاہتا ہون۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھہ کہنا چاہتا ہے کہہ اور مت ڈر۔ مین نے عرض کیا اے میرے شیخ اے میرے مرشد مجھے یقین کامل ہے کہ حضرت کو ولایت اور قطبیت حاصل ہے اور اسمین کسی نوع کا شک و شبہ نہین ہے اور ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ حضرت جن عالی منازل پر ہین ان اعلیٰ مقامات اور درجون اور کرامات سے کچھہ مجھہ خاکسار پر اظہار فرمایا جائے۔ تاکہ کسیقدر اوس سے مجھکو آگاہی حاصل ہو مین ہرگز یہ بات کسی سے نہ کہونگا اور اس سے کسی کو اطلاع نہ ہونے پائیگی۔ حضرت یہ سنکر خاموش رہے اور بہت وقت تک سکوت فرمایا۔ اس سے مین سمجھا اور یقین جانا کہ حضرت اپنے احوال اور اسرار پوری بصیرت رکھتے ہین۔ اور اونکے اظہار کرنے مین اندیشہ فرماتے ہین۔ پس مین نے مغلظ قسمین کھانی شروع کین کہ واللہ باللہ انی لا اقول لاحد (قسم ہے اللہ کی مین تحقیق کسی سے نہ کہونگا) حضرت نے زبان دربار گوہر نثار کرامت نشان و معجز بیان سے فرمایا کیا یہہ راز پوشیدہ کرنے اور ایسے اسرار پنہان رکھنے کے قابل نہین ہین؟ مین نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مین اس امانت مین خیانت نہ کرونگا اور ہرگز اسکا اظہار کسی پر نہ کرونگا۔ پس اسوقت حضرت نے جو حجاب کہ میرے اور آپکے درمیان تھا اوٹھا دیا۔ سبحان اللہ وہ بلند مرتبہ جسکو حضرت نے حاصل کیا تھا مجھکو دیکھلایا۔ وہ عالی منزلت

دیکھنی نصیب ہوئی جن کے فیض سے مجھے مستفیض ہونا میری قسمت مین لکھا تھا اور حضرت نے بھی اوس کی چند نعمتین مجھپر نثار فرمائین - جب مین اوس جگہہ سے باہر ہوکر حضرت سے جدا ہوا تو پھر حضرت کے تمام صاحبزادون نے آگھیرا اور مجھسے پوچھنا شروع کیا کہ ہمارے والد بزرگوار کو تم نے کس مرتبہ پر پایا اور کس منے مقام پر دیکھا ؟ مین نے کہا کہ آپ کے والد بزرگوار مفخر الابرار والاخیار نے مجھسے سخت سخت قسمون کے ساتھہ اقرار استوار لیا ہے اسکی اظہار سے منع کیا ہے اور نہایت سخت تاکید و تہدید فرمائی ہے کہ کسی فرد بشر کو اسکی اطلاع نہ ہو - پھر صاحبزادون نے فرمایا کہ جب حضرت نے منع ہی فرمایا ہے تو جو کچھہ تمنے دیکھا ہے ہمسے مفصل نہ کہو بلکہ بطریق اختصار تھوڑا سا بیان کرو جس سے اصل رمز عیان ہو اور اس سے ہمارا دل مطمئن ہو - اور اس قطب الانام کے مقام سے ہمین کچھہ آگاہی حاصل ہو مین نے کہا کہ اس زمانہ مین شرق سے غرب تک سوائے آپ کے پدر بزرگوار کے کوئی بڑا نہین ہے جتنے اولیاء اللہ اس زمانہ مین ہین سب پر فوقیت و فضیلت و منزلت انہین کو حاصل ہے اور ولایت مین اللہ تعالی کے پاس ایسا کوئی قریب اور کوئی ذی رتبہ نہین ہے - واللہ اعلم بالصواب

چھبیسوین حکایت

شیخ نظام القادری حضوری سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین ایک رات تیسرے پہر بیدار ہوا اور اوس ویران باولی کے نزدیک جو مسجد کے صحن کے

عقب میں واقع تھی اس ارادہ سے گیا کہ اوس کے بازو میں بیٹھکر پیشاب کراؤں
حضرت شیخی مرشدی قطب الجن و الانس بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس
سرہ کا حجرہ بھی وہیں مسجد کے قریب واقع تھا۔ جسوقت کہ میں وہاں پیشاب کر رہا تھا
یکایک جنات سے ایک جن اُس کوئیں سے نکلکر مجھپر جھپٹ پڑا اور مانند شیر کے
حملہ آور ہوا۔ ہم دونوں مانند پہلوانوں کے ایک دوسرے سے چمٹ گئے
اور کشتی کرنے لگے۔ وہ چاہتا تھا کہ مجھے اوس باؤلی میں گرادے۔ اندر دھکیل
نے کے لئے اپنی پوری قوت سے جد وجہد کر رہا تھا۔ اسی اثنائین میں کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک جوتی غیب سے پیدا ہوئی اور اوس مردود سرکش جن
کے مونہہ پر زور زور سے لگنے لگی۔ پھر تو مجھے اسنے چھوڑ دیا اور اس کوئیں میں گم
ہوگیا۔ میں نے اوس جوتی کو دیکھا تو وہ حضرت قطبی قدس سرہ کے نعلین
مبارک سے تھی۔ میں نے فوراً اٹھالی اور اوسکو بوسہ دیکر اپنے سر اور
آنکھوں پر رکھی اور حضرت کے حجرۂ مطہرہ کیطرف روانہ ہوا۔ جب حجرۂ مبارک کے
قریب پہونچا تو دہلیز کے قریب دیکھا کہ وہاں صرف ایک ہی جوتی رکھی ہے
حجرہ کا دروازہ بند تھا اور اندر میرے حضرت شیخ تکیے سے بیٹھے تھے۔
میں نے وہ جوتی وہاں دوسری جوتی کے ساتھہ ملاکر رکھدی حضرت کے
حجرہ اور اُس ویران باولی کے درمیان تین دیوارین حائل تھیں۔ اور
ایک سے دوسری دیوار میں درمیان فاصلہ بھی بہت تھا۔ پس جب رات نے
اپنا سیاہ شامیانہ کھول دیا اور سیاہ فرش اٹھا ڈالا۔ اور آفتاب جہان تاب
گریبان مشرق کو چاک کرکے بام افق پر ساتھہ عظمت وشان وکروفر تمام کے

جلوہ افروز ہوکر عالم دنیا کو اپنا نورانی چہرہ دکھا کر اپنے نور سے ہر کہ و مہ کو منور کرنے لگا تو میں حضرت کے دیدار فرحت آثار سے مشرف ہونے کے لئے خدمت اقدس و اعلیٰ میں حاضر ہوا۔ قبل اس کے کہ میں کوئی بات خدمت مبارک میں عرض کروں مسکراتے ہوئے حضرت نے میری طرف نظر کی اور فرمایا کہ یہہ ممکن نہیں کہ کوئی اندھیریوں میں اوس چاہ کے پاس جائے اور اپنے کو شیاطین کے پنجہ میں نہ پھنسائے۔ وہ ایسے ہی ویران جگہوں میں رہتے ہیں۔ اور شب کے تیسرے پہر میں کھولدئے جاتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

ستائیسویں حکایت

قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے یہ کیفیت حضرت والد بزرگوار محبوب پروردگار قطب الباری بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز سے سنی اور یاد رکھی ہے۔ آپ زبان گوہرفشان و معجز بیان سے فرماتے تھے کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک مرد قابل مجھے یہ کہہ رہا ہے اور خبردار کر رہا ہے کہ فلان شخص جسکا نام شیخ محمد ہے عرصہ عنقریب میں مرنے والا ہے۔ تجھکو اسکے جنازہ پر ہرگز نماز شبد پڑھنی چاہئے اسکو اس سے بے نصیب رکھ کیونکہ وہ آدمی عذاب کیا گیا ہے اور زیادہ عذاب کیا جائیگا۔ اسطرح وہ اپنی سزا کو پہونچیگا۔ تجھکو مفوض

جنازہ پر نماز پڑھنی چاہیئے تو ایسے مذنب شخص کے جنازہ پر ہرگز نماز نہ پڑھ اگر تو اوسپر نماز پڑھیگا تو حضرت غفور اوسکو بخش دیگا - مگر تیرے خدا کی یہ مرضی نہین ہے - وہ اس کے معاملہ مین برخلاف ہے - اسکا حکم نہین ہے کہ وہ بخشا جائے چنانچہ اوسکے لئے وہ عذاب مہیا کیا ہے - اور یہ عذاب اوس شخص سے ٹلنے کا نہین - جب مین بیدار ہوا تو اس خواب کی کیفیت اپنے کل فرزندون سے بیان کی -

اس واقعہ کے روایت کرنے والے حضرت شیخ بدرالدین فرماتے تھے کہ اوس شخص کا مکان حضرت کے آستانۂ مبارک کے ہمسایہ ہی مین واقع تھا - اور وہ آدمی اوسوقت تنومند - تندرست اور زندہ تھا اور کوئی مرض جو اسکی مضرت کا باعث ہو اسکو لاحق نہ تھا - مین اس شخص کی یہ حالت دیکھکر اور حضرت کے خواب کی کیفیت سنکر متحیر ہوا اور اوس پیشوائے دو جہان کے قول سے متعجب ہوا - پس تین روز کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ اوس شخص نے کل من علیہا فان (جو اوسپر ہے فانی ہونے والا ہے) کے حکم کی تعمیل کی اور نقد جان قابض الارواح کے سپرد کر دیا - اوس کے دوست اور قرابتدار جمع ہوئے اور تجہیز و تکفین کے بعد اوسکا جنازہ حضرت والد قدس سرہٗ کی مسجد مین لے آئے - انہون نے چاہا کہ نماز جنازہ حضرت سے پڑھوائین - کیونکہ آپکا پڑھانا موجب مغفرت تھا - اوسکا جنازہ لاتے ہی حضرت کی پیٹھ مین درد ہونے لگا - جب حضرت والد اوسپر نماز پڑھانا چاہتے تو درد زیادہ ہوتا اور بیتاب کر دیتا - چنانچہ آپ نماز نہ پڑھا سکے - دوسرے

کوئی صاحب نے نماز پڑھا دی۔ بعد از نماز جب آدمی اوسکا جنازہ لے گئے تو اوس وقت حضرت کا درد شکم دفع ہوا ایسا کہ ہوا ہی نہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اٹھائیسوین حکایت

منقول از شیخ عبداللہ القادری الجیپوری سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین ایک رات حضرت شیخی مرشدی قطب الاولیاء الصمدانی ابی الفتح شمس الدین مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کے حجرۂ مطہرہ کے دروازے کے نزدیک سو رہا تھا۔ حضرت اپنے اوس حجرۂ مبارک مین آرام فرماتے تھے مین شب کے تیسرے حصہ مین بیدار ہوا۔ حجرہ کے دروازے کے روزن مین سے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت رو بہ قبلہ بیٹھے ہین اور اودہر ہی متوجہ ہین حضرت کے آگے ایک شمع جل رہی تھی۔ اوسکے نور سے تمام حجرہ منور معلوم ہوتا تھا اسی اثنا مین مین نے دیکھا کہ ایک کالا چوہا جو بہت ہی سیاہ تھا چراغ کے پاس آیا چراغ کو بجھانے کی کوشش کی اور اوسکو بار بار حرکت دیتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسیطرح چراغ کو بجھا کرے۔ حضرت نے اوسکو منع کیا اور اس فعل سے باز رکھا اوس نے پھر چاہا کہ چراغ کو گل کرے۔ حضرت نے پھر اوسکو منع فرمایا مگر وہ ویسا ہی بار بار دخل دیکر تکلیف دے رہا تھا اور خاطر مبارک کو منتشر اور پریشان کرتا تھا۔ یکایک اوس جگہ ایک نہایت سفید رنگ کی بلی نمودار ہوئی اوس چوہے کو پکڑ لی اور میری نظر سے غائب ہو کر چلدی۔ اسکے بعد مین نے دیکھا کہ ایک اور بزرگ

اندر تشریف رکھتے ہین اور ہمارے حضرت شیخ اونکو آگے نماز کی نسبت کی ہیئت سے زانوی ادب بیٹھے ہین اور ادب کی رعایتون کو مدنظر رکھکر لوازم تعظیم و تکریم بجالا رہے ہین - اور بہت ہی بہت تواضع و انکسار ظاہر کر رہے ہین - اُس بزرگ نے حضرت سے کچھہ فرمایا جسکو مین نے سنا مگر بالکل سمجھہ نہ سکا اور نہ اوسکا مضمون معلوم کر سکا - اُس بزرگ کے حجرہ کے اندر تشریف لانے سے مجھے نہایت تعجب و حیرت ہوئی - کیونکہ دروازہ بند تھا اور مین خود وہان بیٹھا تھا جب رات ختم ہوئی اور صبح صادق کے نور سے سیاہی کافور ہوئی گریبان سحر چاک ہوا - سیارے ایک ایک کرکے روپوش ہوگئے - چراغ ٹھنڈے ہوئے - شمعین گل ہوئین - اور آفتاب نے خانۂ مشرق سے بلند ہوکر طرف مغرب کے قدم بڑہایا تو مین قدم بوسی کے لئے حضرت کے پاس گیا اور یہہ بھی ارادہ کئے ہوئے گیا کہ شب کے واقعہ کا حال دریافت کرون لیکن حضرت کی ہیبت سے مجھہ مین اتنی جرائت نہ تھی کہ کچھہ پوچھہ سکون - قبل اس کے کہ مین کوئی بات زبان سے نکالون خود حضرت نے زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا وہ بوڑہا جو کل رات تو نے دیکھا ابلیس لعین تھا - وہ اس لئے آیا تھا کہ مجھکو حق جل و علیٰ کے شغل سے برگشتہ کرے تو مجھہ کو اوس راہ سے پھیرے اور دلمین وسوسہ ڈالے - وہ سفید بلّی اوسکے دفع کرنے کے لئے حضرت قطب الاقطاب غوث جہانی محبوب سبحانی بندگی مخدوم سید السادات سید محی الدین ابی محمد الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

کے جانب سے پہونچائی گئی تھی اور وہ بزرگ حضرت سلطان الاولیا خود تھے
اور اس غرض سے تشریف لائے تھے کہ مجھکو خبر کریں کہ کسطرح آپ نے سفید
بلی کو بھیجکر شیطان کو دفع کرایا اور آپنے مجھے یہ بھی بشارت دی کہ مین ہمیشہ
تیری اولاد اور تیرے پیروون کے دشمنون کو یون ہی دفع کیا کرونگا

واللہ اعلم بالصواب

اونتیسوین حکایت

ذاکر الصالحین سعید الدین شیخ حسین بن حضرت مرشد الکریم
بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی بن قطب الآفاق بالاتفاق
عالم اسرار نہانی بندگی شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہ سے
منقول ہے - وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک کے ایام تھے - مین
ایک رات آخر شب خواب سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ بادلون کے ٹکڑے
آسمان پر پھیلے ہوئے تھے - افق سفید و شفاف ابر سے گھرا ہوا
تھا - اسی کی سفیدی کچھہ کچھہ مجھے صبح صادق کے آثار بتائے دیتی
تھی - مین نے سمجھا کہ سپیدۂ صبح کو ابر نے چھپا رکھا ہے اسلئے
اُسکا نور اچھی طرح نہین چمکا - مگر رات ختم ہوئی اور صبح ات قریب
ہوگی اسی گمان سے مین مسجد مین گیا - اذان دی اور نماز فجر کی
تیاری مین مشغول ہوا - بانگ نماز سنکر اصحاب مسجد میرے پاس
جمع آئے اور مجھسے کہا کہ تمنے اسوقت اذان کیون کہی ابھی تو رات تھی

باقی ہے سحرہ کہ وہ سب کھانے پینے کیطرف متوجہ ہوئے اور سحری کرنی چاہی۔ میں نے انہیں منع کیا اور سحری کھانے سے باز رکھا اور دوڑتے ہوے جلدی سے حضرت جدی قطب زمان قدس اللہ سرہٗ کے خانہ مبارک کیطرف گیا۔ وہان حضرت کو آپنے حجرۂ مطہرہ مین بیٹھے ہوئے پایا۔ مین نے کہا اے حضرت دادا جان احباب مسجد کہتے ہین کہ ابہی رات باقی ہے اور سحری کہانی چاہتے ہین۔ پس حضرت نے فرمایا کہ تو بہت جلد انکے پاس جا اور کہہ کہ اسوقت کچھہ کھائین یا پیئین نہین کیونکہ صبح صادق ہو چکی ہے۔ مین مسجد مین آیا۔ جو کچھہ حضرت نے فرمایا تہا انسے کہا۔ مین نے ابہی بات تمام نہ کہی تھی کہ ابر پھٹکر ہر طرف ہوا اور جہان صبح کے نور سے منور ہوا۔ حضرت کا قول مبارک تصدیق کو پہونچا اور سب نے ہی تصدیق کی اور کہا کہ قطب الانام نے اپنے باطن سے یہ معلوم کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تیسوین حکایت

قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین مقبول ملک الباری شیخ ایوب تلواری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین نے ایک رات خواب مین حضرت قطب الاقطاب سلطان الاولیاء والاحباب غوث الصمدانی بندگی محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کو دیکھا کہ آپ کی ایک چشم مبارک بند اور دوسری

کھلی ہوئی ہے۔ میں آپ کے نزدیک گیا۔ قدم بوسی و لوازم عبودیت بجا لانے کے بعد بانکسار تام و باادب تمام خدمت اقدس داعلیٰ میں عرض کیا کہ اے میرے قطب الاقطاب آپ کی چشم مبارک شریف کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں بند فرمائی ہے؟ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آنکھ میں شیخ محمد قادری کو رکھتا ہوں اسلئے اسکو بند رکھی ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو چاہا کہ یہ واقعہ حضرت قطبی شیخی مرشدی بندگی مخدوم شیخ محمد قادری قدس سرہ العزیز سے عرض کروں اور آپ کو اس سے آگاہ کردوں۔ چنانچہ اسی غیبت سے میں حضرت کی خدمت فیضدرجت میں گیا۔ قبل اس کے کہ میں کوئی بات زبان سے نکالوں خود حضرت نے مجھے اوس سے آگاہ کیا اور اوسکو اس معنی میں ظاہر فرمایا۔ لی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (مقتدر بادشاہ کے پاس میرے لئے صدق کی ایک نشست گاہ ہے) — پس میں سمجھا اور حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے پاس آپکا مقام و مرتبہ معلوم کیا۔ ولاحرمنا من برکات شفاعتہما فی الدنیا والآخرۃ (اور نہ محروم کرے ہمکو ان دونوں کی شفاعت سے دنیا اور آخرت میں)۔

واللہ اعلم بالصواب

اکتیسویں حکایت

حضرت ولی الفاضل الکامل شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضرت قطب الاقطاب اِمام

سلطان الاولیاء الکرام قطب الصمدانی سید السادات محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کے ایام عرس مین ایک روز حضرت والدی قطب العظام غوث الکرام ولی الباری ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے زبان مبارک سے فرمایا کہ آدمی جمع ہوئے ہین اور مریدان حضرت قادریہ کے زمرہ مین داخل ہونا چاہتے ہین۔ تو اپنے بھائی شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ وہ میری جگہہ مین بیٹھے اور وہ خود اپنے ہاتھہ سے تمام کو مرید کرے۔ مین اپنے بڑے بھائی کے پاس گیا۔ جو کچھہ حضرت والد قدس اللہ سرہ نے مجھسے فرمایا تھا اُنسے کہا۔ حضرت کا یہ ارشاد سنکر اونہون نے عذر وانکار درمیان لایا اور لوگون کو مرید نہ کیا اور فرمایا کہ مین اس امر عظیم کی لیاقت نہین رکھتا ہون۔ اس بڑے کام کے اوٹھانے کی توانائی مجھہ مین نہین ہے اور نہ اتنی جرأت ہے۔ مین حضرت والد کے پاس گیا۔ جو کچھہ میرے بھائی صاحب نے مجھسے کہا تھا عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو دوبارہ جا کر اوس سے کہہ۔ غرض مین نے دوسرے وقت بھی جا کر کہا مگر اونہون نے قبول نہ کیا اور لوگون کو مرید نہ فرمایا۔ پھر تو حضرت والد قدس اللہ سرہ خود باہر تشریف لائے اور خاص دست مبارک سے سب کو مرید فرمایا اور حضرت قادریہ کے سلسلہ مین انہین منسلک کیا۔ اس واقعہ کے وقوع ہونے کے تین روز بعد میرے بڑے بھائی شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ اے

بھائی شیخ بدرالدین جس وقت حضرت والد نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ لوگوں کو مرید کر۔ مگر میں نے حکم نہ مانا اور مرید نہ کیا تھا اوس وقت سے میں اپنے میں غیب کے واردات پسندیدہ حالات اور ذوق و شوق کے قلبی مکاشفات سے کوئی بات نہیں دیکھی۔ سب باتیں گم ہوگئی ہیں۔ میں یکایک ان نعمتوں سے محروم ہوگیا ہوں۔ حضرت کا حکم ماننا تو مجھپر ضرور تھا مگر میں نے صرف حضرت کے ادب کی رعایت اور تعظیم کے لحاظ کو مدنظر رکھکے مرید نہ کیا اور اپنے عجز و انکسار سے انکار کیا تھا۔ اب تم میرے والد ماجد کی خدمت اقدس میں جا کر حقیقت حال عرض کرکے میری شفاعت کرو اور کہو کہ اوس وقت سے میرے بھائی نے ارشاد مبارک کی تعمیل نہ کی اور حسب الحکم مرید نہ کیا تمام اسرار قلبی گم ہوگئے اور کل حالات دلی دور ہوگئے ہیں اب وہ واقعہ گیا گذرا ہوا وہ حضرت کے امر مبارک میں سر تسلیم خم کرنے سے کبھی انکار نہ کرتا مگر صرف حضرت کی بزرگی و آداب کا لحاظ تھا کہ اوسکی تعمیل سے عذر کیا گیا۔ میرے بھائی کے اسرار و حالات اوسے واپس دیجئے اور اوس سے نظر شفقت علیحدہ نہ کیجئے۔ غرض میں حضرت کے پاس گیا اور جو کچھہ میرے حضرت بھائی صاحب نے مجھسے کہنے کو فرمایا تھا وہ حضرت سے عرض کیا اور کل حقیقت ظاہر کی۔ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اپنے بھائی کو میرے پاس بلا۔ میں حسب الحکم بلا لایا۔ حضرت نے اپنا سینۂ مبارک اونکے سینہ سے ملایا اور بھائی صاحب نے جو اسرار کھو دیے تھے وہ سب پائے بلکہ اون سے بھی زیادہ پائے۔ واللہ اعلم بالصواب

پینتیسویں حکایت

صالح ذاکر العاشق مقبول کونین شیخ حسین بن حضرت مرشد الکرام شیخ ابراہیم بن حضرت قطب زمان یگانۂ دوران ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد ابن القادری قدس سرہ سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک روز ارادہ کیا کہ قرآن مجید حفظ کروں - اُن ایام میں میری عمر چودہ سال تھی جب میرے حفظ قرآن کی نیت اور ارادہ سے میرے چچا کے بیٹے عارف با ذی ذو الجلال شیخ جمال بن حضرت ولی ذوالاشواق شیخ اسحاق بن حضرت قطبی شیخ محمد الشریف القادری اور برگزیدۂ آفاق شیخ عبداللہ بن حافظ قرآن قطب الجلیل شیخ اسمٰعیل بن حضرت جدی شیخ محمد القادری قدس سرہم نے اطلاع پائی تو وہ دونوں صاحب زادے میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ہم بھی حفظ قرآن کرنا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ مصمم رکھتے ہیں اس وقت ان دونوں صاحب زادوں کی عمر بارہ بارہ برس کی تھی - پس ہم تینوں بھائی جمع ہوئے اور حضرت جد بزرگوار کی خدمت میں گئے - جب حضرت کے خانۂ ملاقات اشیانہ میں پہونچے تو آپ کو ہم نے وہاں بیٹھے ہوئے پایا - قدم بوسی کے بعد دعا عرض کر کے حضرت سے طالب اجازت ہوئے - حفظ قرآن اور اسکی کشائش کے لئے آگے دامن بڑھا کر آپ سے فاتحہ کے لئے ہمنے التماس کی - پس حضرت نے اپنی نظر کیمیا اثر شیخ جمال پر ڈالی اور فاتحہ پڑھکر ستحفظ ستحفظ ستحفظ (یعنے قریب ہے کہ حفظ کریگا) تین مرتبہ فرمایا اور پھر

فاتحہ پڑہی ۔ بعدہ شیخ عبد اللہ کی جانب نظر کی اور فاتحہ پڑہکر فرمایا کہ تجہکو بہی حفظ قرآن حاصل ہوگا اور تیرے ذہن سے وہ بہولا نہ جائیگا ۔ پہر گوشۂ التفات کو میری طرف پہیرا ۔ کچہہ وقت تک سرنگون ہوکر مراقبہ مین رہے بعد سر اوٹہاکر مجہسے فرمایا کہ تیرے فرزندون کو حفظ قرآن ہوگا یہ نعمت حق سبحانہ تعالی تیرے فرزند کو عطا فرمائیگا ۔ اور اسکو حاصل کرنا اوس کے نصیب مین ہے مین اوس زمانہ مین فرزند نہ رکہتا تہا ۔ بلکہ میری منکوحہ بہی نہ تہی ۔ حضرت کے اس سخن سے بہت تعجب کرکے ہم تینون وہان سے باہر آئے اور قرآن کو حفظ کرنا شروع کیا ۔ پس اوس حضرت بندہ نواز کی وفات کے ایک مدت درازکے بعد اون ہر دو صاحبزادون کو حفظ قرآن میسر ہوا وہ اعلی درجہ کے حافظ و قاری ہوگئے ۔ راوی مذکور کہتے تہے کہ مین جسوقت قرآن شریف یاد کرنا شروع کرتا تو اپنے مین ہرگز اوسکے حفظ کرنے کا ملکہ نہ پاتا ۔ الحاصل مین نے جو اس نعمت کے حاصل کرنے کی کوشش کی وہ لاحاصل ہی ثابت ہوئی مین بالکل قدرت نہ پاسکا ۔ یہان تک کہ مین جوان ہوا ۔ اور ایک عورت سے میرا نکاح ہوا ۔ خدا تعالی نے مجہے ایک لڑکا عطا فرمایا اوسکا نام مین نے محمد رکہا اور حضرت کے ہمنام گردانا ۔ جب وہ نو برس کا ہوا تو اللہ تعالی کی توفیق سے کلام اللہ حفظ کیا اور حافظ و قاری ہوا ۔ حضرت کا قول مبارک ہم تینون کے حق مین صحیح ہوا اور تصدیق کو پہونچا ۔

والله اعلم بالصواب

تینتیسویں حکایت

قدوۃ الصلحا حافظ علی ابن شیخ حسان کو ہیری سے نقل پہنچی ۔ فرماتے تھے کہ ایک روز میں اور میرے والد حضرت قطب الابرار عالم اسرار غوث الصمدانی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے ۔ میں اوس زمانہ میں کودک صغیر تھا ۔ جب ہم خدمت میں پہونچے تو اوسوقت حضرت اپنی مسجد میں تشریف رکھتے تھے ۔ اور حضرت کے مریدوں سے بہت سے علما ۔ صلحا اور فقرا آپ کے گرد برگرد بیٹھے تھے ۔ ہم بھی حضرت کے آگے نہایت تواضع اور بہت ادب سے بیٹھے اسوقت حفظ قرآن کرنے کا خطرہ میرے دل میں گذرا اور اسکا ارادہ مصمم ہوا ۔ پس میں اس خیال سے حضرت کے نزدیک ہوا کہ آپ سے عرض کرکے اوسکی اجازت حاصل کروں ۔ یہانتک کہ حضرت نے میری طرف نظر کی اور اپنی توجہ میرے حال پر مبذول فرمائی ۔ قبل اس کے کہ میں کوئی بات عرض کروں خود حضرت نے زبان گوہرفشان سے فرمایا اے شیخ احسان یہ بچہ تیرا بیٹا ہے ؟ والد نے جواب دیا ہاں قطب الاعظم فرمایا کہ یہہ تیرا فرزند قرآن حفظ کریگا اور حافظ ہوگا ۔ وہ جب تک زندہ رہیگا اوس سے قرآن بھولا نہ جائیگا ۔ حضرت کے یہ فرماتے ہی میں خود اوٹھہ کھڑا ہوا اور فاتحہ کے لئے حضرت کی طرف دامن بڑھایا ۔ حضرت نے فاتحہ پڑھی اور میرے لئے دعا فرمائی ۔ پس میں جب جوان ہوا تو لشکر میں بھرتی ہوا

اور حفظ قرآن کی طرف کچھہ توجہہ نہ کی - اسی طریق پر میرے بہت سے سال اور بیشمار مہینے گذر گئے - ایک روز حضرت کا قول مبارک مجھے یاد آیا - تو اپنا پیشہ لشکری چھوڑ کر قرآن یاد کرنا شروع کیا اللہ تعالی کی توفیق سے تھوڑے ہی عرصہ مین حفظ مجھکو نصیب ہوا اور مین حافظ قران ہوگیا - اوسوقت حضرت رحلت فرما چکے تھے اور دار نعیم مین اپنے محبوب قدیم کے پاس پہونچ گئے تھے - مین اسوقت تک قرآن بھولا نہین ہون وہ مجھے اچھی طرح حفظ ہے - فذکرت صادق قولہ (پس یاد کیا مین نے اوس کے قول کی سچائی کو) واللہ اعلم بالصواب

چوتیسوین حکایت

منقول ہے شیخ عبداللہ القادری العربی سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے شہر مین قرآن مجید کے بیس پارے یاد کئے تھے - اور آخر کے دس پارے ہرچند حفظ کرنے کی کوشش کرتا لیکن انکے یاد کرنے کی اپنے مین قدرت نہین پاتا تھا - اونپر ہرگز قادر نہ ہوسکا - یہان تک کہ مین نے اپنا شہر چھوڑا اور اللہ تعالی کے شہرون مین سفر کرتے ہوئے سیر کرنے لگا - میرا ارادہ تھا کہ کسی اہل اللہ قادری کو پاؤن اوسکے ہاتھہ پر بیعت کرکے اوسکا مرید ہوجاؤن جب دکن کے شہرون سے شہر بیدر مین پہونچا اور اندر داخل ہوا تو ایک مرد نورانی مظہر آثار سبحانی بسا تھہ تمام ہیبت - و شان و عظمت کے میرے سامنے آیا اور کہا اے عبداللہ جا اور شیخ محمد سے ملاقات کرکہ وہ ولی اور قادری ہے - اوسکے میرا نام جاننے سے مجھے تعجب ہوا کیونکہ مین اوسے

پہچانتا نہ تھا اور نہ کبھی دیکھا کہیں تھا۔ پس حضرت کے خانہ ملاک اشیا نہ
کی طرف میرا گذر ہوا۔ میں نے حضرت کو آپ کی خانقاہ میں بیٹھا ہوا پایا اپنے آپ
مسکراتے ہوئے مجھ پر نظر کی اور فرمایا تو اپنے ارادہ سے نہیں آیا ہے بلکہ حضرت
قطب الاقطاب سلطان الاولیاء والاحباب غوث الصمدانی سید السادات
محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی اجازت و اشارہ سے یہاں پہونچا ہے۔ وہ حضرت
میرے شیخ ہیں اور میں قادری ہوں پھر مجھسے فرمایا کہ ایک طرف بیٹھ۔
میں بیٹھ رہا۔ ایک ساعت کے بعد حضرت نے مجھے اپنے نزدیک بلایا۔ بزرگان
سلف کی طریق پر ارشاد فرماکر مرید فرمایا اور ٹوپی میرے سر پر رکھی۔ میں
حضرت کا ملازم ہوا اور خدمت شریف میں رہا کرتا تھا اور قرآن کے حفظ کرنے
کی نیت مہینوں سے میرے دل میں تھی۔ یہانتک کہ رمضان المبارک کا
چاند آسمان پر ظاہر ہوا اور اپنے نور سے روئے جہان کو منور کیا۔ اوسوقت
حضرت قطب الجلیل بندگی شیخ اسمٰعیل قدس سرہٗ کے صاحبزادے
حاضر نہ تھے اگر وہ ہوتے تو نماز تراویح ختم قرآن کے ساتھ انکی متابعت
میں گذاری جاتی کیونکہ وہ حافظ قرآن تھے۔ حضرت شیخی مرشدی بندگی
ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز نے
مجھسے پوچھا کیا تجھے قرآن حفظ ہے؟ میں نے جواب دیا اے میرے
شیخ مجھے صرف بیس پارے یاد ہیں۔ دس اجزائے آخری کو لئے ہر چند
حفظ کرنا چاہا لیکن اپنے میں اسکی قدرت نہ پائی پسنکر حضرت نے مجھے

فرمایا کہ میرے نزدیک آ- میں گیا- آپ نے فرمایا منہہ کہول- مین نے منہ کہولا اسوقت آپ نے میرے منہ میں کچھہ پڑہکر دم فرمایا اور لعاب مبارک کا کچھہ اثر میرے حلق میں پہونچایا- اوسیوقت خدائے تقدس تعالی نے مجھے قدرت بخشی- جملہ دس پارے بقایہ میں سے ہرروز ایک پارہ یاد کرتا اور اچھی طرح حفظ کرلیتا تھا اور اوسی رمضان مبارک میں نماز تراویح میں پورا قرآن پڑہا- واللہ اعلم بالصواب

پنتیسوین حکایت

ان ہر تین بہائیوں شیخ الصالح المعی پسندیدہ افعال شیخ جمال وشیخ الکامل وخیر الفاضل مقبول ملک یوم الدین شیخ شمس الدین اور شیخ العارف باللہ تعالی شیخ علیلی غفر اللہ عنہم سے نقل ہے- وہ کہتے تھے کہ ہم نے اپنی والدہ منکوحہ حضرت شیخ العارف باللہ الرزاق بندگی شیخ اسحاق بن حضرت قطب الصمدانی ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ سے سنا ہے اور یاد رکھا ہے- وہ فرماتی تہین کہ ایک روز حضرت سرور اولیا مرجع الاتقیا محبوب صمد شیخ محمد قدس اللہ سرہ اپنے مکان کے برآمدہ میں تشریف رکہتے تھے اور مین اندر مکان مین تھی- مین نے حضرت کے آگے ایک تیغ رکہی دیکہی- دل مین کہی کہ حضرت کو لوگ خدا کا ولی کہتے ہین اور اسرار کا جاننے والا سمجھتے ہین- اگر حضرت نے وہ تیغ میرے پاس بہجوایا اور مجھے دیدیا تو جب مین تحقیق جانونگی کہ آپ کو ولایت قطبیت

ضرور حاصل ہے یہ بات مین نے ابھی اپنے دل مین تمام نہ کہی تہی کہ حضرت کی نیک بخت خادمہ زینب میرے پاس آئی اور اوس نے پوچھا کہ تمہارے بیٹے شمس الدین کہان ہین؟ انکے حضرت دادا جان سے انہیں یاد فرمایا ہے اور اپنے پاس بلایا ہے - جہان لڑکا تہا مین نے اوسے اوس جگہہ کا نشان دیا اور دکھا بہی دیا - پس وہ خادمہ مذکورہ اسکو حضرت کی خدمت مین لے گئی بعد ایک ساعت کے میرا بیٹا شمس الدین وہی ترنج میرے پاس لئے ہوئے آیا اور کہا کہ میرے حضرت جد بزرگوار مظہر اسرار نے تمہارے پاس بہجوایا ہے اور مجہے فرمایا ہے کہ تو اپنی والدہ سے کہہ کہ انی راضی عنک (مین تجہسے راضی ہون) مین اس فعل سے نہایت متحیر و متعجب ہوئی اور حضرت کی ولایت و قطبیت کا اقرار کیا اور یقین جانا کہ آپ صاحب باطن ہین

واللہ اعلم بالصواب

چھتیسوین حکایت

مقبول ذوالمنن شیخ علی سے جنکو علی قریشی بہی کہتے ہین نقل ہے وہ کہتے تھے کہ میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ مین مرید اوس شخص کا ہو جو مجہے کہے کہ تو میرا مرید ہے - اسی خواہش کو دل مین لئے ہوئے وکن کے شہرون مین سفر کرتا - اور جابجا پہرتا تہا - جو کوئی مرشد کامل اور شیخ واصل کا پتہ بتاتا مین وہان پہونچتا اور اوس سے ملاقات کرتا تہا چنانچہ اسی حالت مین بارہ برس گذرے مرشد کی طلب مین اتنی مدت تک کہان سے

کہاں پہرتا رہا مگر اپنی مراد کے موافق کسی کو نہ پایا۔ یہاں تک کہ جب حضرت گنجینۂ اسرار توحید و خزینۂ نکات تفرید قطب العظام مرشد الخاص والعام محلی الغنی الباری شمس الدین ابو الفتح شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہٗ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مخلوق سے سُنے تو حضرت کے پاس آیا۔ حضرت مسجد مین تشریف رکھتے تھے۔ بہت سو حضرت یزدان کے طالب اپنے اپنے سر نیچے کئے ہوئے بحر مراقبہ مین ڈوبے ہوئے نہایت تواضع اور توجہ کے ساتھ حضرت کے گرد برگرد ہو دب بیٹھے تھے۔ حضرت کی وجاہت و ہیبت دیکھتے ہی میرا دل دھڑ کا اور میرے سینہ کی ہڈیان پارہ پارہ ہو کر گرنے کو ہوگئین۔ جب مین نزدیک پہونچا تو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے مجھے فرمایا کہ تو میرا مرید ہے۔ مجھسے مرید ہو۔ یہ سنتے ہی مین حضرت کے پائے مبارک پر گرا آپ نے مجھے مرید کیا اور اپنے دست مبارک سے قادریہ کی ٹوپی میرے سر پر رکھی اور تمام اذکار قادریہ و شطاریہ۔ جلسے و مراقبے انکی سوا اور بہت سی باتون کی مجھے تعلیم دی مین نے زمانے کے تمام مشائخون مین حالت کرامات جلیہ و مقامات علیہ مین کسی ایک کو بھی حضرت کے برابر نہ پایا حضرت اپنی آپ نظیر تھے فی الحقیقت مین نے کسی کو ایسا صاحب کمال نہین دیکھا۔

واللہ اعلم بالصواب

ستائیسوین حکایت

مفخر الانام شیخ محمد بن شیخ نظام القادری الہتنوری سے

نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد شیخ نظام سے (جنکا ذکر اوپر آچکا ہے) سنا اور یاد رکھا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مین اپنے دل مین یہ ارادہ کئے ہوئے تھا کہ مین یون ہرگز کسی کا مرید ہونگا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی صورت مجھے خواب مین نہ دکھائے اور مجھے تو مرید میرا ہے نہ کہے میرے باپ اور دادا چشتی تھے۔ اور عقیدہ چشتیہ سے بہت خلوص رکھتے تھے۔ اسی ارادہ مین میرے دن گذرے اور ایک زمانہ انصرام کو پہونچا ایک رات مین نے ایک مرد مہیب کو خواب مین دیکھا چنانچہ مین اوسکے دیکھنے کی ہرگز تاب نہ لاسکا۔ اُسنے مجھسے کہا کہ تو میرا مرید ہے اور اسی خواب مین اُسنے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مرید کیا۔ جب مین نیند سے چونکا اور خواب سے بیدار ہوا تو میرے مرید کرنے والے کی صورت مجھسے بھولی نہ گئی وہ ہمیشہ میری پیش نظر رہتی تھی۔ مین نے اپنے شہر مین کسی کو اس صورت کا نہ پایا۔ یہان تک کہ مین شہر بیدر مین آیا۔ یہان بہت سے چھوٹے بڑے مشایخ دیکھے۔ اکثر مشایخون سے ملاقاتین بھی کین لیکن کسی کو اس صورت وہیئت کا جسکی شباہت مین نے خواب مین دیکھی تھی نہ پایا۔ یہان تک کہ ایک کہنے والے نے غیب سے ندا دی اور اسباب کو ظاہر کیا کہ اگر تو ایسے مرشد کو چاہتا ہے جو بحر وحدت مین ڈوبا ہوا ہو اور ایسے شیخ کو تلاش کرتا ہے جو آتش محبت مین جلا ہوا ہو تو تو شیخ محمد قادری کے پاس جا اور آپ سے ملاقات کر کہ وہ اس زمانہ کے شیخ عظیم اور با

اور قطب کریم ہیں۔ پس میں حضرت کے مکان کیطرف روانہ ہوا جب وہاں پہونچا تو حضرت کو اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور فقرا۔ صلحا اور علما کی ایک کثیر جماعت حضرت کے گرد بیٹھے دیکھی۔ ان میں سے کسی نے مجھے نہ پہچانا۔ جب میں نزدیک پہونچا تو ان میں اپنے چچا شیخ بڈہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جب میں نے قطب الانام شیخ العظام بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری کیطرف نظر کی تو بعینہ وہی صورت دیکھی جو اوس رات خواب میں دیکھی تھی میرے چچا شیخ بڈہ نے میری جانب اشارہ کر کے حضرت سے کہا کہ اے قطب الانام عالی مقام یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے حضرت نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ تو میرا مرید ہے۔ میں نے اسکو اپنے ہاتھ سے پکڑا ہے اور دینی کاموں میں اسسے تائیدی ہے۔ یہ کہکر حضرت نے مجھے اپنے نزدیک بلایا۔ بزرگان سلف کے طریقہ پر ارشاد فرمایا۔ قادریہ کی ٹوپی مجھے پہنائی اور تمام اذکار و مراقبات و جلسات کی مجھے تعلیم دی اسوقت سے میں حضرت کا ملازم ہوا اور آپکی خدمت میں رہکر بہت سے فوائد حاصل کئے۔ اس زمانہ میں کسی کو بھی ولایت میں حضرت کے برابر نہ دیکھا حضرت اپنے آپ ہی نظیر تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اڑتیسویں حکایت

قدوۃ الصادقین برگزیدۂ درگاہ یاہو میاں بابو المخاطب بہ اشرف خان بن قاضی فرید تلواری سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ایک روز میں اپنے

ارادہ کیا کہ شہر بیدر جاؤں اور وہاں سید ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہوں۔ اول آپ مخدوم المخادیم شیخ العظیم ولی کارساز بندگی مخدوم سید محمد گیسو دراز الحسینی قدس سرہ کے اولاد سے ہیں اور آدمیوں کو ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی نیت سے میں روانہ ہوا اور آپ کے شہر کی راہ لی۔ جب میں اوس شہر کے دروازے پر پہونچا تو میرے دل میں حضرت قطب الآفاق بالاتفاق صاحب حالات والکرامات بندگی شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کی ملاقات کا خطرہ گذرا۔ میں نے ارادہ کیا کہ پہلے اس مرشد الابرار کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہو لوں۔ کیونکہ حضرت کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ عالم دنیا کی افواہ سے بہت سنے تھے۔ لیکن حضرت کو دیکھا نہ تھا۔ اور شرف پابوسی سے مشرف نہ ہوا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت کے دیدار کا اشتیاق غالب آیا۔ اور میں حضرت کے ہی دولت سرائے کیطرف روانہ ہوا۔ جب درِ دولت پر پہونچا تو حضرت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ ایک خادم پانی کا ظرف ہاتھ میں لئے کھڑا تھا اور حضرت شیخ کے دست مبارک پر پانی ڈال رہا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں نیت کی کہ اگر حضرت پانی کا ظرف جسکو خادم لئے کھڑا پانی ڈال رہا ہے مجھے دلوادیں اور دست مبارک پر مجھے پانی ڈالنے کو فرمائیں تو میں حضرت کا مرید ہونگا اور اپنے کو سلسلۂ قادریہ میں منسلک کراؤنگا۔ یہ بات میرے دل میں ابھی تمام نہ ہوئی تھی کہ اس حضرت بے نظیر روشن ضمیر نے مجھے اپنے نزدیک بلایا اور وہ آپ ظرف جسکو خادم لئے ہوئے تھا مجھے دلوایا اور

اپنے دست مبارک پر پانی ڈالنے کو فرمایا۔ میں اوسیوقت اطاعت میں تسلیم خم کیا اور اسکو اپنی سرفرازی و کامرانی سمجھکر ویسا ہی کیا جب تک حضرت نے وضو ختم نہ کرلیا میں نے وہیں اقامت کی۔ اور پانی ڈالتا رہا۔ غرض جب حضرت نے وضو اور نماز سے فراغت پائی تو مجھے اپنے نزدیک بلاکر بٹھایا اور پوچھا کیا تو مرید ہونا چاہتا ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں اے قطب الامم۔ پس حضرت نے مجھے اپنے دست مبارک سے پکڑکر مرید کیا بزرگان سلف کے طریق ارشاد فرمایا اور تمام اذکار و اوراد کی تعلیم دی الحمد للہ الذی جعلنی مریدہ (شکر ہے اوس اللہ کا جس نے گردانا مجکو اوسکا مرید) واللہ اعلم بالصواب۔

انتالیسویں حکایت

صالح الذاکر الشاغل شیخ ایوب تلواری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ جب میں نے حضرت قطب الانام غوث الکرام مفخر الاولیاء الزمانی ابی الفتح شمس الدین محمد الشرف القادری الملتانی قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقہ خلافت پہنا تو وہیں چند روز حضرت کی ملازمت میں رہا میں ایک رات کچھہ خواب اور کچھہ بیداری کی حالت میں تھا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کے بلند مقام سے میں نے ایک آواز سنی۔ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سلطان الانبیاء والمرسلین حبیب رب العالمین ابی القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم اور شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ پر ولایت ختم ہے۔ اور تمام انبیا حضرت سلطان الانبیاء

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر فخر کرتے ہیں کہ آپ اُمتی ہیں اور تمام اولیا اللہ تعالیٰ حضرت شیخ محمد قادری ولی زمانہ پر ناز کرتے ہیں کہ آپ جیسے ولی اللہ تعالیٰ اون میں موجود ہیں۔ پس جب میں جاگا اور نیند سے بیدار ہوا تو حضرت کا اعلیٰ درجہ اور بلند مرتبہ معلوم کیا۔ میں نے چاہا کہ اس واقعہ کی حضرت کو اطلاع دوں اور آپ کو اوس مرتبہ سے آگاہ کروں۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قبل اس کے کہ میں کوئی بات عرض کروں حضرت نے مجھے فوراً ہی اوس کے اظہار سے منع فرمایا اور تاکید کے طور پر مجھ کو ہدایت کی کہ خبردار میری زندگی میں اس واقع کو کسی سے نہ کہنا واللہ اعلم بالصواب

چالیسویں حکایت

وہی مذکورۂ بالا شیخ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جب حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قدوۃ العارفین مرشد الخلایق ولی الغنی الباری شیخ جلال القادری البرہانپوری ایک جماعت کثیر کے ساتھ جسمیں بہت سے آدمی۔ پیادے اور سوار شامل تھے شہر بیدر میں آئے اور آپ نے حضرت قطب الانام غوث الکرام المتجلی تجلیات الغافری (جلوہ گر ہونے والے اللہ کی جلوہ گریوں سے) ابی الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے خانۂ بلا کاشانہ میں نزول فرمایا تو میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا اور یہ خیال جاگزین ہوا کہ یہ دونوں حضرات حضرت

بشیخ العارفین مرشد المنفردین قطب العالمین مخدوم شیخ بہاءالدین القادری الانصاری الدہلوی الدولت آبادی کے خلیفے ہیں۔ پس ان دونون بزرگوار صاحب اقتدار مین سے اللہ بزرگ و برتر کے نزدیک کسکو بزرگی و برتری زیادہ حاصل ہے مین نے اس نیت کا ارادہ کیا اور اسی خیال سے سو گیا مین نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی کہتا تھا کہ کہان شیخ محمد اور کہان آپکا فضل۔ خداوند ان قرب و ولایت سے اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک آپ سے بڑھکر کسی کو رسائی نہین ہے کوئی آپ کے مانند ہرگز پہونچ نہین سکتا۔ اور شیخ جلال کو ابھی کچھ دنیا کی خواہش باقی ہے اور وہ بند عقبا مین گرفتار ہین۔ جب مین بیدار ہوا تو پروردگار کے نزدیک اُس حضرت کی منزلت معلوم کی اور خدمت کی ملازمت کو بخوبی سمجھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اکتالیسوین حکایت

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بڈا الدین نور اللہ مرقدہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ مین ایک روز حضرت والدی قطب العظام مفخر الانام شیخی مرشدی ابی الفتح شمس الدین بندگی شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے حجرہ مقدس مین چلا گیا۔ وہان حضرت کو قبلہ کی طرف متوجہ بیٹھے پایا۔ اور ایک عورت جو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھی حضرت والد کے آگے دست بستہ کھڑی ہوئی دیکھی۔ میرے اندر قدم رکھتے ہی فوراً وہ عورت فرار ہوئی۔ حضرت نے اوسکو پکڑنے کے لئے مجھے حکم فرمایا۔ وہ میرے آگے سے

پھل گئے ہی میں اوسکا پیچھا کیا اور تعاقب میں دوڑا۔ جب میں نے اپنا ہاتھ اوسپر مارا تو اوسکے کپڑے کا ٹکڑا میرے ہاتھ میں رہا اور وہ نظر سے ناپدید ہو گئی میں اس کپڑے کے ٹکڑے کو لئے ہوئے حضرت قدس اللہ سرہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض حال کیا۔ آپ نے زبان دربار گوہر نثار سے مجھسے پوچھا کیا تو اس عورت کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ عورت دنیا تھی وہ ہر روز میرے پاس آتی ہے اور گڑگڑا کر مجھسے کہتی ہے کہ تم مجھے قبول کر لو اور اختیار کرو۔ اسکے بعد آپ نے اپنا ہاتھ داڑھی مبارک پر پھیر کر فرمایا کہ جب تک میں محمد قادری زندہ ہوں۔ ہرگز وہ اور میں ایک جا نہیں ہونگے اور مجھکو اسی قدر واسطے روزگار کے کافی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

بیالیسویں حکایت

میرے پیرو مرشد حضرت داداجان بندگی شیخ بدرالدین مذکور قدس سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت والدی قطب الباری شیخ محمد الشریف القادری واسطے زیارت کے ایک مقبرہ کیطرف روانہ ہوئے آپ تفریح کرتے ہوئے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کے ہمراہ فقرا۔ فقہا اور صلحا کی ایک کثیر جماعت تھی اور میں بھی تھا۔ جسوقت جائے زبان بی بی ریحان رحمۃ اللہ علیہا کے قبر پر پہونچے تو حضرت اس جگہ ایک طویل عرصہ تک کھڑے رہے۔ اور ہم تمام آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے رہے۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو ہم نے اس قطب الانام سے اس طول قیام کا

سبب پوچھا ۔ حضرت والد نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مین نے قبر مین بی بی کو دیکھا کہ وہ اوسوقت قرآن کی تلاوت کر رہی تھین ۔ ایسی حالت مین مین نے نہ چاہا کہ قرآن کے ادب کی رعایتون کو ترک کرون اور یون ہی چھوڑدون ۔ اس لیے مین نے توقف کیا ۔ اور جب بی بی نے اپنا وظیفہ تمام کیا اور قرآن مجید کو گرا نمانو اوسوقت مین پھرا اور وہان سے مراجعت کی ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

تینتالیسوین حکایت

قدوۃ الصادقین حاجی علاؤ الدین علیہ الرحمۃ سے نقل ہے ۔ وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے دل مین نیت کی اور یہ ارادہ کیا تھا کہ مین مرید اوس شخص کا ہونگا جو مجھے قبل از استماع میرے نام سے بلائے ۔ چنانچہ اسی آرزو مین میں پھرا ایک زمانہ گذرا ۔ مین اس خواہش مین اللہ تعالے کے ملک مین سفر کرتا پھرتا تھا ۔ اور جس جگہہ کسی بزرگ کا نام سنتا وہان جاتا اور اوس سے ملاقات کرتا تھا ۔ لیکن کسی کو بھی اپنی مطلب کا نہ پایا ۔ یہانتک کہ حضرت سلطان العارفین قطب الواصلین ولی الباری بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سنے ۔ پس مین حضرت کیطرف روانہ ہوا ۔ جب مین حضرت کی خدمت اقدس و اعلی مین پہونچا تو آپ نے مجھے میرے نام سے پکارا اور میری نیت اور دلی ارادہ کا اظہار بھی فرمایا ۔ مین نے حضرت کو جیسا سنا تھا اوس سے دو چند بہتر پایا ۔ علاوہ اسکے اور بہت سی خوبیان آپ مین دیکھین جو کبھی سنی

نہ کھتین - پس مین ایسے مرشد کامل کے ملنے سے بہت خوش ہوا اور حضرت صمد بیت کا شکرانہ بجالایا - مین مرید ہونے کے لئے حضرت کے نزدیک گیا - مگر آپ نے اس سے انکار کیا اور مرید نہ فرمایا اور یہ کہا کہ تیرے پیر مکہ معظمہ مین ہین۔ مین آپ کے اس سخن سے متحیر ہوا - مین اسوقت مکے کا قصد نہ رکھتا تھا کیونکہ مین تیار نہ تھا اور روانگی کے اسباب بھی سر دست دکھائی نہ دیتے تھے - بارے کچھ روز مین نے اس خداوند کی بندگی مین گذارے یہانتک کہ خدا کے کرنے سے مجھے حجاز سفر کا اتفاق ہوا اور میرا مقصود مجھے حاصل ہوا پس مین حاجیون کے ہمراہ روانہ ہوا - مکہ پہونچکر حج ادا کیا اور وہین اپنے پیر کو پایا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا - مین مرید ہوا اور وہان سے واپس ہوکر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا صدق قولہ فیما قال (سچ ہوئی انکی بات جس امر مین کہی تھی) -

واللہ اعلم بالصواب

چوالیسوین حکایت

حضرت مرشد الکریم مخدوم المخادیم بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی نوراللہ مرقدہ سے نقل ہے - یہ حکایت آپنے اپنے حضرت والد سے سنی تھی - آپ فرماتے تھے کہ میرے کار خیر کے لئے حضرت والد مشہر انوار الٰہی مخزن اسرار نامتناہی قطب الباری شمس الدین شیخ محمد المعروف الہٰداد فرحا قدس اللہ سرہ نے مخدوم فیض لزوم گلبرگہ شریف تک رنجہ فرمائے

اور وہان پہونچکر ایک منزل مین نزول کیا بعد حضرت ولی کارساز بندگی مخدوم سید محمد گیسو دراز نور مرقدہ کی زیارت کا قصد آپ نے فرمایا۔ اور حضرت موصوف کی گنبد کی طرف روانہ ہوے۔ اسوقت بہت سے آدمی آپ کے ہمراہ تھے جب گنبد کے دروازے پر پہونچے تو آپ نے ایک قدم مبارک دروازے کے اندر رکھتے ہی فوراً زیارت نہ کرکے پانون باہر کہینچ لیا اور پچھلے پانون واپس ہوئے۔ لوگون نے اس بازگشت کا سبب پوچھا تو آپ نے زبان گوہر فشان سے اسطرح فرمایا کہ جسوقت مین نے اندر قدم رکھا تو دیکھا کہ اوسوقت حضرت کی روح پر فتوح قبر مین حاضر نہ تھی۔ اوس جگہہ سے رب تعالی کی طرف گئی ہوئی تھی بعدہ واپسی کے وقت آپ قدوۃ الصالحین عمدۃ الکاملین مقبول آلہ شاہ یداللہ قدس اللہ سرہ کی گنبد مین گئے۔ اور اسوقت اونکی روح کو قبر مین حاضر پایا۔ آپ اونکی زیارت مین مشغول ہوئے۔ پس شاہ یداللہ کی روح قبر سے ظاہر ہوئی اور آپ پر منکشف ہوتے ہی آپ نے بہی قالب شریف سے اوپر اپنی روح مبارک کا پرتو ڈالا پھر حضرت اونکی ملاقات مین متوجہ ہوئے اور گوشۂ خاطر اونکی طرف رجوع فرمایا اتنے مین آپ یکایک کیا دیکھتے ہین کہ امام العشاق والعرفا حضرت سلطان الاولیا قطب الاقطاب مرجع الاصفیا امام المتصرفین محبوب سبحانی سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کا نور بالیقین قبر سے ظاہر ہوا۔ شاہ یداللہ کا نور اس نور کے شعاع کی پرتو سے نیست ہو کر چلا گیا۔ اور حضرت سلطان الاولیا اوسوقت یہ الفاظ یا بنی الی آ الی۔

(اے میرے بیٹے آ میری طرف) کہتے ہوئے ظاہر اور بجنسہ آپ اپنی صورت میں حاضر ہوئے - پس حضرت والدی بندگی شیخ محمد فرماتے تھے کہ میں ادھر شاہ یداللہ کیطرف ملتفت تھا حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کو دیکھتے ہی ادھر سے پلٹ کر آپ کی طرف متوجہ ہوا اور حضوری کے شرف سے مشرف ہوکر واپس آیا - واللہ اعلم بالصواب -

چھیتالیسویں حکایت

حضرت ولی ذوالاشواق مخدوم شیخ اسحاق قدس سرہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ جب میرے چچیرے بھائی شیخ فتح اللہ بن شیخ احمد بن مخدوم شیخ ابراہیم علیہم الرضوان والغفران بیمار ہوئے تو میرے والد حضرت قطب الباری بندگی شیخ محمد الشریف القادری اپنے بھتیجے کے لیے بہت غمگین ہوئے - کیونکہ آپ اونکو بہت دوست رکھتے تھے - اور آپس میں نہایت الفت تھی - حضرت نے مجھے بلا کر فرمایا کہ انکے لیے مشغول ہوکر دیکھو کہ انکی کیا کیفیت ہے اور کیا ظاہر ہوتا ہے - مجھے یہ کہکر ادہر آپ بھی مکاشفہ میں مشغول ہوئے اور میں اس ذوالمنن کے حسب ارشاد اس حال کے معلوم کرنے میں متوجہ ہوا - میں نے غیب سے آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اور اسم جلال تھا اور پیر کمال کی تسبیح یا ممیت یا ممیت (اے مرنے والے اے مرنے والے) پڑھ رہا تہا - پس یہ کیفیت مشاہدہ کرتے ہی میں اپنے والد کے پاس گیا اور جو کچھ سنا تھا خدمت

مبارک مین عرض کیا۔ مگر حضرت کو اس سکے قبل ہی مکاشفہ ہو چکا تھا آپ نے مجھسے فرمایا کہ مین بھی اسی شغل مین تھا کہ حضرت قطب المعشوقین بندگی حضرت سید محی الدین رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا بجنسہٖ دکھائی دئے اور مجھے اے میرے فرزند کے لفظ سے سرفراز کرکے آپنے مجھے فرمایا یابنیّ اُسکُت (اے میرے بیٹے چپ رہ) مین اب اسی بات کے اندیشہ مین تھا کہ تم آگئے اور جو کچھ تم نے بھی سنا تھا تجھ سے کہا پس اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ یہ یقین ہوتا ہے کہ اب اوسکی زندگی کے دن ختم ہوگئے۔ حضرت خالق الاکوان کا حکم بھی یون ہی تھا۔ آخر انہون نے اُسی مرض مذکور سے وفات پائی۔ اور حق کی رحمت کے ہمسایہ مین پہونچ گئے۔ فقلت یا ابا حق وصدق ۔ {پس مین نے کہا اے باپ (جو فرمایا تھا) حق ہے اور سچ ہے}

واللہ اعلم بالصواب

چہیالیسوین حکایت

قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل بن حضرت ولی الباری ابوالفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ اوسوقت کا خلیفہ اور اوس ملک کا بادشاہ قاسم برید مشایخین زمان سے چندان اعتقاد واعتماد نہ رکھتا تھا۔ اوس نے ایک روز چاہا کہ تمام مشایخون اور درویشون کو جامع مسجد مین جمع کرنے اور اونکے ساتھ نماز جمعہ پڑھے۔ چنانچہ یہ بات ہر ایک کو کہلا بھیجی اور اُسکی اطلاع حضرت

والا کو بہی دی - حضرت نے اوسکی درخواست قبول کی - زاوی حضرت شیخ اسمعیل کہتے تھے کہ قاسم برید کا پیغام پہونچنے سے قبل میرے حضرت والد نے میرے بہائی شیخ بدرالدین کو اپنے نزدیک بلاکر فرمایا کہ مین کل جامع مسجد جاؤنگا جانے کا اسباب مہیا رکھین اور چلنے کو مستعد رہین - مین نے عرض کیا کہ آپ قطب الابرار کبہی حضرت جمعہ کو دوسری جگہہ تشریف نہین لے گئے اور ہمیشہ اپنی ہی مسجد مین نماز جمعہ پڑہی مگر آج کیا باعث ہے کہ حضرت جامع مسجد تشریف لے جانے کا عزم رکھتے ہین - حضرت نے فرمایا کہ ہم بندۂ محکوم ہین - جو اوسکی رضا ہو اوسپر عمل کرتے ہین - ہم اپنا اختیار نہین رکھتے مین نے اوسیوقت دیکھا کہ قاسم برید کے آدمی اطلاع دینے آئے کہ حضرت جامع مسجد تک قدوم فیض لزوم رنجہ فرمائین دیگر تمام مشایخین بہی آنے والے ہین - جب حضرت جامع مسجد پہونچے تو مین نے دیکھا کہ وہان قاسم برید اور تمام مشایخین پہلے سے آئے ہوئے ہین - حضرت نے منبر کے نزدیک اپنا مصلا بچھوا کر تشریف رکھی - بعض مشایخین نے جو اپنے آپکو بڑا سمجھتے تھے اور دعوی بزرگی کا کرتے تھے از روئے تکبر تعصب میرے اوپر قاسم برید سے کہا کہ انکو (یعنے حضرت کو) جناب والا کہین کہ وہ وہان سے اوٹھکر نیچے آ بیٹھین - کیونکہ کسیطرح انہین جائز نہین ہے کہ ہم سے برتر درجہ پر بیٹھین - چونکہ قاسم برید خود بہی بے بصر تہا اور اس صاحب کرامات کے حالات و مقامات سے واقف نہ تھا - آدمی کو کہکے حضرت کے پاس کہلوایا کہ آپ وہان سے اوٹھین اور نیچے آنکر بیٹھین - حضرت والد نے

اوسکے جواب مین اوس آدمی کو کہا کہ اپنے بادشاہ سے کہو کہ مین اللہ تعالی کے حکم سے اس جگہہ بیٹھا ہون تکبر اور غرور کا خیال مجھہ مین نہین ہے اور مین ایسا بھی نہین ہون کہ تیرے کہنے سے اٹھکر نیچے جا بیٹھون پس وہ بھیجا ہوا آدمی واپس گیا اور جو کچھہ سنا تھا عرض کیا - بادشاہ نے پھر کہلا بھیجا کہ بس کوئی بات نہین وہان سے اٹھو - حضرت نے بھی پھر وہی جواب دیا جو آگے فرمایا تھا - تیسری مرتبہ بادشاہ نے غضب مین آکر بلند آواز سے کہا جسکو حضرت نے بھی سنا - پس حضرت بھی جلال مین آئے اور دست مبارک اوسکی طرف بڑھایا - درمیان مین اسکے اور حضرت والا منقبت کے دس بارہ گز کا فاصلہ تھا - آپکا دست مبارک اتنا دراز ہوا کہ اوسکی گردن تک پہونچا - اور پانچون انگشت مبارک کا اثر اوسکے گلے پر ظاہر ہوا - آپ نے قاسم برید کا ایسا گلا گھوٹا کہ وہ مضطرب ہو گیا - پھر تو وہ رہ راست پر آیا اور اپنے کہے سے سخت پشیمان ہوا - توبہ و استغفار کی - اور نہایت معذرت و عجز و انکسار سے میان خدا بخش کو جو حضرت کے خلفاؤن مین سے تھے اور حضرت سے اعتقاد اور نسبت بہت رکھتے تھے عذر خواہی اور شفاعت کے لئے حضرت کی خدمت بابرکت مین بھجوایا کہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (اور کہانے والے غصہ کے اور درگذر کرنے والے لوگون سے) میان خدا بخش مذکور نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر اوسکی شفاعت کی اور اوسکی توبہ اور پشیمانی ظاہر کی - یہان تک کہ حضرت نے اونکی شفاعت قبول کی اوسکے گناہ سے درگذر فرمایا اور خوش ہوئے - اور خندہ پیشانی

ظاہر کرنے لگے جیسا کہ کوئی واقعہ خلاف طبیعت پیش آیا ہی نہیں۔ پھر قاسم بریدخود آکر حضرت کے پائے مبارک پر گرا اور عاجزی وانکسار و عجز بے شمار سے اپنا منہ خاک پر رگڑا۔ حضرت نے اُسکو فرمایا کہ بار دیگر کسی فقیر کے مزاحم نہو اور خود کو اونکے پنجہ میں نہ دے کہ مبادا حالت غضب و جلال میں وہ تجھے اپنی تیر کا نشانہ بنائے جس سے جان کی صعوبت کے ساتھ دینی تکلیف بھی تجھپر عاید ہو۔ اسکے بعد قاسم بریدنے نہایت تائب ہوکر آپکا معتقد ہوا اور بار ہا کہا کرتا تھا کہ ملک دکن میں دو مخدوم ہیں۔ ہر ایک اپنے زمانہ میں ولایت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ یکتا ہیں۔ ایک تو حضرت شیخ محمد قادری ملتانی اور دوسرے حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز قدس سرہ۔ واللہ اعلم بالصواب

بینتالیسوین حکایت

قطب الواصلین پیری مرشدی حضرت جدی بندگی مخدوم شیخ بدالدین نورقدہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ قاسم برید کا بیٹا امیر برید مجھسے نہایت اعتقاد رکھتا تھا اور اسکو مجھسے نہایت محبت وکمال اتحاد تھا۔ جب اُسکا باپ قاسم برید بیمار ہوا۔ تو اُسکے آثار کچھ ٹھیک نظر نہ آتے تھے کیونکہ وہ نہایت سخت مرض میں مبتلا ہوگیا تھا اسوقت امیر برید میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ آپ اپنے حضرت والد بزرگوار صاحب اسرار کی خدمت میں جائیں اور میرے والد کے مرض کی نسبت پوچھیں کہ کیا وہ

اس مرض سے جان بر ہوگا اور صحت کلی حاصل ہوگی یا اسی سے اسکا انتقال ہوگا
مجھے یقین کامل ہے کہ اسکی عقدہ کشائی اور میری طبیعت کی یکسوئی ضرور ہوگی
کیونکہ آپکے حضرت والد اس حضرت عالم غیب دان سے علم رکھتے ہیں اور
اسرار پنہان سے مطلع ہیں حضرت ضرور معلوم کر لینگے کہ اوسکی حالت کیا ہوگی
غرض میں بھی ارادہ کرکے حضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور قاسم برید
کے مرض کا حال عرض کرکے نتیجہ دریافت کیا۔ حضرت والد نے سنکر سر نیچے
جھکایا اور استغراق بہت دیر تک مراقبہ میں سرنگون رہے۔ بعد آپ نے سر
اٹھا کر فرمایا کہ اس مرض سے اسکو کوئی ضرر نہ پہونچیگا۔ اور عرصہ قریب میں
شفائے کامل حاصل ہوگی۔ پس میں یہ سنکر وہان سے واپس ہوا اور
یہ مژدہ جان فزا نہ جو حضرت سے سنا تھا امیر برید سے کہا۔ خدا کی قدرت
ہے کہ اوسی وقت سے قاسم برید کی صحت کے آثار ظاہر ہونے شروع
ہوئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اوسے شفائی کلی حاصل ہوئی جیسا کہ
میرے حضرت والد نے مجھے فرمایا تھا۔

ایک زمانہ طویل کے بعد قاسم برید پھر مرض سے رنجیدہ و ماندہ ہوا۔
اس وقت بھی اوسکا بیٹا امیر برید اوسی تمنا میں میرے پاس آیا اور اس
دفعہ بھی اوسکی بابت حضرت سے استفسار کرنے کی مجھے ترغیب دی۔ میں
حضرت سے پوچھنا اور آپ کو بار بار تکلیف دینا مناسب نہ سمجھتا تھا مگر
امیر برید کے زیادہ گڑگڑانے اور اصرار کرنے سے مجبور ہو کر حضرت قطب
الابرار کی خدمت مبارک میں گیا۔ قدم بوسی سے مشرف ہونے کے بعد مجھا

ادب سے اوسکا حال عرض کرکے نتیجہ کے اظہار کی استدعا کی - اسدفعہ حضرت سنتے ہی غضب مین آگئے اور زبان عتاب سے ساتھہ اس خطاب کے فرمایا کہ کیا تونے مجھے منجم سمجھہ رکھا ہے جو ہربار آکر اسس معاملہ کو مجھسے پوچھتا ہے تجھے ان باتون سے بالکل ناواقفیت ہے جنکو خالق السموات نے پنہان رکھا ہے اور اون کے نہان رکھنے مین اپنی حکمتین بھی پوشیدہ رکھی ہین لہذا ان باتون کو ظاہر کرنا اور اونسے سب کو آگاہ کرنا ہرگز میرے سزاوار نہین ہے - مین نے جسوقت یہ کلمات اوس صاحب حالات کی زبان ورفشان سے سنے تو مجھے یقین ہوا اور مین سمجھہ گیا کہ حضرت اس سے اچھی طرح مطلع ہین - حقیقت حال اور نتیجہ اخیر کی خوب خبر رکھتے ہین - لیکن مجھے کہنا نہین چاہتے - خیر مین اسوقت تو خاموش ہو رہا - دوسری دفعہ خوش وقتی کا موقع دیکھکر وہی بات پہر دریافت کی اور نہایت عجز وانکساری ظاہر کی - پہر تو حضرت نے میرے حال پر مشفقت فرمائی اور زبان مبارک سے فرمایا کہ قاسم برید کا مرض مرض موت ہے اور وہ اوسکے مرنے پر زبان حال سے گواہی دیرہا ہے کہ اوسکی حیات ختم ہوئی ہے اور اوسکے ایام معیشت اختتام کو پہونچ چکے ہین - پس حضرت نے اوسکی نسبت جو کچھہ فرمایا تھا اوس سے مین امیر برید کو آگاہ کیا اور کل حقیقت حال کہہ سنائی - اللہ کا کرنا بھی ایسا ہی ہوا کہ قاسم برید نے اسی مرض مذکور مین موت کا شربت پیا - جامہ کفن پہنا اور اسس جہان فانی سے رخصت ہوا -

راوی مذکور حضرت شیخ بدرالدین فرماتے تھے کہ جب حضرت نے اس اسرار کا مجھپر اظہار فرمایا اور میری دلجوئی کی تو اوسوقت آپ حجرہ مطہرہ سے وضو کیلئے باہر تشریف لائے - آپ کے پیر مبارک میں لکڑی کے کھڑاوین تھے - کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ اوسوقت حضرت کا پیر مبارک بے اختیار پھسلا اور وجود مبارک کو اُس سے صدمہ پہونچا - مجھے آپ نے نزدیک بلا کر فرمایا کہ تیرے لئے کا یہ رنج مجھے بھگتنا پڑا (اور یہ بیتا پڑی) حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس راز کو پوشیدہ رکھا تھا لیکن مین تیری خاطر اسکو ظاہر کیا - اوسی کی نحوست سے مجھپر یہ صدمہ گذرا -

واللہ اعلم بالصواب

اڑتالیسوین حکایت

مین نے یہہ نقل شاہ عالم سے سنی ہے - انہون نے اپنے والد شیخ عبداللہ سے سنی اور شیخ عبداللہ نے اپنے والد بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہ سے سنی تھی وہ کہتے تھے کہ جب قاسم برید کا مرض طول کھینچا اور تمام لوگون کو اوسکی صحت سے ناامیدی ہوئی تو اختیار خان جو امیر برید کا اتالیق تھا اوس سے کہا کہ تیرا باپ انتقال کے قریب پہونچا ہے اور حالت نزع مین ہے وہ اب کوئی گھڑی کا مہمان ہے - اوسکے مرنے کے بعد مجھے یقین ہے کہ تمام اعیان وارکان سلطنت تیرے بڑے بھائی کو اوسکے منصب جلیلہ پر نصب کرینگے - کیونکہ وہ تجھسے بڑا ہے اور جاینز

حق دار بھی سب کی رائے میں وہی ہے۔ ایسی صورت میں انور اوسکی موجودگی میں تیری طرف کوئی بھی التفات نہ کریگا۔ اور جب وہ بادشاہ ہوگا تو اوسوقت تجھکو اوس سے بہت سخت صدمہ اٹھانا پڑیگا۔ بلکہ عجب نہیں جو وہ تجھے جان کی تکلیف دے اور تیری کیسی کچھ حالت ہو۔ پس بہتر و اولی بات یہی ہے کہ تو اب اس شہر سے نکل جا۔ جب تک کہ تیرے باپ کا دم باقی ہے اس مقام سے باہر ہو جا ورنہ اوسوقت جانا بھی ناممکن ہوگا اور فرار ہونے کی کوئی صورت نظر ہی نہ آئیگی۔ چنانچہ امیر برید کو اسکی نصیحت پسند آئی۔ وہاں سے نکل جانے کا ارادہ مصمم کیا اور سفر کا اسباب مہیا کر کے شہر بیدر سے باہر ہو کر روانہ ہوا۔ اوسوقت اوسکا گذر ایک باغ پر کہ اسکو ستی باغ بھی کہتے تھے ہوا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اوسیوقت قطب زمان حضرت والدی متصرف دو جہانی شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ نے بھی باغ مذکور میں سیر و تفریح کے لئے قدوم فیض لزوم رنجہ فرمائے تھے۔ امیر برید نے اس سے اطلاع پائی۔ اور حضرت سے اجازت حاصل کر کے نکل جانا غنیمت جانا۔ اپنے مراودوں کے حاصل ہونے کا سبب معلوم کر کے حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوا اور حقیقت حال عرض کر کے اجازت چاہی اور دامن پڑہ کے فاتحہ کے لئے التماس کی حضرت قطب جلیل ایک طویل عرصہ تک مراقبہ میں سر نگون رہے۔ بعد از سر اٹھا کر چند کھجور جو اوسوقت حضرت کے نزدیک موجود تھے ہاتھ میں لیکر اوسکے دامن میں ڈالے اور زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ تو شہر کو واپس جا

اور اپنی جگہہ پر رہو اللہ تعالی کے حسب الحکم - تواتی الملک من تشاء (دیتا ہے تو ملک جسکو چاہتا ہے) مین نے تجھے برید کا لقب دیا اور اس ملک کی امیری تجھکو بخشی - اور اس کلمہ کا آپنے تین بار اعادہ کیا اور تکرار و تاکید فرمائی - امیر کے حاضرون اور ساتھیون مین سے ہر ایک نے اوس سے یہی کہا کہ جہان پناہ شہر مین واپس تشریف لے چلین اور آپ ہرگز متردد و متفکر ہوون اور کوئی وسوسہ کو دل نازک مین راہ ندین کیونکہ اب سرفرازی ہوچکی یہ امر شدنی ہے - ہر طرح ہوکر رہیگا - پس امیر وہان سے پلٹا اور اپنے مکان کو واپس گیا - جب اختیار خان مذکور نے اوسکو واپس آیا ہوا دیکھا تو اوس سے واپس آنے کا سبب پوچھا اور کیفیت حال دریافت کی - امیر نے کل حقیقت کہہ سنائی اور کہا کہ حضرت کے ارشاد سے واپس آیا ہون - اختیار خان مذکور نے جب یہ ماجرا سنا تو بہت خوش ہوا اور کہا کہ مین ابھی سے تجھے خوشخبری اور مبارکباد دیتا ہون کہ تو بے شک و شبہ بادشاہ ہوگا - اور حضرت نے جو فرمایا ہے وہی ہوکر رہیگا - چند روز کے بعد تمام ارکان دولت نے قاسم برید کے مرض کو جب مرض موت دیکھا تو انہون نے متفق ہوکر مشورت کی کہ اوسکے انتقال کے بعد اوسکا عہدہ کس کے تفویض کیا جاوے - انہون نے بادشاہ کے بڑے لڑکے کو شایستہ روزگار اور اس کام کے لایق نہ دیکھا - ہر ایک نے امیر کے تقرر سے اتفاق کیا اور اوسکی بادشاہی تسلیم کی - اور سب اوس کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے کو راضی ہوگئے - تمام اعیان دولت و ارکان سلطنت نے امیر کو بلوایا اور اوسکو

اس بھید سے آگاہ کر کے تخت شاہی کو اوسکی قدم سے زینت دہ ہونے کی استدعا ظاہر کی ۔ بعد ایسا ہی ہوا کہ قاسم برید اس جہان سے رخصت ہوا اور اپنی جان جان بخش کو سونپی ۔ پس تمام عمائدین سلطنت نے جنہوں نے امیر برید کے ساتھہ اتفاق کیا تھا اوسکو تخت سلطنت پر بٹھایا اور تاج شاہی سر پر رکھا اور تمام خاص و عام نے اوس کی اطاعت فرمان برداری مین اپنی اپنی گردنین جھکائین ۔ پس امیر برید بادشاہ ہوا اور بہید حضرت والد کا قول مبارک تصدیق کو پہونچا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

انچاسوین حکایت

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بدرالدین نور مرقدہ سے نقل ہے ۔ آپ فرماتے تھے کہ اوس وقت کے خلیفہ اور اوس ملک کے بادشاہ امیر برید نے حضرت والدی قطب الباری بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کی ملاقات کا عزم بالجزم کر کے حضور فایض النور کے شرف سے مشرف ہونا غنیمت جانا ۔ امیر برید کے خدمت مبارک مین حاضر ہونے سے قبل امان اللہ جو بادشاہ کے مقربون مین سے تھا اور امیر سے ساتھہ اتحاد و محبت بہت رکھتا تھا میرے پاس آیا ۔ اوسنے امیر کے آنے کی خبر دی اور مجھسے یہ بھی کہا کہ آپ اپنے والد بزرگوار صاحب اسرار سے کہین کہ امیر کے ساتھہ بے نیازی سے گفتگو فرمائین اپنی فوق العادات ظاہر کرین ۔ اور پردہ پوشی و بے پروائی نہ رہین ۔ کیونکہ یہ بادشاہ ہے

بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جس کسیکو بے پروا دیکھتے ہین اوس سے بہتر جانتے ہین
پس مین نے بھی اوسکی بات بہتر جانی اور تحقیق کرکے اوسکا عزم کیا - اسی
نیت سے اپنے حضرت والد کی خدمت مین مین حاضر ہوا - اوسوقت آپ
مسجد مین بیٹھے وضو کر رہے تھے - آپ نے مجھے دیکھکر اپنے نزدیک بلایا
اور اپنے دست مبارک پر پانی ڈالنے کو کہا - مین نے پانی کا ظرف اپنے
ہاتھہ مین لیا اور حسب الارشاد پانی آپ کے دست مبارک پر ڈالنے لگا -
اسی موقع مین میان امان اللہ نے جو کچھہ مجھسے کہا تھا عرض کیا - حضرت
اس بات کے سنتے ہی غضب مین آگئے اور مجھسے فرمایا کہ تیری غرض مجھے
معلوم ہوگی مین تیرا مطلب سمجھہ گیا - تو چاہتا ہے کہ مین اوس سے اس طریق
سے بات کرون کہ وہ میرا معتقد ہوجائے - مین ان باتون کی پروا نہین
کرتا - مین ایسی خواہشون کو اپنے دل مین ہرگز پھٹکنے نہین دیتا - استغفر اللہ
جو کبھی مین نے آج تک ایسا خیال بھی کیا ہو تف ہے ایسے کامون پر - مین
ایسی باتون پر لاحول بھیجتا ہون مین ان کامون کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہون
یہہ تو خوب کہنے آیا ہے - ایسی باتین دور رکھہ - تو مجھسے کیا کہیگا اور تو مجھے
کیا سکھائیگا - مین سب سلوم کئے بیٹھا ہون اس بات کو جان اور آگاہ رہہ
کہ آج تیس برس کا زمانہ گذرا ہے اسوقت سے اب تک میرا یہی حال چلا آیا
ہے کہ مین نے اپنے پروردگار کے حکم کے بغیر کوئی بات زبان سے نہین نکالی
اور کوئی کام اوسکی رضا کے بغیر نہین کیا - جب مین نے آپ کی یہ کیفیت سنی
اور ان اسرار سے اطلاع پائی تو بہت کچھہ توبہ کی اور اپنے برادر میان امان اللہ

مذکور ملامت کی کہ اس نے حضرت کے بلند مرتبہ اور عالی درجہ سے خبر نہ رکھکے
نا حق مجھے اس کام پر بھجوایا - جسکو حق سبحانہ وتعالی سے الہام ہوتا ہو
اوسے کسی کے تعلیم کی کیا حاجت ہے -

بعد حضرت نے وضو ختم کیا اور نماز ظہر جماعت سے پڑہی - ان باتون سے
فراغت پاکے آپ اپنی جگہہ جانماز پر بیٹھے ہی تھے کہ امیر بریدا آپہونچا اور شرف
پابوسی سے مشرف ہوکر اس قطب العظام کے آگے نہایت مودب بیٹھا - حضرت
اوسیطرح بیٹھے رہے جسطرح بیٹھے ہوئے تھے - آپ نے کوئی بات نہ فرمائی -
اور مراقبہ مین سرنگون ہوئے - تمام حاضرین مین حضرت کی نہایت ہیبت وجلال
سے دم مارنے کی مجال نہ تہی بلکہ آنکھین تو ہلانے تک کی قدرت نہ تہی - پس
مین نے جانا اور یقین کیا کہ وہ قدوۃ الابرار اپنے پروردگار کی اجازت کے
انتظار مین ہین - آپ جو کچھہ کہینگے حق سبحانہ وتعالی کی رضا سے کہینگے - آخر
وہ قطب الجلیل نے ایک زمانہ طویل کے بعد سر اٹھاکر زبان دربار گوہر نثار
سے فرمایا - دنیا دار کس گھمنڈ مین ہین - مال ودولت کی محبت مین آخرت
کو کیون بھول بیٹھے ہین - یہہ دنیا کی محبت عقبی مین انکے کس کام آئیگی -
دنیا تو دو روزہ ہے - یہ عالم بے ثبات ہے - آخر سب فنا ہونے والے ہین شعر
کارخانے جتنے ہین دنیا کے سب ہین بے ثبات
آنکھہ سے جو آج دیکھا کل وہ افسانہ ہوا ++

ان دنیا دارون کی عقل پر مجھے سخت تعجب ہوتا ہے - ان کی سمجھہ پر یہ
کیسا پردہ پڑگیا ہے - حق تعالی نے انہین ایک ذرا سی دنیا کیا دی ہے

کرا اوسکو گمنڈ میں ڈالکر اوسکی محبت یاد اوسکی بخشش کو بھول گئے ہیں اور اس عارضی دنیاوی خوشی میں اتراتے اور اوسپر فخر کرتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے اور اسکی خبر نہیں رکھتے کہ حق تعالیٰ جس کو اپنے سے دور کرنا چاہتا ہے اوسکو دنیا میں گرفتار و مبتلا کرتا ہے اور آخرت میں اوسکو بے نصیب و محروم رکھتا ہے جب سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے کوئی وقت نظر رحمت سے اسکو نہیں دیکھا۔ ہمیشہ اسکو اپنا اور اپنے اہل کا مور د غضب کیا۔ اسیطرح آپ نے دنیا دارون کی مذمت بیان فرمائی اور انکی ایسی خبر لی کہ باید و شاید۔ قیامت کے دن ایسے لوگون کا جیسا کچھ انجام ہونے والا ہے اوسکو ایسے موثر الفاظ مین آپ نے عیان کیا کہ بادشاہ امیر بریدا اور اوسکے مقربین اور تمام حضار مجلس وجد مین آگئے اور زار زار رونے لگے۔ حضرت کے خاموش ہوتے ہی خاموشی نے پھر اپنا سکہ جمایا اور سب پر سکوت طاری ہوا۔ کچھ وقت کے بعد امیر نے واپسی کی اجازت چاہی۔ اور اٹھکر حضرت کے پائے مبارک پر اپنا سر رکھا۔ پاؤن کو آنکھون سے ملا اور کف پا کا بوسہ لیا۔ حضرت نے اپنی شہادت کی انگلی اسکی پیٹھ پر ماری اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تو اپنے باپ سے بزرگ ہوگا۔ جب امیر برید نے اوس مجلس شریف سے مراجعت کی تو مجھسے کہا کہ آپ صحیح جانئے اور یقین تصور کیجئے۔ قسم ہے اللہ کے عزت کی مین سچ کہتا ہون کہ جبتک مین حضرت کی خدمت مین بیٹھا رہا۔ مین جانتا ہی نہ تھا۔ کہ مین کون ہون۔ مجھے یہ مطلق خیال ہی نہ تھا کہ مین اس ملک کا امیر

اور اس زمانہ کا بادشاہ ہوں - اور اوس ولی زمان و والی دو جہان کے نزدیک میں نے اپنی قدر رکمینوں سے کمتر پائی - اب میں حضور فایض النور سے علیحدہ ہوا ہوں تو پہر وہی غرور پادشاہی و دنیاداری اپنے میں دیکہہ رہا ہوں - کہ میں امیر ہوں - یہہ سنکر میں نے اوس سے کہا کہ جو بات دل سے نکلتی ہے وہ دل نشین ہوتی ہے اور جو بات ظاہرا کہی جائے اور اوپر دل کے تو وہ موثر نہین ہوتی ہے - واللہ اعلم بالصواب

پچاسہین حکایت

آنحضرت کی نیک بخت خادمہ زینت سے نقل ہے - وہ کہتی تہی کہ خلیفۂ زمان سلطان محمود البہمنی علیہ الرحمہ والغفران کا چاشنی گیر لعمت خان حضرت قطبی بندگی ابوالفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ کا مرید تہا وہ حضرت کے فقر و مشقت کی حالت مشاہدہ کرتا اور اپنی محبت و اعتقاد سے جو خوراک سلطان کے دربار سے اسکو ملتی تہی وہ حضرت کی خدمت میں بہجواتا - اسکا یہ طرز عمل آگے سے ہر روز چلا آتا تہا - لیکن حضرت اوس غذا سے کوئی چیز تناول نہ فرماتے اور آپ نے تمام فرزندوں اور اہلخانہ کو بہی کہانے نہ دیتے بلکہ وہ سب غذا فقیروں میں تقسیم کرا دیا کرتے تہے ایک روز مجہکو اسکا خیال آکر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ غذا حضرت خود تناول نہین فرماتے ہین تو اپنے فرزندوں اور پوتروں کو کیوں نہین کہانے دیتے کہ ان پر فاقہ پر فاقہ گذرتا ہے اور بہوک کے رہتے

ہین۔ ابھی یہ بات میرے دلمین تمام نہ ہوئی تھی کہ مجھے آپ نے نزدیک بلایا اور وہ غذا بھی منگوائی۔ اور ذرا سمین جو چاول پکے ہوئے تھے اسکو آپ نے اپنے دست مبارک مین لیکر نچوڑا۔ مین کیا دیکھتی ہون کہ جسطرح کسی جانور کو ذبح کرنے سے خون بہتا ہے اسیطرح آپ کے نچوڑتے ہی اوسمین سے خون روانہ ہوا۔ مین یہ دیکھکر نہایت درجہ متحیر ومتعجب ہوئی اور قریب تہا کہ مجھے غش آجائے۔ مین نے حضرت سے اسکی حقیقت پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ بادشاہون کے گہر کا کہانا مشکوک ہوتا ہے۔ وہ آدمیون کا خون اپنے پر لیتے ہین۔ مگر وہ اس سے بالکل بےخبر رہتے ہین۔ اس لئے مین یہ نہین چاہتا کہ مین اور میرے فرزند اسکے کہانے سے ماخوذ ہون۔ مگر فقرا کے پریشان حال وشوریدہ دل ایسی غذا کو ہضم کرسکتے ہین اور عارف لوگ جب حلال سے ہی پرہیز کرتے ہین تو وہ حرام کو کب چھوڑتے ہین۔

واللہ اعلم بالصواب

اکاونوین حکایت

حضرت میری مرشدی بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہٗ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ عادل شاہ شہر بیدر مین آیا ہوا تھا۔ اوسکے آنے سے تمام شہر مین فتور برپا ہوا اور فساد عظیم بھڑک اوٹھا ساکنان شہر سے سر چھوٹے بڑے نے شہر کے بڑے حصار مین پناہ لی۔ ہم اپنے عیال و اطفال وہین رکھے۔ حضرت والدہ علیہ الرحمہ نے مجھسے کہا کہ تو اپنے پدر بزرگوار

صاحب اسرار مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے پاس جا اور کہہ کہ سب لوگون کے موافق ہم بہی بڑے حصار مین جا رہین تا ظالمون سے پناہ ملے اور نالایقون کے ہاتھہ سے محفوظ رہین - پس مین حضرت کیخدمت مین گیا اور جو کچہہ حضرت والدہ صاحبہ نے مجہسے کہنے کو فرمایا تہا عرض کیا - حضرت نے اس معروضہ کو سُننے کے بعد کچہہ وقت تک سرنگون ہوکر تامل فرمایا - اور پہر سر اوٹھاکر زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ مین بندۂ امیدوار ہون اور اُسی سے ہر بات کی امید رکھتا ہون اور اوسی ذوالجلال قادر پر کمال کی عالی بارگاہ مین التجا کرتا ہون - وہی سب کا حافظ و نگہبان ہے - وہ رب العزت وہ غفور الرحیم قیامت کے دن گنہگارون کے احوال کا رسوائی گاہ ہے مجہکو میرے اہل و اطفال کو اور ان لوگون کو جو مجہسے منسوب ہین ہرگز رسوا نہ کریگا اور سبکو اپنی اپنی عصمت پر قائم رکہیگا - پس اس جہان مین جو مقام قیامت نہین ہے کیون وہ ہمین فضیحت کرنے چلا - تو اپنی والدہ سے کہہ کہ وہ خاطر جمع رکھین اور اپنی جگہہ ہی پر رہین انکو کسی قسم کا خوف ہرگز نہ کرنا چاہیئے - انکا کوئی مزاحم نہ ہوگا - کسیصورت سے انہین کوئی ضرر نہ پہونچیگا - پس ہم یون ہی اپنے مکان مین رہے - بیگانے لشکر سے کوئی متنفس ہمارے گہر کے گرد نہ پہٹکا - بلکہ اس کی طرف رخ تک نہ کرسکا -

واللہ اعلم بالصواب

چالیسوین حکایت

مولانا داؤد سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ مین ایک روز مجلس مین
میر عبد الاول کی جو ایک دانشمند زمانہ و علامہ یگانہ تھے حاضر تھا - اِن کے پاس
کثیر لوگ جمع ہوا کرتے تھے - اور مین بھی ہمیشہ انکی خدمت مین آتا جاتا تھا -
وہ عالم متبحر تھے ہر علم سے واقفیت تامہ رکھتے تھے اور ہر ایک علم سے بحث کیا کرتے تھے - غرض
انھون نے اُسوقت مجھسے کہا کہ میری تمام عمر مین مجھسے صرف پانچ مسائل حل نہو سکے انکا حل کرنا
مجھپر مشکل رہا - اب تک مین نے بہت سر مارا - اپنی عمر اونکے حل کرنے مین
صرف کردی اور اس مشکل کو دانشمندان و علماے دہلی و گجرات و دکن سے
دریافت کیا لیکن کسی نے بھی جواب باصواب نہ دیا اور گرہ اس مشکل کی
نہ کھولی - مجھے اب اِنکے حل کرنے والے کے ملنے کی مطلق امید نہین ہے
اور اس زمانہ موجودہ مین میری نظر مین کوئی ایسا نہین ہے - کہ ان مسائل
کو حل کرے - اور اس مشکل کا زنگ میرے آئینہ دل سے دور کرے -
چونکہ مین حضرت قطب الصمدانی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس
اللہ سرہ سے اعتقاد کلی رکھتا تھا کہا اے حضرت امیر اگر مین ان مسائل کو
حل کرا کے لادون اور اس مشکل کی عقدہ کشائی کرا کے پیش کرون تو آپ
مجھے کیا انعام دینگے اور اُسکے صلہ مین مجھے کیا عطا فرمائینگے - کہا کہ اُن مسائل
پنجگانہ سے ہر ایک کے حل کے لئے تجھے ایک دینار زر دونگا - بلکہ یہ ہی
نہین تیرا بہت ہی بہت احسان مانونگا - پس انھون نے وہ پانچون مسائل
لکھکر مجھے دئے - مین انکو لئے ہوئے حضرت قطب یگانہ کی خدمت مین
حاضر ہوا - اوسوقت حضرت کو مسجد مین بیٹھے ہوئے پایا - گفتگو ہی گفتگو مین

مین نے وہ تمام حال عرض کرکے مسائل مذکور دست مبارک مین دیئے - آپ نے اوسی وقت
بلا تامل و تفکر پانچون مسائل حل کرکے انکے جوابات لکھکر مجھے دئے -
مین وہ جوابات لئے ہوئے امیر عبد الاول کے پاس آیا - اور جو کچھ حضرت
نے لکھا تھا خود معلوم کرکے اونکو دیا - وہ اُن حل کردہ جوابات کو دیکھکر بہت خوشدل
ہوئے - اور جو جو مجھے دینے کو قبول کیا تھا وہ عنایت فرمایا - بعدہ وہ خود حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اوس صاحب حالات و کشف و کرامات کی
شرف ملاقات سے مشرف ہوکر اُنہون نے پوچھا کہ اے حضرت یہ جوابات
جو آپ نے تحریر فرمائے ہین کہان سے ملاحظہ کرکے لکھے ہین؟ آپ نے
کونسی کتاب کی نقل دیکھی ہے؟ اُن کو کہان سے ڈھونڈ نکالا ہے؟
ان کے لئے کوئی سند بتلانی چاہیئے تا انکو لوگ قبول کرین - حضرت نے
فرمایا کہ فلان کتاب کے حاشیہ پر وہ بات لکھی ہوئی ہے - چنانچہ اوسی وقت
کتاب مذکور منگوائی گئی - ورق الٹ کر وہ حاشیہ دیکھا تو وہان خط خوب
سے وہی تقریر جو حضرت نے تحریر فرمائی تھی لکھی دیکھی - اور کمال
یہ کہ اس تحریر اور اوس تحریر مین سر مو فرق نہ تھا اصل تحریر کتاب سے
کوئی بات کم یا کوئی بات زیادہ نہ تھی بلکہ بعینہ وہی تحریر تھی - میر
عبد الاول یہ بات دیکھکر نہایت متحیر ہوئے - اور فرمایا کہ مین نے بارہا
اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے لیکن کسی وقت وہ لکھا ہوا میری نظر نہ پڑا
پس سب نے اس کو اوس پیشوائے دین کی کرامت سمجھی - اور متفق
اللفظ ہوکر کہا کہ حضرت نے اپنی ولایت کی قوت سے اون مسائل کو حل

فرمایا اور اپنی صفائی باطن سے اس مشکل کا انکشاف کیا ۔ پس سید عبید اللہ ولی نے حضرت کی ولایت اور قطبیت کا اقرار کیا اور بہت معتقد ہوئے اور اسوقت سے حضرت کی خدمت مین آنا جانا شروع کیا واللہ اعلم بالصواب

تیرہوین حکایت

بحر العلوم بزرگی مخدوم شیخ مدار الدین قدس اللہ سرہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ عماد شاہ بادشاہ اور اوسکے بھائی نظام شاہ بادشاہ احمد نگر کے درمیان جنگ و جدل کی ٹھہری ۔ جب دونو بھائی بر سرپیکار آمادہ ہوئے ۔ تو اوسوقت عماد شاہ مذکور نے حضرت والدی قطب الباری مخدوم شیخ محمد قادری قدس سرہ کے قدوم فیض لزوم کی آرزو کرکے آپ کی خدمت مبارک مین ایک خط بھجوایا اوسمین بہت ہی عجز و انکسار کے بعد اپنا شوق دیدار ظاہر کیا میرے حضرت والد قدس سرہ نے اوسکی یہ استدعا قبول نہ کی لیکن مجھے اور میرے بھائی مخدوم جی قدس سرہ کو اجازت دی کہ تم دونون جاؤ اور اوس سے ملاقات کر آؤ ہم نے کہا کہ ہم بندہ محکوم ہین ہمین جانے مین ہرگز عذر نہین ۔ حضرت ہمین جو ارشاد فرمائین ۔ ہم بجان و دل وبسر و چشم بجا لانے کو حاضر ہین ۔ لیکن عرض یہ ہے کہ یہ عماد شاہ آدمی بزدل ہے ۔ اسکی طبیعت عاجز ہے جب جنگ کرتا ہے ہر بار شکست کھاتا ہے ۔ یہ دو کھیلو ہی شکست منظور نہ ہوا ۔ اب پھر وہ مقابلہ پر آمادہ ہوا ہے ۔ اگر وہ شکست کھائیگا تو ہماری کوئی قدر نہ رہیگی اوسوقت ہمارا کیا حال ہوگا ۔ یہ سنکر

سنکر حضرت والد نے زبان مبارک سے فرمایا بھلا کوئی اپنے بچوں کی برائی بھی چاہتا ہے۔ انشاء اللہ تعالی تمہارا قدم اوسکو مبارک ہوگا۔ پس اس شمس قطب الانام کے اس کلام سے معلوم ومفہوم ہوا کہ درحقیقت اسکی فتح ہونے والی ہے۔ ہم دونوں بھائی ادہر روانہ ہوئے اور جب عماد شاہ کے پاس پہونچے تو اوس سے کہا کہ ہم تمہارے لئے فتح کی خوشخبری لائے ہیں اور جو رخصت کے وقت ہمارے اور حضرت والد کے درمیان ماجرا گذرا تھا وہ بھی ہم نے بیان کیا۔ وہ اس بشارت کے سنتے ہی شامل ہوکر میدان کارزار میں گیا۔ چنانچہ جیسا کہ حضرت والد نے فرمایا تھا ویسا ہی وہاں سے مظفر ومنصور ہوکر واپس آیا۔ اور ہمیں بہت سا انعام واکرام دیا اور بڑی معذرت کرکے نہایت قدر ومنزلت سے واپس کیا۔

واللہ اعلم بالصواب

چودہویں حکایت

علی خان اور قوام الملک سے نقل ہے۔ یہ ہر دو آپس میں بھائی اور بادشاہ شہر بیدر کے وزیر تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم دونوں بھائیوں کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ہم اتفاق کرکے حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ اور فرزند کے متعلق اپنی آرزو عرض کی۔ حضرت یہ سنکر کچھ وقت تک مراقبہ میں بسر نگون رہے۔ بعدہ سر اٹھا کر قوام الملک کی طرف

بنظر کی اور اوسکو لڑکے کی خوشخبری دی - پھر آپ نے علی خان کیطرف ملتفت ہوکر اوسکو دختر حاصل ہونے کی بشارت دی - ہم دونوں بھائی وہاں سے واپس ہوکر گھر آئے - اوسی سال حضرت ذوالجلال قادر پر کمال نے اپنی قدرت کاملہ سے ہم دونوں کو اولاد بخشی جسطرح حضرت نے فرمایا تھا لڑکا اور لڑکی پیدا ہوے اور ہم دونوں پر آپکا قول مبارک راست آیا اور تصدیق کو پہونچا واللہ اعلم بالصواب -

پچپنویں حکایت

راویان صادق اور ناقلان واثق سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت غوث الانام ہادی الخاص والعام ولی اللہ الباری بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ اپنی جانماز پر بیٹھے ہوے تھے - اور ہم تمام آپکی خدمت فیضد رجت مین حاضر تھے - اوسوقت آپ یکایک اپنی جگہہ سے غایب ہوکر ہماری نظر سے پوشیدہ ہوگئے - ہم سب یہ نظارہ دیکھکر سخت متعجب و متحیر ہوئے - تھوڑی دیر کے بعد ہمنے دیکھا کہ آپ پھر اسیطرح ظاہر ہوئے جسطرح پہلے اپنی جگہہ پر بیٹھے ہوے تھے مگر آپکی دونوں آستین مبارک بھیگی ہوئی تھین ہم آپکی غایت ہیبت وخوف سے غائب ہونے کا سبب آپ سے پوچھہ نسکے - لیکن وہ دن اور اس مہینہ کی تاریخ لکھہ رکھی - اس واقعہ کو ایک مدت بعید اور زمانہ بعید گذر گیا - ایک روز حضرت کے مریدون مین سے

ایک مرید آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد جو نذرانہ لئے آیا تھا خدمت اقدس مین پیش کیا - اور نہایت ادب سے دست بستہ کہڑا رہا - ہم سب نے اوسے گھیر لیا اور اوس سے ماجرا پوچھا - اور نذر لانے کا سبب دریافت کیا - اوس نے کہا کہ مین ایک کاروان کے ساتھہ کشتی مین بیٹھا تھا اور حج کے لئے مکہ معظمہ جا رہا تھا - فلان روز و فلان تاریخ (وہی روز وہی تاریخ جو ہم نے اوس روز لکھہ رکھی تھی) دفعتہً باد مخالف کا زور ہوگیا - اور کشتی بہت زور زور سے جھونکے کہانے لگی - تلاطم امواج لحظہ بلحظہ بڑہتا جاتا تھا - اور طوفان کا زور برابر بڑھتا گیا - یہان تک کہ چند لحظون کے اندر ہی یہ عالم ہوگیا کہ کشتی ڈوبنے کے قریب ہوگئی اور جان کے لینے کے دینے پڑ گئے - اوسوقت آدمیون کی آہ و فغان اور نالہ و فریاد کی انتہا نہ تھی - اسی اثناء مین موجون کے تھپیڑے اس زور سے پڑنے لگے کہ کشتی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تمام آدمی غرق ہوکر ہلاک ہوگئے - مین بھی دریا مین گرا اور ہلاکت کے قریب پھونچا تہا کہ مجھے اس تضرع اور اضطرار کی حالت مین میرے شیخ یاد آئے - مین نے اوسوقت حضرت سے استعانت چاہی اور آپکا نام مبارک پکارا اور یہ مقدار جو آپکے مین نے لائی ہے اوسوقت نذر مانی - اوسیوقت مین نے دیکھا کہ حضرت بجنسہ اپنی صورت و وضع مین سر بسر مرقع حاضر ہوئے اور مجھکو دست مبارک سے پکڑکر دریا سے کنارہ پر لائے اور خود میری نظروں سے غائب ہوگئے - واللہ اگر اوسوقت میرے قطب نہ آتے تو

مین ہلاک ہوجاتا - جب ہم نے اوسکا یہہ واقعہ سُنا تو اوس روز کی حالت پائی اور تحقیق جانا کہ حضرت اوسکی استغاثت کو گئے تھے آپ نے اوسکی فریاد رسی کی اور ہلاکت سے جان بچائی واللہ اعلم بالصواب بیت

اے قادری عجب مکن از ما بنظر ٭ فعلے عجیب از دے نماید ترا اگر

چھتیسوین حکایت

بحرالعلوم حضرت جدی مخدوم شیخ بدرالدین نور مرقدہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک دن ایام بارش مین اس قطب زمان پیری مرشدی حضرت والدی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے تشریف رکھنے کی جگہہ کے ٹھیک مقابل اوپر مسجد کی چھت ترک گئی تھی - چنانچہ اس راہ سے پانی ٹپکتا تھا اور بارش ہوتے وقت کوئی اوسکے نیچے کہڑا نہ رہ سکتا تھا - میرے حضرت والد نماز جمعہ کے لیئے مسجد مین آئے اور اپنی جگہہ پر تشریف رکھے - اوسوقت بارش نہ تھی - دفعتہً ابر اُٹھکر آسمان پر محیط ہوگیا اور بادل تہہ بہ تہہ ہوکر ہر طرف سے اُمنڈ آئے - بارش اس زور سے ہونے لگی کہ گویا آسمان سے بجائے قطرات باران کے پانی کی چادرین بہنے لگین - میرے دلمین حضرت پر پانی ٹپکنے کا خیال پیدا ہوا اور اس سے مجھی تفکر و تردد ہونے لگا مگر اوسوقت مین نے عجیب بات دیکھی کہ جب تک حضرت قطب زمان اس جگہہ بیٹھے رہے ایک قطرہ بھی دہان سے نہ ٹپکا - اگرچہ بارش اوسوقت نہایت شدت سے

ہور ہی تھی - جب آپ نماز سے فارغ ہوکر اوس جگہہ سے اُٹھے تو بارش کا پانی مانند پرنالے کے اوس جگہہ سے بہنے لگا - جیسا کہ موسم بارش مین ہر وقت بہا کرتا تھا - واللہ اعلم بالصواب

ستانونوین حکایت

حضرت شیخ بدرالدین مذکور سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ ایام لڑکپن مین ایک روز انتہا کے محتاجی سے ہم تمام پر تین فاقے گذر گئے - کہین سے طعام کی بو تک ہمارے دماغ مین نہ پہونچی - اور چوتھے روز بہی ظاہرا کسی چیز کے ملنے کی امید نظر نہ آتی تھی - بہوک کی شدت سے سخت مجبور ہوکر مین نے حضرت والدی قطب الاولیاے العظام مرجع الاتقیاء والکرام المتجلی بتجلیات الفافی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کی طرف رجوع کی - جب مین خدمت مبارک مین حاضر ہوا تو آپ کو اپنے حجرہ مطہرہ مین قیلولہ کے لیے تکیہ کئے ہوے پایا مین نے آپکے پاے مبارک دبانے شروع کئے مین نے حضرت کو خوش دیکھکر اور وہ وقت مناسب سمجھکر اوس حالت مین شکایت کی اور اپنی بہوک کی تکلیفین بیان کین اور عرض کیا یا سیدی کیا سبب ہے کہ حضرت قدوۃ الابرار نے اسقدر فقر اختیار فرمایا ہے - اور دنیا کو اسقدر پہٹکار رکھا ہے کہ پاس آنے نہین دیتے اور نہ کچہہ قبول کرتے - تاہم پر تو نظر کیجئے کہ ہم کیسے بہوکے ہین - کیسے تاب ہوکر کسقدر مصیبت جہیل رہے ہین - ہماری حالت زار قابل رحم ہو رہی ہے - لِلّٰہ کرم فرمائیے

یہ سننے کے بعد مجھسے آپ نے پوچھا کیا تو نہیں جانتا ہے کیا تجھے شیخ فرید شکر گنج کے حال سے آپ تک آگاہی نہیں ہے کہ وہ کیسے مرد بزرگ تھے انھوں نے کیسی کیسی مشقتیں اٹھائی ہیں - کیا کچھ مصیبت جھیلی ہیں - کہتے ہیں کہ آپ برسوں پا پیادہ سفر کرتے رہے - اور بدتوں بھوکے رہے - تشنگی کی حالت میں مسافرت کی - اور نوان تین ہی روز میں چلا آتا ہے اور اس کی تاب نہ لا کر میرے پاس شکایت لائی ہے - یہ بڑی شرم کی بات ہے - چونکہ بھوک کی آگ مجھہ میں حد سے زیادہ بھڑک رہی تھی میری زبان سے یہ نکلا کہ وہ شیخ فرید تھے جو انہوں نے اتنی مشقتیں کیں اور صعوبتیں جھیلیں - ان کے مقابل میں ہم کون ہیں کہ ہم اون کے ساتھ مقاومت اور برابری کریں اور اونکے موافق رہیں - جب آپ نے میرا یہ کلام سنا تو مجھے اپنا پاس لے کر مبارک ہاتھ مارا اور زبان در بار گوہر نثار سے فرمایا کہ جان اور آگاہ ہو کہ اگر وہ شیخ فرید تھے تو تیرا فرید میں ہوں یہ جہان پردہ پوش ہے - جب پردۂ عالم اٹھا دیا جائیگا اور جو حق ہے وہ عیاں ہوگا - اوسوقت معلوم و مفہوم ہوگا کہ تیرا مقام کہاں ہے اور اللہ تعالی کے پاس بزرگی و برتری کسکو حاصل ہے - جب میں نے اس قطب الانام سے یہ کلام سنا تو توبہ کی اور سخت نادم ہوا - اور حضرت کی فضیلت و بزرگی یقینی طور پر معلوم کی -

دوسری نقل

حضرت راوی مذکور فرماتے تھے کہ میں نے حضرت والدی قدس سرہ سے سنا اور یا درکھا ہے - آپ فرمایا کرتے تھے کہ خالق ذوالمنن نے رفعت اکو دکن

میرے حوالے کیا ہے اسکا تصرف میرے ہاتھ مین رہا ہے اور بقیہ نصف کے لیے بھی مجھے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے - واللہ اعلم بالصواب

اٹھانونوین حکایت

راویان مذکور اور ناقلان مسطور سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ مرشد الکریم مخدوم المخادیم ولی کارساز بندگی مخدوم حضرت سید محمد گیسو دراز الحسنی الحسینی قدس اللہ سرہٗ نے اپنے حکایات کی کتاب مین چند کلمات مشتمل اوپر ان ولایت کے حالات کے جو حالت وجد مین واقع ہوئے اور عالم وحدت سے نشے کے غلبہ مین جو کرامات آپ سے ظاہر ہوئے بیان فرمایا ہے - ظاہرا یہ حالات شرع شریف کے موافق نہین ہین اور مذہب کے خلاف معلوم ہوتے ہین - چنانچہ اسی وجہہ سے شیخ جبا خان نے جو بہت علم رکھتا تھا ان حالات کے صحیح تسلیم کرنے مین انکار کیا - اور وہ واقعہ اسکا حضرت سید ابوالحسن کے ساتھہ جو حضرت مخدوم موصوف کے اولاد سے تھے بہانہ سے پیش آیا - اسنے آپ سے کہا کہ آپ کے حضرت داداجان یہ باتین فرما گئے ہین - اور آپ اون حضرت کے پوترے ہین - اگر آپ ان باتون کو جانتے ہین تو انکو شرع شریف کے حکم کے مطابق عیان کرین اور مجھے متنبہ فرمادین - ورنہ معترض ہوکر کفر کا اطلاق کرین - چونکہ سید ابوالحسن مذکور اپنے داداجان کے حالات و مقامات کے وارث نہ تھے - جواب سے عاجز ہوکر متحیر و متفکر ہوئے آپ نے اوسی شب اپنے جد بزرگوار مخدوم سید محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ کو خواب مین دیکھا - آپ نے ان کو فرمایا اے فرزند ارجمند جان اور آگاہ رہو کہ اس

زمانہ مین ایسا کوئی نہین ہے جو میرے کلام کو بیان کرے اور اوسکی رمز و معانی کو عیان کرے مگر میرے بھائی شیخ محمد جو ولی روزگار اور عالم اس اسرار کے ہین اس سے خوب واقفیت رکھتے ہین - اور کامل طور پر آگاہ ہین کیونکہ ہین اور آپ ایک ہی میدان کے آدمی ہین اور ایک دوسرے سے پہچانت تمام رکھتے ہین - تو میری کتاب کو اوس قطب زمانہ کے پاس بھیج - وہ مجھسے اسکے مطالب احسن طور پر بیان کرینگے اور شرع شریف کے موافق عیان فرمائینگے - جب سید ابوالحسن خواب سے بیدار ہوئے تو آپنے خواب کی کیفیت لکھکر مع کتاب حضرت قطب الاقطاب مظہر اسرار ربانی مصدر انوار سبحانی ابی الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہٗ کی خدمت مین بھیجی - حضرت نے اس کتاب کی شروع سے آخر تک شرع شریف کے موافق شرح لکھی - اور مسکے - رموز نہانی کے حل اور مطالب و معانی کی شرح سے شیخ عیانان کو آگاہ کرکے اوس کے کل اعتراضون کے جوابات آپ نے نہایت عمدگی سے مشرع شریف کے مطابق ادا فرمائے - اور ان باتونکو اچھی طرح اسکی خاطرنشان کرکے تنبیہ و تحقیق فرمائی

واللہ اعلم بالصواب

اٹھوین حکایت

قدوۃ الابرار شیخ سالار سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ ایک شخص سلیمان ڈھونڈی نامی تھا - اوسکی عورت پر ایک سرکش جن مائل ہوا

وہ اون دونون زن و مرد کے درمیان حائل ہوکر عورت سے بدفعلی کیا کرتا
تھا - بیچارہ شوہر اوسکی اس زبردستی اور سرکشی سے مجبور ہوکر آہ و فغان
نالہ و فریاد کرنے لگا - جس بزرگ کی نسبت سنتا کہ وہ صاحب حالت جمعیت حقیقت
ہے وہ اوسکے پاس جاتا اور نہایت اضطرار و عجز و زاری سے اپنی
و مصیبت کہہ سناتا - مگر کوئی اوسکی فریاد کو نہ پہونچا - یہان تک کہ اوسنے
سب کو دیکھ لیا کہ کسی مین بہی اتنی قدرت نہین ہے کہ اوسکی پریشانی کو او
سے دور کرے - تو وہ آخر الامر حضرت قطب الجن و الانس ولی الباری
شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کی خدمت شریفہ مین حاضر ہوا
آپ سے اپنی عجز و بیچارگی کی داستان اور پریشانی کی حقیقت و کیفیت نہایت
دردناک الفاظ مین کہہ سنائی - اور نہایت گڑگڑا کر آپ سے التجا کی
کہ اوسکے حال زار پر نظر ترحم و کرم فرماکر اوسکی فریاد کو پہونچین -
حضرت شیخ نے مجھکو اپنے نزدیک بلاکر چند اسماء بتائے اور فرمایا تو شہر کے
باہر جنگل مین جا - وہان ایک دائرہ کہینچ اور اوس دائرہ مین بیٹھکر جس
طریق پر مین نے تجھے تعلیم دی ہے اوسی طریق سے اسماء مذکور پڑھ ٥
اوسوقت جنون کی صفین تیرے سامنے سے گذرینگی - تو انکی مختلف اور
مہیب صورتین دیکھکر نہ ڈر - اس وقت کسی قسم کا خوف و خطر دل مین
نہ آنے دے - جب انکا بادشاہ تیرے نزدیک آئے اور تجھسے سبب آنے کا
دریافت کرے تو تو اوسکے سامنے میرا نام لے اور کہہ کہ مین نے تجھے اسکے
پاس بہیجا ہے اور اوس جن کو جو فلان عورت پر فریفتہ ہے حاضر کرنیکو

کہا ہے۔

پس مین جنگل کیطرف روانہ ہوا اور حضرت نے جسطرح ارشاد فرمایا تھا اوسیطرح
ایک دائرہ کہینچا اور اسکے بیچ مین بیٹھکر اسمار پڑہنے مین مشغول ہوا مختلف
اشکال اور عجیب وضع کے جنون کی صفین میرے سامنے ظاہر ہوئین ۔ چنانچہ
انکی ہیبت مجہپر اسقدر غالب ہوئی کہ مجہہ مین اونکے مشاہدہ کی بالکل تاب نہ رہی
اور اس خوف سے قریب تہا کہ مجہے غش آجائے ۔ اوسیوقت مین نے اپنے حضرت
سرور دوجہان کی آواز مبارک سنی آپنے پہلے ندا کی اور پھر اپنا دست تقویت
میری پیٹہہ پر پہیر کر مجہسے فرمایا لاتخف انی معک (مت ڈر مین تیرے ساتہہ
ہون) جسوقت مین نے آواز اس قطب بندہ نواز کی سنی تو اپنے مین قوت
بے انتہا پائی ۔ اور یقین جانا کہ حضرت مجہسے ہر دم مطلع ہین اور ہمراہی تمام
رکھتے ہین بس مین دلیر ہوکر اسمار کے پڑہنے مین مشغول ہوا ۔ جب
جنون کی صفین گذر چکین تو اونکا بادشاہ نمودار ہوا ۔ وہ دائرہ کے پاس آکر
گہوڑے سے اُترا اور زمین خدمت کو بعجز تمام بوسہ دیکر مستفسر ہوا کہ مجہے
کس لئے طلب کیا ہے اور تو کیا مراد رکہتا ہے ؟ مین نے کل واقعہ سنایا
اور حضرت شیخ کی رسالت کا پیام پہونچایا ۔ اوس نے نہایت تعظیم و تکریم سے
آپکے نام مبارک کی سماعت کی اور طاعتًا آپ کے ارشاد مبارک کی اجابت
مین سر تسلیم خم کیا ۔ اُسیوقت خاص خاص جنون کو طلب کرکے حکم دیا کہ فی الفور
اُس سرکش جنکو حاضر کرین ۔ حکم کی دیر تہی کہ وہ حاضر کیا گیا ۔ بادشاہ اسکو
میرے سپرد کرکے روانہ ہوا ۔ مین نے اُس سرکش کو اسمار اللہ تعالیٰ کی

قوت سے ایک شیشہ مین آتا۔ کر اسپر مضبوط مہر لگا دی۔ پھر اوس شیشہ کو زمین مین دفن کر دیا۔ وہان سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر کل ماجرا عرض کیا۔ اس دن سے سلیمان ڈہونڈی کی منکوحہ نے اوس سرکش جن کے ظلم وستم سے رہائی پائی۔ واللہ اعلم بالصواب

ساٹہوین حکایت

ایک طبیب سے نقل ہے۔ وہ ایک فقیر آدمی تہا اور ہمیشہ مسکین حال وپریشان دل رہتا تہا۔ وہ اپنی اور اپنے اہل واطفال کی فکر معیشت مین ہر روز حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی مخدوم شیخ محمد الحسینی القادری قدس اللہ سرہٗ کی خدمت مین حاضر ہوتا اور خاص وعام کو نفع پہونچانے واسلے حضرت اسکو انعام کے طور پر کچہہ دیدیا کرتے تہے وہ کہتا تہا کہ ایک روز بال بچون کے اخراجات معاش کے لئے کوئی چیز میرے گہر مین نہ تہی۔ مین ہر روز کی عادت کے موافق اس قطب الاوتاد کی خدمت اقدس مین گیا جب آپ کے دولت خانہ مین پہونچا تو دیکہا کہ آپ حجرۂ مطہرہ مین آرام کر رہے ہین۔ آپ کی ملاقات میسر نہ ہونے سے مین مایوس ہوا اور پلٹ کر واپس جانا چاہا۔ اتفاقاً گہر کے صحن مین ایک چاندی کا تار پڑا دیکہا۔ اوسوقت وہان کوئی موجود نہ تہا اسلئے اسکو اوٹہا لیگیا۔ اور اس روز کی خوراک اوس سے مہیا کی۔ دوسرے روز اس حضرت قدوۂ اہل صفا کی خدمت مین حاضر ہوا

اور کہا اے میرے صاحب کل فدوی درِ دولت پر حاضر ہوا تھا۔ کوئی چیز نہ پانے سے بے نیل مرام واپس گیا۔ جب حضرت نے یہ سُنا تو تبسم کرتے ہوئے میری طرف دیکھکر فرمایا تو کیوں جھوٹ کہہ رہا ہے۔ لیکن بہی منکر ہوتا ہے پہر آپ نے اوس تار نقروی سے جو مجھے حجرہ کے صحن میں ملا تھا آگاہ فرمایا میں اسبات سے سخت متحیر و متعجب ہوا کیونکہ میں سمجھے ہوئے تھا کہ میرے اس معاملہ سے سوائے خالق غیب دان کے کوئی واقف نہ ہوگا۔ میں نے اوسیوقت حضرت کی ولایت کا اقرار کرکے توبہ کی اور اپنے فعل سے نادم ہوا۔

واللہ اعلم بالصواب

اکسٹھویں حکایت

صادقوں اور صالحوں کے پیشوا شیخ محمد قادری ستنوری سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مجھکو ایام صغیر سنی میں جبکہ میری عمر بارہ برس کی تہی حضرت قطب الواصلین رئیس العارفین غوث الصمد بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ سے مرید ہونے کی حد سے بڑھکر ہوس ہوئی اور آپکی طرف سے میرے دل میں بہت اعتقاد پیدا ہوا۔ اور روز بروز یہ ہوس بڑہتی جاتی تھی۔ پس میں نے اپنے والد کو اس حال سے خبر کی اور حضرت سے اپنا اشتیاق ارادت ظاہر کیا۔ اور بہت عجز و زاری کی کہ مجھے حضرت کے پاس لیجاکر آپ کی قدم بوسی سے مشرف کرائیں۔ چنانچہ چلنے پر آمادہ ہوکر میں نے تین روز تک کہانا نہ کہایا۔ جب والد نے میری کوشش

بلیغ دیکھی تو اسباب سفر کا تیار کیا اور مجھے ہمراہ لیکر اپنے قریہ سے حضرت کے شہر کیطرف روان ہوئے - جب ہم حضرت کیخدمت مین پہونچے تو انکی قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوئے - مین نے اپنی غرض جو مدت سے دل مین رکھتا تھا کی تھی آپ سے عرض کی - آپ نے میرے حال پر کرم فرمایا اور اپنا دست مبارک دیکر مجھے مرید فرمایا اور زمرہ حضرت قادریہ مین شامل کیا - پس مین اوسیوقت سے حضرت کیخدمت مین ملازم ہوا - میرا قاعدہ تھا کہ جب حضرت قطب الہی مسجد مین جلوس فرماتے تو آپکی نعلین مبارک بغل مین رکھکے ہاتھ باندھکے کھڑا ہو جایا کرتا - اسی طریق پر مین اپنی عمر گذارتا تھا - ان ہی ایام مین مجھے آنکھون کا مرض ہو گیا - چنانچہ اس سے میری پلکین جھڑ گئین - اور آنکھین نہایت سرخ ہو گئین - میرے والد نے میری یہ حالت دیکھکر حضرت سے عرض کیا اور اس عارضہ سے میرے شفا پانے کی استدعا ظاہر کی - حضرت قطبی قدس اللہ سرہٗ ہر روز دو وقت اپنا لعاب مبارک میری آنکھون مین لگاتے تھے آپ نے یہ عمل گیارہ روز تک جاری رکھنے کا ارادہ فرمایا تھا - اور ہر روز مجھے ایک کھجور عطا فرماتے تھے - مین اُسے کھا لیتا تھا - ابھی یہ عمل کرتے ہوئے گیارہ روز ختم نہ ہوئے تھے کہ میری آنکھونکا عارضہ بالکل دفع ہو گیا اور اچھی طرح بلکہ کامل طور پر صفائی و صحت حاصل ہوئی اب میری عمر سو سال کے قریب پہونچی ہے اسوقت سے آجتک کوئی عارضہ میری آنکھون مین نہ ہوا اور حضرت کے لعاب مبارک کی برکت سے کسی نوع کا تغیر تک نہ پیدا ہوا واللہ اعلم بالصواب -

باسٹھویں حکایت

مقتداے الزمان شیخنا المخاطب بہ امین خان رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے
وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات اپنے مکان میں بیٹھا تھا۔ اسوقت میں نے
حضرت قطبی ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہٗ
کو علانیہ دیکھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک اونچا کر کے مجھسے فرمایا کہ ادھر سے
دیکھہ۔ مین نے دیکھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا دیکھا؟ مین نے کہا مجھے حضرت
محمد رسول خدا صلوۃ اللہ علیہ دکھائی دئے۔ آپ نے کہا پھر دیکھہ۔ مین نے
دوبارہ دیکھا۔ پھر دریافت کیا کہ کیا دیکھا؟ مین نے کہا کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کو دیکھا۔ آپ نے سہ بارہ فرمایا کہ پھر نظر کر۔ مین نے سکرر
دیکھا۔ پوچھا کہ اب کسکو دیکھا؟ مین نے کہا کہ اس دفعہ حضرت سید
عبد القادر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نظر آئے۔

پس آپ نے زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ توان ہر تین حضرات
مین فرق نہ کر۔ انکو علیحدہ نہ سمجھہ۔ ان تینون کو ایک ہی وجود جان۔ اگر
بادی النظر مین یہ حضرات تین وجود مظہر نظر آتے ہیں۔ لیکن باطن مین
تینون ایک ہی وجود ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھہ معیت تمام
رکھتے ہین۔ وہ آدمی بڑا ہی خوش نصیب ہے جو ایسا اعتقاد رکھے۔ انبساط
روحانی اور خنکی جاویدانی اوسی کے لئے ہے۔ اوسکو لازم ہے کہ اس بات کو
وہ موجب نجات دارین جانے۔ اور جو اس کے خلاف خیال کرے اور

اسمین شک و شبہ رکھے اوسکے لئے فی الواقع ہلاکت ہے - یہ ٹھیک طور پر
معلوم نہین ہوا کہ آیا یہہ واقعہ حضرت کی زندگی مین واقع ہوا یا آپ کے
انتقال کے بعد - مگر آیکا یہ قول مبارک احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بہی ثابت ہوتا ہے - اور نیز حضرت شیخنا سلطان الاولیا بندگی
مخدوم سید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ
عنا کے اقوال سے بہی موافق معلوم ہوتا ہے - چنانچہ حضرت سلطان
الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی
شان مین فرماتے ہین لحمک لحمی دمک دمی جسمک جسمی - یعنے
(تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے تیرا جسم میرا جسم ہی) اور دوسری جگہ
بہی اس سرور سروران سلطان زمین و زمان فرماتے ہین :- انا
وعلی من نور واحد انا وانت وانت انا - یعنے (مین اور علی
ایک نور سے ہین - مین ہون سو تو ہے اور تو ہے سو مین ہون) ان
احادیث سے حضرت مرتضویہ کی معیت حضرت محمدیہ کے ساتہہ کامل
طور پر معلوم ہوتی ہے اور اس سے بلا شک وشبہ یگانگی ظاہر ہوتی ہے
اور اسی معنی مین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس اللہ سرہ فرماتے
ہین :- بیت

مصطفےٰ را مرتضیٰ ان مرتضیٰ را مصطفےٰ + خاک در چشم دو بینیا بخا باید زدن +

اور حضرت سلطان الاولیا قطب الارض والسما محبوب سبحانی بندگی
مخدوم سید محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری

الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تمامی طور پر اپنی نسبت فرزندی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت سبطین الامام الحسن و الحسین علیٰ نبینا وعلیہم السلام کیطرف سے رکھتے ہین۔ اور جو لڑکا اپنے باپ کے حالات اور مقامات کا وارث ہو یگانگی مین وہ اپنے باپ سے جدا نہین سمجھا جاتا ہے۔ بیت

فرزند خلف حیات ثانی ست ٭ گفتم غلط کہ عین زندگانی ست

چنانچہ خود ہمارے حضرت شیخ بندگی سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے فرمایا ہے۔ کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ یعنے (ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہے اور مین اپنے دادا کے قدم پر ہون (جنکا نام) محمد رسول اللہ ہے) قصیدہ تائیہ مین (یعنے جسکی ردیف مین ت ہے) آپ نے خود فرمایا ہے۔ شعر

فنحا منی من النیم بنفحتہ ٭ خلیلتہ علیتہ احمدیۃ۔

جب وجود حضرت غوث پاک کا حضرت سرور انبیا کی خلقت کے خمیر سے بنا ہے تو اسی لحاظ سے حضرت غوث پاک کی بیعت تمامی طور پر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور کامل طور پر یگانگی ثابت ہوتی ہے۔ پس اس اعتبار سے تینون بزرگوار ایک وجود ہین اگرچہ ظاہر آتین معلوم ہوتے ہین مگر باطنا ایک ہی ہین وجوہات بالا سے یگانگت کی حقیقت سمجھ لینی چاہیئے۔ اے ناظرین

غور کا مقام ہے - کہ جب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی ایسی فضیلت ہے تو آپ کے مرتبہ کی کیا حد ہوسکتی ہے سبحان اللہ آپ کی کیسی بزرگی ہے اور کیسا پاک وجود ہے - ہماری زبان میں کہاں وہ قوت جو آپ کی تعریف بیان کرسکے اور قلم میں کہاں وہ طاقت جو آپ کے اوصاف تحریر کرسکے -

اشعار

۱۴۲

در مدح حضرت شیخنا سلطان الاولیاء ذریۃ البیضاء

قطب الوجود سیف اللہ الموجود امام المتصرفین

رئیس المحبوبین شیخ الثقلین سر اللہ سید السادات

سید محی الدین ابی محمد سید عبد القادر حسنی الحسینی

الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عناہ

سرور عالم محی الدین شاہ اولیا	حجۃ اللہ وارث و سلطان جملہ انبیا

سرّ ما لا تعلمو نسبت آن ولی ذو الجلال
مقصد مقصود عالم مطلب مطلوب حق
نام پاکش عبد قادر آن امام العارفین
والی ملک ولایت پیشواے مومنان
مہر ہاے اولیاے اولین گشتند غرب
تا قیامت مثل او ہرگز نباشد ہیچکس
کاشف سرّ نہانی فایض فیض اله
غوث اعظم قطب عالم مرجع احباب حق
کُنہ فضلت کس نگفتا من کنم انشاے دین
ہر کہ با جان شد غلام حضرت شاہ جہان
گر نجات خویش خواہی در دو کونے اقادری

رہنماے رہروان راز دار مصطفا
فخر اولاد حسن ہم یادگار مرتضا
ساکنان ہر دو عالم زیردست با او اقتدا
عالم علم لدنی سینہ اہل تقا
آفتابش چونکہ طالع گشت بر اوج علا
چون نبودہ چون سلیمان ہیچ دیگر بادشا
باطن امر یکہ امر اللہ محبوب خدا
التجائی ہست با او سا کنز اقطاب را
زانکہ پاے خود نہادہ بر سر اہل ولا
یافت او از عزتش ایمن امان روز جزا
دست جان باد امنتش زنہار سر صدق و صفا

ستہوین حکایت

حضرت قطب المتصرفین مرشد الصمد بندگی مخدوم شیخ محمد قادری قدس سرہ کے بعض ملازمین اور مریدون سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ ایک جوگی جس نے جوگیون مین بہت عرصہ تک رہکر علم جوگیہ مین کامل مہارت حاصل کی تھی ایک روز اپنے تمام چیلون کو ساتھ لئے ہوئے حضرت والا منقبت کی خدمت اقدس مین آیا اپنی کھولی کمائی اور نامرادا حصول کے گھمنڈ مین اُسنے خیال کیا تھا کہ

سے چاہا کہ اپنی قوت استدراج سے حضرت کی پاک باطن مین تصرف کرے اور خاطر مبارک مین وسوسہ ڈالکر آپ کو اپنی طرف کھینچے - مگر اسکا یہ زعم اسکے دل ہی مین رہا - امید بر نہ آنے پائی جب اوس نے حضرت کا جمال جہان آرا دیکھا تو فوراً اوسکی قوت استدراج سلب ہوگئی - جو کچھہ کمائی کا سد گرہ مین باندہ لائی تھی وہ کھل گئی - نشۂ فاسد ہرن ہوگیا - کل عمل برباد گیا - عقل حلقہ ہوا وسکے کان مین آویزان تھا نکلکر کہان سے کہان جا پڑا - حیران و پریشان ہوکر ایسا سٹپٹایا کہ اوسے کچھہ خبر نہ رہی اور دہشت وہیبت اسکے دل پر اسقدر غالب ہوئی کہ لرزان اور ترسان اسنے زمین خدمت کو بوسہ دیکر حضرت کے پاے مبارک پر اپنا سر رکھہ دیا - اور نہایت عجز و زاری سے اپنا فتنہ خاک پر رگڑکر معافی چاہی - حضرت قطب زمان نے اوسے اس حال مین ملاحظہ کرکے تبسم فرمایا اور اوسکو توبہ کراکر مسلمان کیا اور پھر اوسے مرید بھی کیا - چند روز تک اوس نے حضرت کی خدمت مین رہکر ارشاد حاصل کیا - اس کے بعد حضرت سے رخصت رجعت لیکر واپس ہوا اور جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا - واللہ اعلم بالصواب

چوسٹھوین حکایت

صالح الصدق برگزیدۂ آلہ شیخ شہر اللہ علیہ الرحمۃ اللہ سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ بہادر بادشاہ گجرات ۹۳۵ھ مین بلاد دکن کیطرف متوجہ ہوا - ان ایام مین حضرت قطب الانام پیری مرشدی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف

القادری قدس اللہ سرہٗ بیمار تھے - اور اس عالم فانی سے سرائے جاودانی کی طرف اپنی رحلت کے آثار ظاہر کرتے تھے - پس حضرت قطبی قدس سرہٗ کے کل فرزندان تمام مرید اور اکثر معتقدین آپس میں متفق ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم مبارک پر اپنے سر رکھکر نہایت عجز و زاری سے عرض کیا کہ اے ہمارے قطب الوقت ہم پر دو حادثے واقع ہوئے ہیں اور دو مشکلیں ہمیں پیش آئی ہیں - پہلا حادثہ ایسا ہے کہ جسکو اب ہم سر پر لئے ہوئے ہیں اور اسکو سخت سے سخت مصیبت خیال کرتے ہیں - وہ یہ ہے کہ اب حضرت ہمکو داغ مفارقت دینے والے ہیں - ہمکو غریب و بے کس و بے وسیلہ چھوڑ کر اس جہان سے سفر کرنا چاہتے ہیں - دوسرا یہ کہ بادشاہ گجرات نے لڑائی کے لئے چڑھائی کی ہے ہماری خون ریزی اور تباہی و بربادی پر آمادہ ہوا ہے - ہر طرف سے آہ و فغاں نالہ و فریاد کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں - خون کے بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں - سر سو مصیبت اپنی ڈراونی شکل دکھا رہی ہے - سر دست اپنے بچاؤ کی شکل نظر نہیں آتی ہے - ہر طرف سے یہی آواز سنی جاتی ہے کہ - اِنَّ الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ (تحقیق کہ بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی گانوں میں تو اسکو تباہ کر ڈالتے ہیں اور عزت دار لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں) ہم یقین جانتے ہیں اور تحقیق و تصدیق سمجھتے ہیں کہ حضرت قطب روزگار و محبوب کردگار صاحب تصرف و کرامت ہیں اور

اللہ تعالیٰ کے پاس قدرت اور منزلت رکھتے ہین - اوسکی عالی بارگاہ سے اپنی زندگی آپ زیادہ کرا سکتے ہین - اسوقت حضرت اپنی رحلت کو متوقف کرین - ہمین امید ہے کہ حضرت ہماری درخواست کو قبول و منظور فرماکر اور ایک نظر رحمت و شفقت ہمارے احوال زار و پُر اضطراب پر مبذول فرماکر اپنے سایۂ عاطفت اور رافت کو ہمارے سرون پر سے نہ اُٹھاینگے اور ایسے تہلکہ کے وقت مین ہمکو حضرت بے یار و بے وسیلہ اور تنہا چھوڑ کر نہ جائین گے - آپ کے بعد ہم اپنی التجا کس سے کرین اوسوقت ہماری کون سنیگا - ہمارا کون وسیلہ ہو گا - ہائے ہم آپکو چھوڑ کر کس کے ہو رہین - جب حضرت نے ہر ایک کی عرض سنی اور دیکھا کہ ہر ایک شخص گریہ و زاری کر رہا ہے تو متامل و متفکر ہوکر ایک ساعت تک مراقبے مین سرنگون رہے بعدہ سر اُٹھاکر زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ انّی عملت عملاً لشیخ الصدیق الیمنی لیکن تھوڑا یعنے تحقیق مین نے عمل کیا جیسا شیخ صدیق یمنی نے کیا تہا مگر انہون نے بہت کیا تہا مین تھوڑا کرتا ہون -

مخبران جتین شیخ صدیق یمنی کے قصہ کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب آپکے ایام معیشت انصرام کو پہونچے اور موت قریب آئی تو آپنے اپنے فرزند کو صغیر اور نابالغ دیکھکر اپنے بہائی کو بلا کے کہا مین تجہے اپنی جگہہ دیتا ہون - تو میری سجادگی کو قبول کر اور میری جگہہ بیٹھہ جتنے امور مشیخت یعنے پیری مریدی وغیرہ کے کام ادا کرنے ہون آنکو تو بتفصیل

بجالا اور سلسلہ جاری رکھہ - آپ کے بھائی نے اُنکا کہنا نہ مانا اور یہ عذر پیش کر کے قبول کرنے سے انکار کیا کہ یہ کام دشوار ہے - مجھسے انجام کو نہ پہونچے گا اور اوسکی گرانی مجھسے اُٹھائی نہ جا سکیگی - آپ نے اُنکو جھڑک کر فرمایا کہ چل دور ہو مین نے اپنی موت کو متوقف کیا اور اپنی زندگی کو زیادہ کرایا ہین او سوقت تک نہ مرونگا جب تک کہ میرا بیٹا بالغ نہ ہولے اور شیخیت کو برداشت کرنے کے لایق و قابل نہ ہوجائے - اس واقعہ کے بعد آپ بارہ برس تک زندہ رہے - جب آپ نے اپنے بیٹے مین قابلیت دیکھی تو اسکو تلقین کی اور کل امور کی تعلیم فرمائی - اسکو اپنی جگہہ بیٹھا کر اُسوقت آپ نے اِس عالم فانی سے سرائے جاودانی کیطرف نقل کی -

پس اسوقت سے حضرت شیخ محمد الشریف القادری الملتانی کو صحت کامل ظاہر ہوئی اور شفائے عاجل حاصل ہوئی - اسکے بعد آپ نے ایک مدت تک نہایت خوشی و خرمی سے زندگی بسر کی واللہ اعلم بالصواب

چھیتیسوین حکایت

یہ حکایت حضرت کے بعض اقوال و افعال اور حالات و کرامات پر جو آپ کے زمانۂ موت تک واقع ہوے اور اُن امور پر جو آپ سے خلاف عادت ظاہر ہوئے مشتمل ہے -

پہلی نقل

حضرت کے تمام صاحبزادون و مریدون اور معتقدون سے نقل ہے
وہ کہتے تھے کہ جب گجرات کا بادشاہ بہادر اپنے ملک کو واپس گیا تو
اوسکے آنے سے جو غوغائے عظیم برپا ہوا تھا وہ موقوف ہوا۔ سب کا
اضطراب دفع ہوا۔ ہر شخص امن چین سے اپنے کام انجام دینے لگا
تین مہینے کے بعد ماہ رمضان المبارک ۹۳۵ھ مین پھر حضرت کے بدن
مبارک مین شکستگی واقع ہوئی۔ بیماری نے اپنی شکل دکھانی شروع
کی۔ اور دوبارہ ہم سب پر آپ کی رحلت کے آثار ظاہر ہونے لگے
ہمین اس عالم سے آپکے سفر کی آگاہی ہونے لگی۔ چنانچہ خود حضرت نے
بھی زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ مین نے آجکی رات خواب مین
دیکھا کہ میرے لئے عالم بالا سے بلاوا آیا ہے اور دسترخوان وصال پر
حضرت ذوالجلال نے مجھے طلب فرمایا ہے اور فرشتے مجھے اپنے کاندھون پر
اٹھائے آسمان کی طرف لئے جاتے ہین۔

دوسرا خواب آپ نے اسطرح بیان فرمایا کہ مین نے دیکھا
کہ کل اولیا اللہ تعالی میرے پاس جمع ہوئے ہین اور مجھے رخصت
کر رہے ہین۔

آپکے تیسرے خواب کا اظہار اسطرح وقوع مین آیا کہ میان
خدا بخش آپکے خلیفون مین سے تھے وہ کسی جگہہ جانے کا ارادہ

کرکے رخصت ہونے کے لئے حضرت کی خدمت اقدس واعلیٰ میں حاضر ہوئے اور اجازت چاہی - حضرت قطبی قدس اللہ سرہ نے اُن سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تو اور میں ایک ہی جگہہ مقبرہ میں تھے - لیکن تو وہاں سے چلا گیا اور میں نے سکوت کیا اور وہیں رہ گیا - اس کو سنکر میاں خدابخش نے آپکی تقریر کا مطلب نہ سمجھا کہ حضرت اپنی موت سے خبردار کر رہے ہیں - یہ بات آپ کی وفات کے بعد معلوم کرکے انہوں نے بہت تاسف کیا - اور ہاتھہ ملتے رہ گئے -

اون ہی دنوں میں حضرت والا منقبت کی زبان پر یہ بیت جاری تھی اور آپ اسکو بار بار پڑھا کرتے تھے - **بیت**

ما ز فلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم * باز ہمان جا رویم منزل کبریا ست

پس حضرت صاحب حالات سے ان کلمات کے سننے سے ہم سبکو یقین ہوا بلکہ تحقیق طور پر معلوم کرلیا کہ آپ حضرت سفر اخیر کرنا چاہتے ہیں اور ہم کو اُس سے آگاہ فرما رہے ہیں پھر ہم تمام لوگ متفق ہوکر حضرت کے پاس گئے اور نہایت عجز و زاری سے عرض کیا کہ اس بار بھی حضرت اپنے سفر کو متوقف کریں اور مثل شیخ صدیق الیمنی کے اپنی زندگی کو زیادہ کرائیں - جب آپ نے ہماری زبان سے یہ بات سنی تو فرمایا کہ عالم کی گرانی مجھہ پر ہے - جب مجھے چھوڑ دوگے تو گرانی عالم عالم پر رہیگی - اسکے بعد آپ نے اپنا دامن مبارک پھیلایا اور کمال تضرع کے ساتھہ زبان در بار گوہر نثار سے فرمایا کہ اسوقت مجھے معذور رکھو کیونکہ میرا دوست مجھے بہت چاہ

رہا ہے اور مین بہی دیدار کے غایت اشتیاق سے انتظار کی طاقت نہین رکہتا ہون
آپ نے ہر ایک کو یہی جواب دیا اور دلجوئی کی - اور نہایت خلق و مروت سے
تسلی دی - اسکے بعد آپ نے اپنی زبان گوہر فشان - کرامت نشان و سخن بیان
وصیت اور نصیحت کے لئے کہولی - آپ نے اسطرح فرمانا شروع کیا کہ مین تم
تمام کو حضرت غوث الملکوت قطب الصمدانی شیخ الربانی امام المتصرفین رئیس
المحبوبین سید السادات بندگی مخدوم سید محی الدین ابو محمد السید عبد القادر
الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ عناکے حوالے
کرتا ہون تمہارے ہر کام مین تمہین مدد دینے والا - تمہین قوت دینے والا
اور تمہاری خدمت کرنے والا مین ہونگا - مین نے اپنی سجادہ گری مخدوم جی کو
دی - بحق محمد و آلہ الامجاد (حضرت محمد اور آپ کے بزرگ آل کے حق
کے وسیلے سے) انہین مبارک اور ہموار ہو - اور تم سب کا سنبہالنے
والا مین ہون - پہر آپ نے اپنی منکوحہ اور اپنے صاحبزادون کو طلب
کرکر یہہ فرمایا کہ امور آخرت مین تمہارا سنبہالنے والا دینی اور دنیوی
کامون مین تمہاری اعانت کرنے والا - تمہین قوت دینے والا اور تمہاری
خدمت کرنے والا مین ہون - بعدہ یہ نصیحت فرمائی کہ تم میرے قاعدہ
اور میری سیرت پر رہو - اگر باوجود اس کے جو تم سے خلاف ہوگا وہ تباہ
ہوگا - اسی تقریر کی درمیان مین آپکے بڑے صاحبزادے حضرت
مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ نے آپ سے
پوچھا کہ اس وقت حضرت نے تو فرمایا کہ میری سیرت پر رہو - مگر ہم سے

حضرت کا طریقہ اختیار کرنا اور اُس پر استقامت کرنی کیسے ہو سکتی ہے۔ حضرت نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر تمہیں میری باطن پر دسترس حاصل ہو تو تم میرے قاعدۂ ظاہری پر مستقیم رہو۔ جیسا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے۔ جب میرے طریقہ پر تمہیں عبور رہا اور میرا ظاہری کام تمہیں ہاتھ آ گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکی توفیق سے میرے احوال باطنی بھی تمہیں میسر ہوں گے۔

سب صاحبزادوں نے عرض کیا کہ ہم غریب الوطن ہیں۔ ہم شہر میں رہیں یا دوسری جگہ بھی جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ہمارے شیخ قطب الاقطاب سلطان الاولیاء الاحباب رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا تمہارے معین اور مددگار ہیں اور میں خود بھی تمہیں قوت دینے والا ہوں۔ میں اپنے صاحب کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوں۔ جو تم سے لڑے گا میں اُسے لیس پا کر دونگا۔

پھر آپ کے صاحبزادوں نے یہ عرض کیا کہ دینی اور دنیوی مہمات کو آپ حضرت رضی اللہ عنہ کی تائید سے سرانجام دیتے تھے ایسے واقعے جب ہم پر وارد ہوں تو آپ اُس وقت ہماری مدد کریں۔ حضرت نے جواب دیا میں ضرور مدد کرونگا۔ اور یہ فرمایا کہ جیسا اب ہمارے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی خانقاہ کے کاروبار جاری ہیں۔ آئندہ بھی یہ اسی طرح جاری رہیں۔ آپ نے ماہ رمضان المبارک ۹۳۵ھ کی ۲۷ تاریخ کو یہ وصیت نامہ لکھ دیا اور اُس پر ثابت رہنے کے لئے بہت تاکید فرمائی۔ وہ وصیت نامہ یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقنا وخلق احبائنا ومریدینا وخلفائنا

الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبینا محمد ن الہادی۔

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہ اما بعد فان الوصیت

ثابتۃ بدلیل عقلی ونقلی وفعلی ھذا اقول علیکم ان تحذوا

بالکتاب والسنۃ ثم باقوال الصحابہ وبمتابعۃ طریق

حضرت شیخنا سلطان الاولیا درۃ البیضا قطب الوجود سیف اللہ

امام المتصرفین رئیس المحبوبین شیخ الثقلین سراللہ سید السادات

سید محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی

رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فی الاقوال والاحوال ط

ترجمہ

شکر ہے اوس اللہ کا جس نے ہمکو پیدا کیا اور ہمارے

مریدون اور خلیفون کو پیدا کیا — اور درود وسلام ہو ہمارے

ہمارے نبی راہ راست دکھانے والے محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ

بعد حمد و نعت کے جانو کہ وصیت عقلی و نقلی دلیلون سے اور

اس فعل سے ثابت ہے مین تمہین کہتا ہون - تم کتاب سنت پر اور پھر

صحابہ کے اقوال پر عمل کرو — اور حضرت شیخنا سلطان الاولیا درۃ

قطب الوجود وسیف اللہ الموجود امام المتصرفین رئیس المحبوبین شیخ

سیر اللہ سید السادات سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی متابعت مین حال اور قال مین رہو۔

پہر آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے بیٹون مخدوم جی۔ شیخ اسمعیل شیخ اسحاق اور شیخ بدرالدین کو خلافت قادریہ اور اجازت مطلقہ دی تا وہ بندگان خداے تعالی کو ارشاد کرین اور دست بیعت دین۔ فقیرون کی خدمت کرین۔ جادۂ شریعت پر حق مین مشغول رہین۔ اسکی محبت۔ عشق اور عرفان مین کوشش کرین اپنا اصلی مقصود حق تعالے اوسی کو بنائین۔ دل مین سوائے حق تعالی کے کوئی وہم وگمان اور غم واندیشہ کو نہ آنے دین۔ مردار دنیا پر نظر نہ رکھین اور اوسکی طمع کو باطن سے منقطع کرین عشق وعرفان کی راہ نمائی مین وہی سلوک مرعی رکھین جس طرق پر حضرات قادریہ نے اسکو جاری کیا تھا اور جسکی مشایخ قادریہ نے تقلید کی تھی۔ اوسی پر عملدرآمد چلا آتا ہے اور اب وہ ہمین معلوم ہے ہمین بہی وہ مقررہ طریقہ کی پیروی کرنی چاہئے۔ اور دوسرون کو بہی وہی تلقین کرین۔ تم سب آپسمین لازموا بالموافقۃ والاتفاق (لازم جانو اتفاق اور موافقت کو) پر عمل کرین یعنی اتفاق سے رہین۔ اور تم مین سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی والدہ کے کہنے مین رہے انکی رضا کی بغیر کوئی کام نہ کرین۔ انکی رضا کو میری عین رضا جانین۔ فقرا۔ سادات اور آنے جانے والون کی ہمیشہ خدمت کرنے

رہین - کسی کا دل نہ دکھائیں - کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دین حسن خلق مروت تواضع - توکل اور قناعت کو اپنا پیشہ بنائین - خدائے تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھہ اور خلق اللہ کے ساتھہ مروت سے معاملہ کرین سجادہ گری مخدوم جی کو دی گئی ہے - انکو میرے سجادہ پر بیٹھنا چاہئیے - خانقاہ قادریہ کی متولی گری اور امور سرپراہی میری موجودگی مین میرے فرزند شیخ بدرالدین کے تفویض تھے - وہ اسیطرح اب ان ہی کے تفویض رہے - اور فرمایا کہ میان خدابخش کو اجازت مطلقہ اور خلافت قادریہ دی جاتی ہے تا وہ سلسلۂ قادریہ کے کامون کو جاری کرین اسیطرح میرزا موسیٰ کو خلافت و اجازت دی جاتی ہے بشرطیکہ وہ ترک دنیا پر غالب ہون - اور میرے بیٹے شیخ احمد اور قاضی محمد محتسب کو ان باتون کی اجازت ہے اور صدر جہان کے پوترے میان حسین کو بھی اس شرط پر اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جادۂ شریعت پر مستقیم رہین اور کچہری کی فکر چھوڑ دین -

سابق مین جن لوگون کو خلافت قادریہ اور اجازت مطلقہ دی گئی تھی اونکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہین :-

۱ - سید السادات سید نعیم اللہ بن سید جمال قادری -
۲ - سید حیدر مشہدی -
۳ - شیخ عبدالکریم بن شیخ جلال قادری -
۴ - شیخ عبداللہ عرب -

۵ — شیخ نظام بتنوری —

۶ — شیخ عبداللہ جلیپوری —

۷ — شیخ جنید جون پوری —

۸ — میاں راجے محمد گجراتی —

۹ — شیخ یوسف بن احمد بیجاپوری —

۱۰ — شیخ بڈھو اودگیری —

۱۱ — میاں سید علاء الدین بن سید شرف الدین —

۱۲ — سلطان شاہ نابینا —

۱۳ — شیخ گھوڑو ساکن کارنجہ —

۱۴ — میاں محمو ساکن تلوارہ —

۱۵ — میاں حسان کوہیری —

آپ نے پھر فرزندوں کو نصیحت کردی شرع کی کہ تم سب بھائی آپس میں کار دین میں شفیق رہیں اور پانچوں وقت جماعت سے نماز پڑھا کریں اور ہمارے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے ملفوظات پر عمل کیا کریں — اور کسی قسم کی فکر کو کسی وجہہ بھی دل میں راہ نہ دیں — ہمارے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کا دینا و دنیاکا دامن مبارک ہمیشہ ہر حالت میں مضبوط پکڑے رہیں — اور دونوں جہاں کے مہمات میں حضرت صمدیت جل و علا پر توکل اور اعتماد رکھیں — ۱ نہ اقوی حیلۃ و ۲ ھدی دلیل و باالاخیا نت بعد پر و علے

کل شیئی قدیر- (تحقیق وہ سب سے زیادہ قوی مددگار ہے- سب سے زیادہ ہدایت کرنے والا رہنما ہے- وہی قبولیت کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے) جب آپ نے ماہ رمضان المبارک کے روزے ختم کئے اور نماز عید پڑھی تو تمام قبیلہ والوں کو عید مبارک فرمایا- اور حکم دیا کہ نماز کا تختہ اور کل تیمم اٹھا دی جائے- کیونکہ اب انکی ضرورت نہیں رہی- غرض آپ ان تمام کو وداع آخرت کرکے اور سب کو حق تعالی کے سپرد کرکے ذکر و فکر میں مشغول ہوئے اور بحر مکاشفہ و مشاہدہ میں مستغرق ہوئے- اسی اثناء میں الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (آگاہ رہو تحقیق اللہ کے اولیا کو نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں) کی خوشخبری آپ کے گوش ہوش میں پہونچی- اور یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ (اے مطمئنہ رجوع کر اپنے رب کی طرف درحالیکہ تو راضی اور خوش ہو) کی ندا سنائی دی- آپ نے فوراً ان کلمات کی جوابی طلبی پر دلالت کرتے ہوئے بموجب حکم فلیستجیبولی (قبول کریں میری دعوت کو) اجابت میں سر تسلیم خم فرمایا- اسی وقت آپکا طائر روح پرفتوح نے قفص وجود سے نکلکر مالک الموجود (موجود کا مالک) کے گلشن وصال کی طرف پرواز کیا اور آپ اس تنگنائے فانی سے منزلگاہ جاودانی کیطرف رحلت فرما ہوگئے- انا للہ وانا الیہ راجعون- جان جانان سے وصل ہوئی- دونوں دوست آپس میں مل گئے الموت

جسر لوصل الحبیب الی الحبیب (موت پل ہے دوست کے دوست سے ملنے کا) ع- فطوبیٰ بروز عید بپوشید حلۂ کفن-

اس واقعۂ جانکاہ سے تمام فرزندون- مریدون اور معتقدون پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا انکے غم و ماتم کی انتہا نہ تھی- سخت کہرام مچگیا اس غم جان فرسا سے کوئی غم افزون تر نہ تھا- اس دردناک حالت کے بیان کرنے کی قلم مین تاب نہین- اسکو وہی خوب جانتے تھے جن کے دل فرط غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تھے- مفارقت نے جنکے جگر پاش پاش کردئے تھے- مفارقت بہی کیسی جسکا خاتمہ قیامت ہی کو ہو- بے تاب دلون کا مچلنا بے قرار طبیعتون کا گڑگڑانا- سر پیٹنا- نالہ و بکا کرنا عجیب دردناک سماں دکھاتا تھا- وہ آنکھین جو روے مبارک کے دیدار سے مشرف ہونے کے انتظار مین گھنٹون جہپکتی نہ تھین اب آنسو بہا رہی تھین- دل امنڈ رہا تھا آنسوون کی جہڑی رکتی نہ تہی- وہ چہرے جو دیدار کے میسر ہونے سے اکثر شگفتہ رہتے تھے اب ملول و کبیدہ نظر آتے تھے- غم رحلت نے شیدائیون کو دیوانہ کردیا تھا- آہ نہین سواے آنسو بہانے کے کام نہ تھا- سواے آہ آہ کے کسی بات کا ہوش تک نہ تھا- بہت رویا بہت پیٹا آخر رضاے قضا پر راضی ہوکر سر تسلیم خم کیا کہ ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ (تمکو نہین پہونچی کوئی مصیبت مگر اللہ کے حکم سے) آخر صبر و شکیبائی کو ان سب نے اندر و بیرون لباس بنایا کہ انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب (تحقیق

صبر کرنے والے حساب - مزدوری یا ثواب پائینگے۔
حضرت قطبی قدس سرہٗ نے بوقت رحلت فرمایا تھا کہ مجھے بعد انتقال شیخ نظام ہتنوری غسل دین اتفاق کی بات تہی کہ وہ اسوقت اپنے سوضع مین تھے - مگر اُنہون نے صفائی باطن سے معلوم کرکے اسی حال مین بصد دل ایک ہی قدم مین پہونچے اور حضرت کے غسل دینے کی دولت سے مشرف ہوکر سرفراز ہوئے - تجہیز وتکفین کے بعد نماز جنازہ پڑہی گئی - آپ کے والد مخدوم شیخ ابراہیم قدس سرہا کی مرقد مبارک کے نشیب مین دفن کئے گئے - آپ کو سب نے اس قتیل اللہ فی محبۃ اللہ کے مقبرہ کی بائین جانب رکھا -

دوسری نقل

روایت ہے کہ حضرت کے نقل کرنے کے بعد جو کوئی اپنا سر آپ کے سینۂ مبارک کے نزدیک جہکاتا تو اوسکو اللہ اللہ کی صدا سنائی دیتی - اس آواز سے آپکا ذکر کرنا معلوم ہوتا تھا -

تیسری نقل

اسطرح منقول ہے کہ سید السادات سید عقیل نامی ایک بزرگ اشرف روزگار اور صاحب اقتدار تھے حضرت قطبی قدس اللہ سرہٗ ہمیشہ آپکی تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے - جب کبھی حضرت قطب الاقطاب کی

قدم بوسی کے لئے آپ پیش قدمی کرتے تو حضرت آپکو ہرگز اپنے پاؤں کے
مبارک پر جھکنے نہ دیتے تھے۔ جب آپ نے حضرت کے رحلت کی خبر ناہموار
سنی تو پیر حسرت کرتے اور زار زار روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اسوقت
حضرت کو کفن سے آراستہ و پیراستہ دیکھکر آپ نے ایک آہ سرد سینہ
پر درد سے نکالی اور کہا کہ حضرت نے زمانہ حیات مین مجھے اپنی پابوسی
کی دولت سے محروم رکھا۔ شاید اس نعمت سے مستفیض ہونا اب
میری قسمت مین ہو۔ مین اب ضرور قدم بوس ہونگا۔ یہ کہکر آپ
اپنا سر حضرت کے قدم مبارک کے نزدیک لے گئے اور چاہا کہ آپ اپنی
آنکھین آپ کے تلوؤن پر ملین جھٹ حضرت نے رسم قدیم کے موافق دونون
پاؤن اپنی طرف کھینچ لئے۔ آپکا سر قدمون تک ہرگز پہونچنے نہ دیا۔ اسوقت
تمام حاضرین نے جو اس کام کو دیکھ رہے تھے آپکو دوبارہ قصد کرنے
سے منع کیا اور کہا کہ یہ حضرت صاحب حالات کی تصدیع اوقات نہو
آپ کو مرے ہوؤن مین نہ سمجھین کہ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل
ینتقلون من دار الی دار (تحقیق اللہ کے دوست مرتے نہین
ہین بلکہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین منتقل ہوتے ہین) چنانچہ
حضرت نے اس کلام کے موافق آپنے کو ثابت کیا اور اسکو بعینہ ظاہر
فرمایا۔

بشارت حضرت بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ نے لقاء الہی سے

آپ زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ ایک نیک مرد نے جس کا نام
معلوم نہ ہوا مجھے خبر دی کہ مین آپ کے والد بزرگوار حضرت بندگی
مخدوم شیخ محمدؒ قدس اللہ سرہ کی گنبد کے چبوترے پر سو رہا تھا۔ رات کا
تیسرا حصہ گذرنے کے بعد جب مین بیدار ہوا تو دیکھا کہ ایک مرد نورانی
گنبد مبارک سے باہر آیا۔ اوسوقت مجھپر اوسکا خوف ایسا غالب ہوا
کہ مجھہ مین اوسکے دیکھنے کی تاب نہ رہی۔ مین ڈر سے کانپ رہا تھا
اور قریب تھا کہ مجھے غش آجائے۔ اسی اثناء مین وہ مرد سرو روان
کے مانند خرامان خرامان میرے نزدیک آیا اور اپنا دست شفقت
تقویت دلداری و تسلی کے لئے میری پیٹھہ پر پھیر کر فرمایا کہ مت ڈر۔
مین اس مقبرہ کا صاحب اور اس مرقد کا والی شیخ محمدؒ ہون۔
آپ اوس جگہہ سے اپنے والد شیخ ابراہیم کی قبر پر تشریف لے گئے
وہان زیارت کرکے آپنے قرب وجوار کے تمام آرام پائے ہوؤن پر
فاتحہ پڑہی اور اونکے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ پھر میری طرف مخاطب
ہوکے کہا کہ تو نے اسوقت جو کچھہ دیکھا ہے اسے ضرور پوشیدہ رکھہ۔
کسی سے نہ کہہ اگر ایسا ہی کریگا تو یہہ اسرار تجھے ہر شب یون ہی نظر
آتے رہینگے اور اگر تو نے کسی پر انکا اظہار کیا تو پھر ان سے محروم رہیگا
چنانچہ حضرت کے فرمان کے موافق مین نے اب تک کسی سے نہین کہا
ہے اور ہر رات وہی کیفیت دیکھا کرتا ہون۔
حضرت شیخ بدرالدین فرماتے تھے کہ مین نے اوس سے ملامت کی کہ

تونے مجھسے کیوں کہا۔ جبکہ حضرت نے تجھے منع فرمایا اور پوشیدہ رکھنے کی تاکید کی تھی تو تجھے لازم تھا کہ کسی سے نہ کہتا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ تجھے دوبارہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا ان اسرار سے آیندہ محروم رہیگا۔ وہ مرید یہ سنکر نہایت نادم و منفعل ہوا لیکن اس سے کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کوئی فائدہ ظاہر نہ ہوا بعد وہ یہ خبر لایا کہ اوسوقت سے مین نے حضرت کو نہیں دیکھا اور آپکی نعمت دیدار سے محروم رہا۔

چوتھی نقل

منقول ہے کہ حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہ نے اپنے روضۂ متبرکہ کے قرب وجوار کی زمین بسبیل انعام خالق الانام سے اس استدعا کے ساتھ مانگ لی ہے کہ جو شخص اسمین مدفون ہو وہ عذاب قبر سے ایمن رہے۔ اسکے گناہ بخش دئے جائین اور وہ معاف کردیا جاوے۔

یہ رعایت خاص مسلمانوں اور ایمان والوں کے لئے ہے۔ مشرکوں اور کافروں کے لئے نہین۔ انکے لئے وہان نا امیدی تمام ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

پانچوین نقل

برگزیدۂ آلہ الشیخ شہر اللہ علیہ الرحمۃ اندھ سے نقل ہے۔ وہ کہتے

تھے کہ جب حضرت شیخ الانام غوث الکرام ولی اللہ البازی ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کا گنبد مبارک شہید کیا گیا۔ تو مین اوسوقت مقام بلگا لزہ مین تھا۔ وہان ایک شخص شہر بیدر سے آیا اور اُسنے مجھے حضرت قطبی قدس سرہ کے گنبد مبارک کے شکستگی کی خبر دل شکن دی۔ مین نے اسبات کو باور نہ کیا اور اسکو جھٹلایا۔ مگر اوسنے بڑے وثوق سے کہا کہ یہ خبر بالکل سچ ہے اِسکے صحیح ماننے مین کوئی شک نہ کرنا چاہیئے۔ پھر تو مجھو یقین آیا غم کی فوجین میری دل مین ہجوم کرائین۔ رنج والم دل پر غالب آیا۔ کوئی لحظہ اور کوئی دقیقہ ایسا نہ تھا کہ جسمین یہہ غم میرے دل کے مزاحم نہ ہوتا ہو۔ سخت تشویش ہوئی۔ بہت اضطراب ہوا۔ رات اور دن اسی اندیشہ سے بے چین رہتا تھا۔ فکر نے نیند حرام کردی تھی۔ آرام مفقود ہو گیا تھا۔ غرض غم والم و فکر اندیشہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایک روز انسانی قضائے حاجت کے لئے مین جنگل کو گیا وہان بھی میرا دل اسی ذکر کے مراقبہ مین تھا اور اسی کی محویت طاری تھی۔ ناگاہ مین نے اوسوقت ایک شخص کی آواز سنی۔ مین نے اوسے دیکھا تو نہین مگر اسکو مجھسے کہتے سنا۔ تو کس فکر مین ہے۔ یہ فکر کرنے اور تیرے دم مارنے کا مقام نہین۔ یہہ عاشق ومعشوق کی باتین ہین۔ یہ محب و محبوب کی حالتین ہین۔ اور طالب و مطلوب کے

کا ہین ہین - ہر ساعت مین صفت دیگر اور جلوہ گوناگون کے ساتھہ انکا ظہور ہوتا ہے - ان اسرار مین غیر کو دخل نہین ہے - وہ جب چاہتے ہین کہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرین تو حجاب درمیان سے اٹھا دیتے ہین ورنہ کسی پر ظاہر نہین کرتے - ان معاملات کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا - وہ جو چاہے کر سکتے ہین - تو کیون خواہ مخواہ فکر مین سرگردان ہو رہا ہے - یہ تیری سراسر نادانی ہے " جب مین نے ایسے کلمات سنے تو میری حالت ایسی ہوئی جیسے کوئی بیہوشی سے اپنی ہوش مین آتا ہے یا نیند سے بیدار ہوتا ہے - مین اس سے متنبہ ہوا اور یہ قدیم بیت جو یاد تھی اوسوقت پڑھی - بیت

کجا قادری را درین چون چرا * چو اللہ یفعل کند ما یشاء

مندرجہ بالا وہی عین عبارت ہے جو جناب شیخ شہید اللہ علیہ الرحمۃ نے اپنے ہاتھہ سے لکھہ بھیجی تھی - مین نے اوسے اسیطرح اس کتاب مین درج کر دی اور بلا تغیر و تبدل کئے لکھدی ہے -

اس خاندان کے اے طالب صادق اور اس آستان کے اے مرید واثق جان اور آگاہ رہ کہ حضرت اپنے زمانہ مین بیمثل تھے اور ولایت مین اپنا شریک نہ رکھتے تھے - تمام خلائق جہان اور افاضل اعیان آپکے فضل پر متفق تھے - اور لا ریب فی ولایتہ وفضیلتہ (نہین ہے شبہ اونکی ولایت مین اور اونکی فضیلت مین) کہکر صدق دل سے گواہی دیتے تھے - اور کہتے تھے کہ اس ملک دکن مین حضرت ذوالمنین کے فیض سے دو حجاز گذرے - ہر ایک اپنے زمانہ کے قطب اور بے مثل ہوتا ہے

دونوں نے اس جہان سے رحلت فرمائی۔ آنمین سے ایک حضرت بندگی مخدوم شیخ محمد شریف القادری قدس سرہٗ تھے اور دوسرے بندگی مخدوم سید محمد گیسودراز قدس اللہ سرہٗ

چھٹی نقل

نقل ہے کہ ایک روز ایک فقیر پریشان حال صادق مقال جہان دیکھا ہوا اور اطراف واکناف عالم مین صاحبان حالات سے ملاقات کیا ہوا حضرت کی خدمت اقدس واعلیٰ مین آیا۔ اسنے حضرت مین وہ ہیبت و وجاہت اور وہ عظمت و فضیلت پائی کہ کسی مین نہ دیکھی تھی۔ وہ حضرت کی یہ حالت و منزلت دیکھکر اکثر بیت پڑھا کرتا تھا۔ **بیت**

آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام ✣ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ساتوین نقل

روایت ہے کہ امیر سید کی مجلس مین علما و فضلا جمع ہوتے تھے۔ ایک روز جبکہ بہت سے عالم اور فاضل مجلس مذکور مین حاضر تھے حضرت قطبی ابوالفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس سرہٗ کے فضائل علیہ و شمائل جلیہ کی نسبت گفتگو واقع ہوئی۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی واقفیت کے مطابق گوناگون طریق سے آپ کے اوصاف بیان کرتا تھا یعنی ہر طرف سے آپکا اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ و عادات و کرامات کا اظہار ہو رہا تھا

انہیں بزرگوں میں، خدا بخش بھی جو ایک بزرگ تھے اور جنکو حضرت قطب زمان سے خلافت حاصل تھی موجود تھے۔ آپ نے کہا کہ ہر چند آپ صاحبان حضرت کا وصف بیان کرنے میں مبالغہ کرتے ہیں مگر اس سے اصل تعریف جس کے آپ مستحق تھے ظاہر نہیں ہوتی ہے اور یہہ مبالغہ اوسکی انتہا کو نہیں پہونچتا ہے آپ کے جن اخلاق حمیدہ و مراتب اعلیٰ کا ذکر آپ نے فرمایا وہ آپ کی شان کے سزاوار نہیں ہے اور وہ ٹھیک طرح آپ پر نہیں بیٹھتے ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات کی پاکی نہ اس حد پر ہے کہ ہماری تعریف میں آسکے۔ اور آپکا درجہ منزلت نہ اوس حد پر ہے کہ اوسکا احاطہ کیا جائے۔ لیکن آپ کے زیادہ بخشش والے وجود میں ایک عیب بھی تھا۔ اگرچہ آپ بلاشک و شبہ عیب سے پاک تھے۔ یہ سنکر تمام لوگ متحیر و متعجب ہوئے اور خدا بخش سے پوچھا کہ وہ عیب کیسا تھا جو ذات بابرکات کے لاحق تھا؟ آپ نے کہا کہ وہ عیب یہ تھا کہ حضرت کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا۔ یہی بڑا عیب ہے کہ آنکھ اور بصیرت بینا ہمکو نہیں ہے جو ہم اس قطب الانام کے عالی مقام کا معاینہ کرسکیں اور اس سرور قیض گستر کے اعظام و احترام کا مقام ادا کریں۔ اگر حضرت زمانہ گذشتہ میں ہوتے تو لوگ جنید اور شبلی آپکو کہتے۔

اچھی طرح جانو اور یقین تصور کرو کہ جنید ثانی اور اپنے وقت کے شبلی حضرت ہی تھے۔ یہ سنکر تمام حاضرین نے تسلیم کی بخوبی با ایلیا و اذن ؟

اور نہایت تحسین و آفرین کی ۔

مولف

جنید وقت و محی الدین ثانی	ابو الفتح محمدؒ شاہ ملتانی
فضیل و بایزید و بشر بودے	اگر بیشش بکردی سبق خوانی
بدینا دامن ہمت نیالود	زمہد ہی تا بمہدی خویش بدانی
جواد فی عصرہ حقاً و صدقاً	ز اقطاب جہان نابود ثانی
اگرچہ ذات پاک از وصف بیرون است	بمدحش قادری کن در فشانی

اٹھائیسویں نقل

نقل ہے کہ سید محمدؒ مہدی جونپوری ایک دفعہ بیدر آئے ۔ وہ اپنے آپ کو امام محمدؐ مہدی مسعود کہا کرتے تھے ۔ اب انکی قوم کے لوگ جنہوں نے انکی مہدیت قبول کی ہے جابجا رہتے ہیں ۔ غرض جب وہ بیدر پہنچے تو انہوں نے شہر کے باہر نماز گاہ کے نزدیک نزول کیا ۔ اور حضرت قطبی بندگی مخدوم شیخ محمدؒ قادری قدس سرہٗ کی ملاقات کی آرزو کرکے آپ کے پاس کہلا بھیجا ۔ حضرت نے انکی آرزو قبول نہ کی مگر اپنے چاروں فرزندوں حضرت شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی حضرت شیخ اسمٰعیل حضرت شیخ اسحٰق اور حضرت شیخ بدرالدین کو آپ نے اجازت دی کہ وہ جا کر ان سے ملاقات کر آئیں ۔ اور یہ فرمایا کہ انسے

ظاہری ملاقات سے مقصود نہین ہے - پس چارون صاحب زادے اس قطب دوران کے فرمانے کے بموجب انکے پاس گئے - انکو دیکھتے ہی انھون نے خیر مقدم منایا - اور استقبال سے پیش آکر سا تہہ تعظیم و تکریم کے انکو اپنے پاس بٹھلایا - آپسمین سوال و جواب کا سلسلہ چھڑا - چونکہ یہہ چارون حضرات اپنے والد بزرگوار کی صحبت سے نہایت آراستہ و پیراستہ تھے - جو کچھہ انھون نے چاہا اور حسین بات کا سوال کیا اسکا جواب باصواب ان حضرات نے نہایت معقولیت سے دیا - اور انھون نے جو اسرار در میان مین لایا اسکو انھون نے نہایت خوبی سے منکشف کر بتلایا - اسکے بعد محمد مہدی صاحب نے آپکی بہت تعریف کی اور حضرت قطبی قدس اللہ سرہ کی ولایت پر گواہی دی -

حضرت بندگی مخدوم شیخ بدرالدین فرماتے تھے کہ جب ہم وہان سے واپس پھرے اور حضرت والد قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو مین نے آپ سے پوچھا کہ یا سیدی یہہ صاحب جو محمد مہدی کہلاتے ہین - کیا فی الحقیقت محمد مہدی معہود بھی ہین ؟ حضرت نے یہہ سنکر کچھہ وقت تک تامل کرنے کے بعد زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ جیسا ولایت مین قطبیت اور غوثیت منازل اور مقامات ہین ایسا ہی مہدیت بھی ایک مقام ہے - اور یہہ مقام انکو حاصل ہوا ہے - جسوقت کہ وہ اس مقام پر آتے ہین تو اوسکی نشہ مین اپنے کو مہدی

کہتے ہیں - مگر در اصل وہ محمد مہدی معہود نہیں ہیں -

نویں نقل

حضرت میری مرشدی جدی شیخ بدرالدین سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ ایک روز عصر کے وقت حضرت والدی قدس اللہ سرہ راستہ پر کھڑے تھے اور تفریح کے طور پر آنے جانے والوں کا نظارہ ملاحظہ فرماتے تھے - میں حضرت کی خدمت میں موجود تھا - اسوقت میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کمل لپیٹا ہوا اور راہ میں اپنے کو چھپایا ہوا جا رہا تھا جب وہ ہمارے سامنے سے گذرا تو حضرت والدی قدس اللہ سرہ نے میری طرف نظر کر کے فرمایا کہ یہہ آدمی جو جا رہا ہے خدا کا ولی ہے اور رجال غیب سے ہے - میں نے اوسیوقت چاہا کہ دوڑ کر اوس سے ملوں مگر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا -

رجال غیب کا پہچاننا بجز ولایت کے ممکن نہیں ہے اور یہہ مشہور ہے کہ ولی را ولی مے شناسد -

یہہ بات معلوم و مشہور ہے کہ جس شخص نے حضرت سے بیعت کی وہ کبھی بے توبہ نہ رہا کسی نے بیعت سے پہلے توبہ کی اور مرید ہوا اور کسی نے بیعت حاصل کرنے کے بعد توبہ کی اور بعض نے بوڑھے ہو کر اور دوزخ سے ازراہ ڈر کر توبہ کی لیکن آپ کے مریدوں میں ایسا کوئی نظر نہ آیا جس نے خرد گناہ پہن کر اور معصیت سے باز نہ آیا

جان دی ہو۔ اور جس نے آپ سے خرقہ خلافت پہنا اور شرف نعمت سے مشرف ہوا اُس نے البتہ صاحب حالات و کرامات ہو کر عجائبات کا جلوہ دیکھا۔ آپ کے خلیفوں میں سے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے ہر ایک نے بلند مرتبہ اور اونچا درجہ حاصل ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر اخلاق حضرت شیخ محمد شریف القادری الملتانی

ناظرین پر واضح ہو کہ حضرت قطب الاولیا کے عادات مبارک ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی اُن عادتوں کے مطابق تھے جو آیات اور احادیث سے پایۂ ثبوت کو پہونچی ہیں۔ آپ اکثر و بیشتر شرع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت اور اقوال و افعال میں رعایت ملحوظ رکھتے تھے۔ اور ہر حال میں کوئی بات اُسکے خلاف نہیں کرتے تھے۔ درویشانہ صورت و سیرت میں جیسا کہ چاہیئے ثابت قدم تھے۔ آپ آدمیوں کو مرید کرتے اور جس مرید کو لائق دیکھتے اُسکو خرقہ خلافت قادریہ پہناتے۔ بزرگان سلف کے طریق پر ارشاد فرماتے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سید السادات محبوب سبحانی بندگی سید محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے ملفوظات پر ثابت رہنے اور اُوسپر عمل کرنے کی وصیت کرتے اور

یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے ملفوظات جامع سلوک اور شافی ہیں اور خاص طالب - مبتدی - متوسط اور منتہی کو واسطے ارشاد کے بس اور کافی ہیں -

آپ ہمیشہ فقیروں اور ضعیفوں کے ساتھ نہایت غمخواری اور مہربانی سے پیش آتے - کسی سائل کا سوال ہرگز رد نہ فرماتے اور جو کچھ موجود ہوتا اس کو بخش دیتے تھے - اپنے پیران اور بزرگان روح اللہ ارواحہم کے اعراس کرتے - گانا سنتے اور جب آپ میں حالت ذوق و شوق اور وجد کی طاری ہوتی تو آپ رقص بھی فرماتے تھے - آپ شب زندہ دار تھے - اکثر جاگتے رہتے تھے - اور یہ بھی سنا گیا کہ آپ تمام رات نماز معکوس* پڑھا کرتے تھے - آپ ہمیشہ صائم الدہر اور قائم اللیل رہتے تھے - یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ حضرت روزہ دار ہیں - اسکی اطلاع نہ اہلخانہ اور نہ ملازمان آستانہ کو تھی - آپ اس حکم کے موافق من رق ثوبہ رق ایمانہ (جسکا مہین ہوا کپڑا مہین ہوا اسکا ایمان) ہرگز باریک کپڑا نہ پہنتے تھے - آپ ہمیشہ اپنا حال پوشیدہ رکھتے تھے - اور جب آپ نیند میں ہوتے تو بمقتضائے تنام عینای ولا ینام قلبی (سوتی ہیں میری آنکھ نہیں سوتا ہے میرا دل) قائم رہتے

* نماز معکوس - یعنی الٹے لٹک کر اللہ کو یاد کرنا یہ ایک قسم کی نماز ہے - سنا ہے کہ حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ یہ نماز بہت پڑھا کرتے تھے - مترجم ۱۲

ہوا تھا آپ کے دست مبارک مین تسبیح گردان اور زبان ذکر مین گویان رہتی تھی دنیا کی چیزون سے مثلاً دیہات ۔ انعام اور اسکے سوائے بہت سی دنیاوی چیزین آپ قبول نہ کرتے مگر آپکے مریدین اور معتقدین جو نذرین اپنی کشائش خوشی اور عقیدتمندی سے پیش کرتے وہ آپ قبول فرماتے تھے ۔ اور اسیطرح جو کچھہ آتا اسکو اسی روز فقیرون مین تقسیم کردیتے اور اسمین سے ذرا سی چیز بھی شام تک اپنے پاس نہ رہنے دیتے جو کچھہ ہوتا شام ہونے سے پہلے ہی خرچ کرڈالتے تھے ۔ آپ کسی دنیادار کی تعظیم نہ کرتے ۔ ملوک اور سلاطین سے ملنے اور ایسے انبساط کی گفتگو کرنے سے آپ سخت نفرت اور کراہیت کرتے تھے ۔ اگر کوئی دنیادار یا بادشاہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تو آپ اسکو نصیحت فرماتے اور اسکے آگے دنیا کی مذمت بیان کرتے تھے ۔ اگر ایسے لوگون کے پاس سے کہانا آتا تو آپ ہرگز نہ کہاتے پانچون وقت کی فرض نماز مسجد مین جماعت کے ساتھہ ادا کرتے اور اکثر اوقات آپ مسجد ہی مین نماز پڑھتے اور اپنے حجرہ مین ذکر الہی مین ہر وقت مشغول رہتے تھے ۔

حضرت ضعیف الجثہ تھے ۔ آپکا سرخ رنگ اور اوسط قد تھا ۔ آپکی صورت نہایت نورانی تھی ۔ آپ اعلی درجہ کے فصیح اللسان اور علامہ زمان تھے ۔ آپکے چہرہ سے عظمت وہیبت کامل طور پر نمایان تھی ۔ آپکے جلال وجمال کی یہ کیفیت تھی کہ جو شخص آپکی صورت مبارک دیکھتا تو اوسمین دیکھنے کی طاقت نہ رہتی وہ فوراً ہی سرنگون ہوجاتا ۔

حضرت ولی الآفاق بالاتفاق کے اخلاق اور اوصاف اگرچہ حد بیان سے باہر ہین اور اونکی حقیقت خالق بیچون کے نزدیک جیسی کہ چاہئے ہے مگر اُنسے بمصداق مشتی از نمونہ جو کچہہ اس فقیر کو پہونچے اور جنکی کامل طور پر تصحیح و تحقیق کی گئی اونکو اس کتاب مین لکہدیا ہے - آپ کی مدح مین یہ چند اشعار ہوئے ہین -

غزل

درمدح حضرت قطب العارفین امام العاشقین ابوالفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس سرہٗ

دائی ملک و لا ابوالفتح شمس الدین
سرور اہل دو کون شاہ محمد یقین

مصدر انوار حق مظہر آثار حق
معدن اسرار حق قطب زمان و زمین

چہرۂ عیسوی از دم او آشکار
سیری آنکہ یقین محی اموات دین

فیض او زانتہ بر فلک سروری
گشتہ بر اوج کمال ماہ رخ بدر دین

رونق ایام ازین زین دو شہ نامدار
لیل و نہار رخ ضیا یافتہ از ہر دو این

جست تمسک بدو غوث ولی از حق
دست بدامان زد اونچہ حبل المتین

قادری از فیض شان یافتہ نقد و نما
گشتہ بہر دو جہان کام دہ و کام بین

ذکر مناقب حضرت قطب الانام مرشد الکرام مخدوم المخادیم بندگی شیخ ابراہیم المعروف بمخدوم جی قدس اللہ سرہٗ

پہلی حکایت

شاہ جی محمد جہان سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین مرد شیعہ تھا اور درویشان اہل تسنن سے اعتقاد نہ رکھتا تھا - جب مین نے حضرت بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہ کے فضائل علیہ و شمائل جلیہ افواہ عالمیان سے متواتر سنے اور ہر ایک شخص سے آپکی کرامات کا ذکر سنا تو آپکے روے مبارک کے دیدار کی طرف میرا دل مائل ہوا اور اس عالی صفات کی ملاقات کا خطرہ میرے دل مین جاگزین ہوا - ہرچند چاہا کہ تنہا در دولت پر حاضر ہوکر دولت دیدار فرحت آثار سے مشرف ہوآؤن مگر چونکہ میرے ساتھ جماعت کثیر تھی - اس لئے تنہا جانے سے مجبور رہا - آخر مین نے اور میرے تمام یار دوستون نے متفق ہوکر حضرت کی زیارت کا قصد کیا اور امتحان کے طور پر ہم نے فکر کی کہ اگر وہ قدوۃ الاتقیا ہمارے پہونچتے ہی حضرت امام الاتقیا امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی علی نبینا علیہ السلام کے فضائل

اور مناقب میں کلام فرمائیں یا ہمارے قبل از نزول فضائل بیان فرماتے
رہیں تو ہم یقین جانینگے کہ حضرت صاحب ولایت ہیں اور صفائی باطن رکھتے
ہیں - جو کچھ آپ کے بارے میں خلائق کہتی ہی وہ راست اور حق ہے -
غرض اس نیت کے ساتھ ہم تمام یکبارگی حضرت کی خدمت میں پہونچے
اسوقت ہم نے دیکھا کہ حضرت جانماز پر تشریف فرما ہیں اور تمام حاضرین
کے آگے حضرت امیر نامدار علیہ السلام کے مناقب بحسن تمام بیان فرما
رہے ہیں - اور ایسے نادر طریق پر کہ ہم نے آگے کہیں سنا نہ تھا -
ہم سخت متحیر و متعجب ہوئے جب مجلس برخاست ہوئی تو ہم آپ کے قدم
مبارک پر گرے اور نادم و معتذر ہوکر توبہ کی اور اوس روز سے آپ کی
خدمت شریف میں آنے جانے لگے - واللہ اعلم بالصواب -

دوسری حکایت

شاہ جی مذکور سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ میری منکوحہ حاملہ تھی
اوسکے حمل کی مدت تمام ہوئی - درد زہ شروع ہوا - اور وضع حمل کے
آثار ظاہر ہوے مگر وہ جن نہ سکتی تھی - اس سے اوسکی حالت نہایت
نازک ہوگئی اور وہ مرنے کے قریب پہونچ چکی تھی - ظاہرا اوسکی
یہہ حالت دیکھہ کر میں اوس کے لئے نہایت دلگیر اور اندوہگین
ہوا چاہا کہ حضرت قطب زمان مسیح آوان بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہٗ
کے پاس جاؤں اور عرض حال ساتھہ عجز بمقال کے کرکے آپ سے دعا کیلئے

التماس کرون - اسوقت نصف شب گذر چکی تھی - مین اپنے گہر سے
روانہ ہوا - اثنائے راہ مین میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اس وقت
حضرت گہر مین ہونگے اور دروازہ بند ہوگا - پس میرے بیوقت جانے
سے کیا فائدہ ہوگا - یہہ خیال کرکے مین نے چاہا کہ واپس پہرون -
پہر یہ دل مین آیا کہ اگر ایسا ہی ہوگا تو بہتر اور اولی بات یہی ہے کہ اوس
صاحب نظر کے آستانہ تک آستیانہ کے پاس صبح تک منتظر بیٹہا رہون
جب آپ باہر تشریف لائینگے تو اسوقت عرض کرونگا - مین نے یہہ عزم بالجزم
کرکے آگے قدم بڑہایا - جب خانقاہ کے دروازہ پر پہونچا تو اوسکا
دروازہ کہلا ہوا پایا اور حضرت کو اپنی خانقاہ مین مستقبل قبلہ حق مین مشغول بیٹہے
ہوئے دیکہا - تمام رسمی کے بعد بادب تمام دست بستہ کہڑا رہا - ایک
ساعت کے بعد آپ نے روے مبارک میری طرف پہیرا اور اس سے
قبل کہ کوئی بات مین اپنی زبان سے نکالون آپ نے اپنی زبان غیب
ترجمان سے فرمایا کہ جا اسوقت تیری منکوحہ نے وضع حمل کیا ہے - اوسکے
پیٹ سے مردہ بچہ نکل آیا ہے - لیکن تیری منکوحہ کو کوئی مضرت نہین ہے
اور نہ ہوگی - کوئی خوف کی بات نہین - تجہکو فکر نہ کرنی چاہیئے - جب مین نے
یہ خبر اس صاحب نظر سے سنی تو بہ تعجیل تمام وہان سے مراجعت کی
اور گہر آکر دیکہا تو واقعی میری منکوحہ نے مردہ بچہ جنا تہا جیسا کہ حضرت نے
فرمایا تہا - اسکے بعد میری منکوحہ نے ایام نفاس صحت و سلامتی
سے گذارے اوسکو کوئی مضرت نہ پہونچی صدق قولہ فیما اخبر سیع

ہوئی اوسکی بات جسمین کہ اوس نے خبر دی) واللہ اعلم بالصواب

تیسری حکایت

میان حاجی سے جو ایک صالحون سے تھے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ ایک وقت مین حضرت بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہ کی خدمت مین حاضر تھا - آپ نماز مین مشغول تھے - اور وظیفہ کے نوافل ادا کر رہے تھے - مین نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ کی جگہہ دست مبارک سے صاف کرکے سجدہ کیا - اسیوقت اوس قطب الابرار کی نسبت میرے دل مین خطرہ بصورت انکار جاگزین ہوا کہ حضرت نے ایسا کیون کیا - اس لئے کہ نماز مین یہہ فعل ممنوع ہے اور پھر حضرت جیسے بزرگ ایسا کرین جب آپ نے نماز تمام کی اور سلام پھیرا تو روئے مبارک میری طرف پھیر کر فرمایا کہ تو اپنے دل کو مشغول اور فارغ رکھہ دوسرون کے عیب ڈہونڈہنے پر مت لگا - نماز مین آہم امر حضوری دل ہے - اگر وہ حاصل ہو جائے تو ایسی حرکتون سے کوئی نقصان و زیادتی نہین ہوتی ہے - جب مین اوس صاحب صفا سے یہ کلام سنا تو متحیر و متعجب ہو کر اٹھا اور آپکے قدم مبارک پر گر کے توبہ کی واللہ اعلم بالصواب -

چوتھی حکایت

سید اسمٰعیل سے نقل ہے - لوگ انکو جنگلی باگ کہتے تھے حضرت

بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہ کے وہ مرید اور خلیفہ تھے اور وہ اپنی بزرگ حالت رکھتے تھے - چنانچہ انہین آدمیون کے دلون سے آگاہی تھی - وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت میرے پیر و مرشد بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہٗ خانقاہ کے حجرہ مین آرام فرماتے تھے - مین یکایک اندر داخل ہوا دیکھا تو حضرت نیند مین تھے - میرے دل مین آیا کہ اس عالم بے زوال کے سردار کا دل تو دیکھون کہ اس وقت نیند مین اسکی حالت کیا ہے اور کہان ہے اور کس شغل مین ہے ؟ غرض مین اس حرکت نازیبا کا مرتکب ہوکر نزدیک گیا - میرے نزدیک ہوتے ہی آپ نے آنکھ کھولی - اور نظر دہشت اور غضب سے میری طرف دیکھکر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر پھیرا - تمام صفائی باطن واپس لے لی - میری جو آگے حالت تھی وہ کل مین نے کھو لی - اُس بے ادبی کی نحوست سے اس دولت سے محروم ہوگیا - اسکے بعد مین نے بہت کچھ توبہ و استغفار کی اور بے انتہا عجز و زاری کی مگر سب بے سود ثابت ہوئی واللہ اعلم بالصواب -

پانچوین حکایت

نظر علی سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ مین ایک رات قطب الحضرت بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ کے گوشہ مین سو رہا تھا - جب مین صبح کے وقت بیدار ہوا تو دیکھا کہ ایک شیر مہیب حضرت کی جگہ

پر بیٹھا ہوا ہے - مین بہت ڈرا اور چاہا کہ اُس جگہہ سے بھاگ جاؤن لیکن اسکی ہیبت سے مین اپنا سر تک نہ اٹھا سکتا تھا - تھوڑی دیر تک شیر مذکور خود اٹھا اور حضرت کے حجرہ مین جہان آپ آرام فرماتے تھے گیا مین بھی اوسکے پیچھے گیا وہان دیکھا کہ حضرت حجرہ مین تنہا بیٹھے ہوے تھے - شیر کا کوئی اثر آپ پر ظاہر نہ تھا - جب آپ نے مجھے دیکھا تو ڈرنے سے منع فرمایا - واللہ اعلم بالصواب -

چھٹی حکایت

شیخ عبد الکریم بن شیخ ابراہیم سہام الگولکنڈوی سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ میرے پیر و مرشد حضرت بندگی شیخ ابراہیم المعروف بمخدوم جی قدس اللہ سرہ اپنے حجرہ مین مشغول تھے - اُسی مکان کے صحن مین لڑکے لڑکپن کے طریق پر کھیل رہے تھے - آنکھہ مچانی کی بازی تھی - وہ اسطرح پر کھیلی جا رہی تھی کہ ہر ایک لڑکا علیحدہ علیحدہ جگہہ چھپ جاتا - اور تین سے جس کسیکو جائے بتاکر اوسکا نام پکارا جاتا تو وہ وہان سے نکل آتا تھا - بنابران ایک لڑکا بلا حفظ حضرت کے حجرہ مین گھس آیا اور اوس تخت کے نیچے جو حضرت کے پہلو مین رکھا ہوا تھا چھپ گیا حضرت نے بنظر تہدید اوسکی طرف دیکھا اور بنداے ہیبت سے لفظ ہون کہا - پھر ہون کہتے کے اوسکی جان قبض ہوئی اور دم نکل گیا جب تمام لڑکون کو پکارا گیا تو وہ سب آگئے مگر وہ لڑکا نہ آنا تھا نہ آیا -

بہت کچہہ اوسکی تفحص اور تجسس کی گئی۔ سب بے سود ثابت ہوئی
اوسکا پتہ نہ ملنا تھا نہ ملا۔ مان اوسکی روتی چلاتی سیر پٹکتی شور کرتی دیوانہ
وار پھرنے لگی۔ ہر جگہہ چہان مارا۔ کونہ کونہ ڈھونڈ اکہین پتہ نہ لگا۔
آخر اوس مسیح زمان کے حجرہ مین تخت کے نیچے دیکھا تو وہان اوس نے
اپنے لڑکے کو مردہ پڑا پایا۔ دیکھتے ہی سر پیٹنے اور گریہ وزاری کرنے
لگی۔ جب حضرت نے اوسکو اس حال مین ملاحظہ فرمایا تو اوسکو رونے
سے منع کیا اور شفقت فرمائی اور اوس لڑکے کیطرف رو کرکے پکار
کرکے فرمایا اٹھ اپنے حال مین آ۔ یہ کہنے کی دیر تہی کہ وہ لڑکا اٹھا
اور چلا گیا۔ اوسکی مان اس مشاہدہ سے سخت متعجب ہوئی اور
باہر آکر واقعۂ حال ہمکو سنایا اور سب کو اس سے اطلاع دی۔

واللہ اعلم بالصواب

ساتوین حکایت

قدوۃ الصلحا شیخ مخدوم بن شیخ حسین بن حضرت بندگی مخدوم جی
قدس اللہ سرہ سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ ایک دن ایک شخص کو
بچھونے کاٹا۔ وہ اوسکے درد سے بیتاب ہوکر مرنے کے قریب
ہوگیا۔ لوگ اوسکو حضرت خدی بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہ کے
خدمت مین لے گئے مگر اوس وقت حضرت حجرہ مین قیلولہ فرماتے تھے
قدم بوسی کی دولت سعادت کے میسر نہ آنے سے مایوس ہوکر اہل

نے حضرت کے وضو کرنے کی جگہہ کی مٹی اوٹھائی - اور اوس شخص
کے عضو پر جہان بچھو نے ڈنک مارا تھا اور اوسکے زہر سے بیتاب
ہو رہا تھا لگائی - اوس مٹی کے لگتے ہی حق سبحانہ و تعالی نے
اوسکو درد سے شفا دی اوسکا درد بالکل دفع ہوگیا ایسا کہ تھا ہی
نہین - وہ وہان سے نہایت شادمان و خندان واپس گیا
اور حضرت کی میمنت اور برکت کا اثر یون ظہور مین آیا

واللہ اعلم بالصواب

آٹھوین حکایت

عبدالقادر بن احمد شاہ سے نقل ہے کہ وہ کہتے تھے
کہ مین نے اپنے والد احمد شاہ سے کہتے سنا اور یاد رکھا ہے
وہ اسطرح فرماتے تھے کہ مین ایک بار حضرت قطبی و مرشدی
بندگی حضرت مخدوم جی قدس سرہ کی خدمت مین بیٹھا ہوا
دیکھا کہ تین آدمی فاصلہ در سے چلے آرہے ہین - حضرت
کی نظر مبارک اون پر پڑی تو آپ نے میری طرف التفات فرما کر
پوچھا کہ کیا تو نے ان تین آدمیون کو جو چلے آرہے ہین دیکھا
مین نے کہا ہان یا سیدی - پس آپ نے زبان غیب سے فرمایا
کہ یہ لوگ میرے امتحان کے لئے آرہے ہین - ہر ایک شخص
نے اپنے دل مین جدا نیت کی ہے اور ایک کی نیت سے دوسرے کو

اطلاع نہین ہے۔ حضرت سلے اونکی تمام کیفیت مجھسے بیان کی اور تفصیل سے ہر ایک بات مجھے سمجھادی۔ کہ ان تینون مین سے فلان شخص نے اپنے دل مین نیت کی ہے کہ اوسکے آتے ہی مین اوسکو اپنی سید ہی جانب بیٹھاؤن اور اصحاب یمین مین شامل کرون۔ دوسرا چاہتا ہے کہ مین اوسے شیر برنج کہانے کو دون اور تیسرے نے طعام کی جو کسی جنس سے ہو نیت کی ہے کہ مین اوسے دون اور وہ کہائے۔

جب وہ تینون شخص پہونچے تو آپ نے ایک کو اپنی سیدہی جانب بیٹھنے کو فرمایا اور شیر برنج اور کہانا منگواکر اون ہر دو کو کہلوایا۔ پس وہ تینون اوٹھے اور حضرت کے پائے مبارک پر گر کر کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم اپنے دل مین یہی نیتین کرکے آئے تھے۔ اور انکو بعینہ پایا۔ پھر انہون نے مرید ہونا چاہا مگر حضرت نے انہین مرید کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ جو کوئی پیرون کے ساتھ امتحان سے پیش آئے اور انکی نسبت اتنی بے ادبی گوارہ رکہے تو وہ مرید ہونے کے سزاوار نہین ہے۔ انہون نے ہرچند اعتذار اور استغفار کیا مگر حضرت نے ایک نہ سنی اور مرید کرنا قبول نہ فرمایا۔ اس سوء ادبی کی نحوست سے وہ دولت بیعت سے محروم رہے اور آخر کو بے نیل مرام واپس چلے گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نوین حکایت

حکایت حضرت کے بعض کرامات و خوارق

عادات پر جو آپ کی زندگی مین واقع ہوئے اون فضائل علیہ و شمائل جلیہ پر جو قولاً و فعلاً صادر ہوئے اور ان حالات پر جو بوقت انتقال آپ سے ظاہر ہوئے مشتمل ہے

کہتے ہین کہ اس جہان فانی سے سرائے جاودانی کیطرف رحلت کے وقت حضرت نے اپنی موت کی خبر دی۔ جب آپکا دم چڑہنے لگا تو آپ کے بھتیجے محمد بڑے نے آپ سے کہا یاسیدی! آپ جلد دم فرمائین تھوڑی دیر کے لئے حضرت کو افاقہ ہوگا۔ حضرت نے انکو اسکا کچھہ جواب نہ دیا۔ جب آپکا وقت نزدیک پہونچا تو آپ نے اپنے بھتیجے شیخ جمال کو فرمایا کہ مجھے اسوقت بٹھادو۔ جب شیخ جمال نے آپ کو اٹھا کر بٹھادیا۔ پس آپ نے ذکر جلی شروع کیا اور جانب سر و گردن کو گھما کر شدید قوت سے اپنے دل پر لفظ اللہ کا ضرب لگایا۔ اسی حالت مین آپکا وصل ہوگیا۔ طائر روح قفس تن سے پرواز کرگیا۔ بیت

این جان عاریت کہ بحافظ سپرد دوست * روزے رخش بہ بینم و تسلیم وے کنم
طالب و مطلوب مل گئے - جان جانان سے وصل ہوی انا للہ وانا الیہ راجعون ط

حضرت اپنے والد بزرگوار حضرت قطب الآفاق بالاتفاق المتجلی بتجلیات الغافری - (جلوہ گر ہونے والے اللہ کی جلوہ گریون سے) بندگی ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ کے سجادہ نشین تھے آپ نے کبھی ذرہ بھی حضرت کی راہ و روش سے تجاوز نہ کیا - ہمیشہ حضرت کی عادت کی موافق کام کرتے تھے - آپ صورت اور سیرت مین حضرت جیسے تھے - آپ مین حضرت سے ذرہ بھی تفاوت نہ تھا - وہی شکل وہی چال وہی ڈھال وہی اخلاق اور وہی عادات آپ مین موجود تھے - آپ اپنے عہد کے مقتدائے زمان مرشد آوان مرجع الفقرا و اصفیا اور سردار حلقۂ اہل ولا تھے - آپ سلاطین اور بادشاہون کے ساتھ اختلاط اور انبساط نہ فرماتے اور دنیا دارون کی تعظیم نہ کرتے اور ہمیشہ انکی صحبت سے کراہیت کرتے تھے - چنانچہ ایک دفعہ ابراہیم قطب شاہ نے آپکے دیدار کی آرزو کر کے بہزار عجز و انکسار نامہ لکھکر بھجوایا مگر آپ نے قبول نہ کیا - اسپر اوس نے عرض کیا کہ اگر آنحضرت تشریف شریف ارزانی نہ فرماتے ہین تو اپنے نعلین مبارک ہی بھجدیجئے تا مین نعلین بوسی کی دولت سے سرافراز ہون - حضرت نے اوسکی اس گدا یانہ

بہی نہ مانا اور نعلین مبارک ہرگز نہ بہجوایا اور اوسکے جواب مین یہ لکہا کہ دنیاداروں کو درویشوں کی دعا سے مقصود ہے اور ہم خود تمام مسلمانوں کے ساتھہ تمہارے لئے بہی دعائے خیر کرتے ہین ۔ پس ہمسے تمکو یہی کافی ہے ۔

حضرت صاحب تصنیف بہی تھے ۔ کشف اسرار سے علم سلوک مین آپ نے بہت سی کتابین تصنیف وتالیف کی ہین ۔ اور سبب اسکا یہ تھا کہ آپکا برسوں یہی طریقہ رہا کہ آپ چھہ مہینے اپنے شہرت اور چھہ مہینے اپنی بی بی کے پاس شہر گلبرگہ شریف مین رہتے تھے ۔ جب وہان سے حضرت کی خدمت مین آتے تو حضرت بار فیصت پر نظر پڑتے ہی آپ اپنی دستار سر سے اُتار کر اپنے گلے مین لپیٹ لیتے اور اور آیۂ کریمہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (اے ہمارے رب ظلم کیا ہمنے اپنے نفسوں پر اور اگر تو نہ مغفرت کریگا اور نہ رحم کریگا ہم پر تو البتہ ہوجاینگے ہم زیان کاروں سے) پڑہتے ہوئے بار بار زمین خدمت کو بوسہ دیتے ہوئے اپنا سر اوس سرو کے قدموں پر رکہتے ۔ اور اپنا منہہ خاک پا سے ملتے حضرت اونکا سر اوٹھا کر اپنی گود مین لیکر فرماتے کہ تو جو اتنی مدت تک بغیر ہمارے رہا وہان کس عمل مین مشغول تھا تو اوسوقت آپ ایک رسالہ جو وہان رہکر تصنیف کرلاتے خدمت مین گذرانکر بعجز وانکسار عرض کرتے کہ وہان یہ خاکسار اس رسالہ کی تیاری

مین مصروف تھا۔

آپ کے مرید اور خلیفے بہت تھے اور وہ سب صاحب حالات واسرار تھے۔ آپ کے تمام بھائی آپکا بیحد احترام واکرام کرتے تھے اور آپکو اپنے پدر بزرگوار کی جگہہ مین سمجھتے تھے۔ آپ مین رعب اسقدر تھا کہ لوگ آپ کیطرف نظر اٹھاکر دیکھنے کی جرائت نہ کرسکتے تھے اور جسوقت آپ اور حضرت شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہما دونون بھائی ایک مجلس مین بیٹھتے تو لوگ دیکھکر آپ دونون کو جمع الشمس والقمر (چاند و سورج ایکجا جمع ہین) کہاکرتے تھے۔ آپ اکثر سماع سنتے اور خود رقص فرمایا کرتے اور جسوقت آپ کو حال آتا تو اوس سے تمام حاضرین بھی متاثر ہوتے تھے۔ آپ بزرگون اور پیرون کے اعراس کیا کرتے اور فقیرون اور آنے جانے والون کی نہ ... اچھہ بجالاتے اور انکی بدخوئی پر نہایت صبر و تحمل سے کام لیتے تھے آپ تخلقوا باخلاق اللہ ط (عادت کرو تم اللہ کے عادتون کی) کی صفت سے موصوف تھے۔ آپ کی ولایت پر خاص وعام تصدیق تمام رکھتے تھے۔ حضرت والا منقبت کی مناقب نہ اوس درجہ پر ہے کہ لسان فصیح البیان کی تقریر پر منحصر ہووے اور نہ اوس حد پر ہے کہ قلم و زبان کی تحریر اوسکو مرقوم کرسکے۔ لیکن جو کچھ حالات اس فقیر کثیر التقصیر کو بہم ہوسکے اور جنکی تصدیق و تحقیق کی گئی وہ اس کتاب مین لکھی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر مناقب حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل بن حضرت قطب الصمد بندگی مخدوم ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہما

پہلی حکایت

داد یالی عبدالرزاق دانا قلان واثق سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ عید کے دن حضرت مخدوم المشائخ قطب الجلیل بندگی شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہٗ نمازگاہ میں تشریف فرما تھے۔ عماد شاہ بادشاہ برار نیز تمام مشائخین علما و فضلا وغیرہ اور اس ملک کے کل مسلمان جمع ہوکر اپنی اپنی جا نمازیں بچھا کر سب بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ بابا بنگالی مجذوب جو صاحب حالات جلیلہ و مقامات علیہ تھے اور جنکے کرامات و خوارق عادات اوس ملک کے خاص و عام پر اچھی طرح ظاہر تھے تشریف لائے۔ آتے ہی آپ ہر ایک مشائخ کا مصلا اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کیا۔ جب حضرت شیخ کے مصلے کے

پاس آئے تو آپ نے نہایت ادب سے کہڑے ہو کے کہا اے بنگالی یہہ جگہہ ادب کی ہے۔ یہہ کہکر آپ نے بوسہ دیا۔ جب عماد شاہ اور دیگر تمام حاضرین نے اس معاملہ کو دیکھا تو ہر ایک نے یہی کہا کہ جسکو بابا بنگالی نے ایسا احترام دیا۔ یقین ہوتا ہے کہ وہ شخص ضرور اقطاب عظام سے ہوگا۔ پس تمام لوگ ساتہہ اعتقاد اور خلوص کے اٹھے اور حضرت کے قدم بوس ہو کر اس قطب زمان کے زمرۂ معتقدان میں اپنے کو انہون نے منسلک کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دوسری حکایت

حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہٗ کے تمام ملازمون اور خدمت گارون سے نقل ہے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ عماد شاہ کی عورت حاملہ تہی۔ جب اوسکے حمل کی مدت ختم ہوئی تو اوسکو درد زہ شروع ہوا مگر وہ جن نہ سکتی تہی کئی ایک روز اسکو اسی حالت مین گذرے بہت سے علاج جو ممکن تھے کیئے گئے مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ عاقبت الامر حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہ کی درگاہ مین التجا لائے اور واقعۂ حال سابقہ عجز مقال سے عرض کرکے اس قدوۃ الاولیاء سے دعا کے خواستگار

---

* یعنے خاص اپنی طرف خطاب کرکے کہا۔ مترجم ۱۲

ہوئے - حضرت نے اوسکے بارہ مین گوشہ التفات رجوع فرمایا اور از راہ شفقت
زبان مبارک سے پڑہکر کوئی چیز دی - اس عورت کو وہ چیز کہلاتے
ہی اسکا حمل وضع ہوا اور تکلیف سے خلاص پائی - عماد شاہ نے اسکو
حضرت کے فیض وکرامت کی برکت سے تصور کرکے کمر خدمت باندہی
اور آپکی خدمت بابرکت مین فی الفور دوڑا آیا - واللہ اعلم بالصواب

تیسری حکایت

میان ابراہیم سے نقل ہے - یہ صاحب حضرت قطبی بندگی
ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ
کے روضہ متبرکہ کے مجاور تھے - اور مرد درویش وصالح تھے - وہ
کہتے تھے کہ میرا جامہ نہایت میلا کچیلا ہوگیا تھا - مین اوسکو دہونا
چاہتا تھا مگر میرے پاس صابون نہ تھا - مین حضرت بندگی
مخدوم شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہ کی خدمت مین گیا تاکہ آپ
سے صابون مانگ لون - جب آپ نے مجھے دیکھا توقبل اسکے کہ
مین کوئی بات اپنی زبان سے کہون خود آپ نے زبان غیب سے
پوچھا کیا توصابون چاہتا ہے؟ مین نے کہا ہان - آپ نے صابون نکال
مجھے دیا - مین آپ کے اس فعل سے نہایت متحیر ومتعجب ہوا کیونکہ
مین سمجھے ہوئے تھا کہ میری نیت سے سوائے حضرت صمدیت کے
کوئی مطلع نہ ہوگا - مین نے اوسوقت حضرت کی صفائی باطن کا

اقرار کیا - واللہ اعلم بالصواب -

چوتھی حکایت

شاہ عالم ابن شیخ عبداللہ بن حضرت شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہما سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد شیخ عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میرے حضرت والد شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہٗ سیر و تفریح کے لئے باہر تشریف لے گئے - اسوقت مین بھی آپ کے ہمراہ تھا - مین نے دیکھا کہ آپ اپنے دست مبارک مین کچھہ پھول لئے ہوئے ہین - جب اوس مقام پر جہان کہ آپ آپکا روضۂ متبرکہ واقع ہے پہونچے تو آپ نے اوس جگہہ گلہائے مذکور کو ڈالکر فرمایا کہ یہہ میری قبر کی جگہہ ہے -

راوی مذکور بیان کرتے تھے کہ مین حضرت کے اس کہنے سے متحیر و متعجب ہوا لیکن آپ کی غایت ہیبت سے پوچھہ نہ سکا - اس واقعہ کے ایک مدت مدید اور عہد بعید کے بعد جب آپ نے اس عالم فانی سے سرائے جاودانی کیطرف رحلت فرمائی تو اُسی جگہہ آپ کا مدفن واقع ہوا اور قول مبارک تصدیق کو پہونچا -

واللہ اعلم بالصواب

پانچوین حکایت

راوی متذکرہ بالا سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ اُس حضرت والامنقبت کا لڑکا اس جہان سے نقل کر گیا - آپ اسکی قبر پر تشریف لے گئے مکاشفہ سے اسکا حال معائنہ کرکے آپ نے تمام طور پر بیان فرمایا اور فی الحقیقت اوسکا حال آپ کے فرمانے کے بموجب تھا کیونکہ بعض صلحا اور اہل صفا نے بھی خواب مین وہی حال دیکھا اور معلوم کیا تھا

واللہ اعلم بالصواب

چھٹی حکایت

حضرت کے تمام فرزندون اور ملازمون سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ ایک روز ہم حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمٰعیل قدس اللہ سرہ کی خدمت شریف مین حاضر تھے اور حضرت حقایق و دقایق مین وعظ فرما رہے تھے - آپ نہایت خوبی سے معرفت کی باریکیان بیان اور اوسکی حقیقت عیان فرما رہے تھے - ہم سب بیٹھے سن رہے تھے کہ ناگاہ لوگون نے ماہ رمضان المبارک کے چاند کے پدیدار ہونے کی خبر لائی - اور وہ سب مبارک باد کہتے ہوئے حضرت کے پانٔو مبارک پر جھکے - حضرت نے اُنکو فرمایا کہ رمضان مین اس مجمع مین میرا موجود ہونا آخری ہے اور اس رمضان سے میرا یہ آخری ملنا ہے - تراویح وختم قرآن کے لئے میرا قائم ہونا بھی آخیر ہے - اسوقت حضرت صحیح البدن تھے - آپکو کوئی مرض لاحق نہ تھا - ہم تمام لوگ آپ کے فرمانے سے

خلقت متعجب و متحیر ہوگئے۔ یہانتک کہ اس ملک العلام نے نماز تراویح ختم قرآن کے ساتھہ تمام کی اور اسی ماہ رمضان المبارک مین آپ اس جہان ناپایدار سے طرف دار البقا کے رحلت فرما ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

بیان اخلاق و اوصاف آنحضرت

حضرت صاحب حالات جلیہ و اخلاق رضیہ تھے۔ ہفت قرأت اور چہاردہ روایات کے ساتھہ آپکو قرآن شریف ازبر تھا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے حافظ و قاری تھے۔ خوش الحانی و قرآن خوانی مین اس زمانہ مین کوئی آپکا ثانی نہ تھا۔ اس کمال مین آپ بے مثل و مشہور آفاق تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کے آگے امامت کیا کرتے۔ اور حضرت کی سیرت و صورت پر عمل پیرا رہتے اور ہمیشہ پرہیزگار پابند شرع رہتے تھے۔ آپ بہترین خلائق سے تھے آپ صاحب احوال و حالات تھے۔ آپ کی صفائی باطن مسلم تھی۔ آپ اپنے وقت کے ایک ولی اور قطب صاحب تھے۔ آپ اہل دنیا کی صحبت اور تونگرون کی ہم نشینی سے کراہت تمام رکھتے اور اپنے حال پر آپ ہمیشہ قانع رہتے تھے۔ ہر ایک راز اور ہر حال کے آپ ناظر تھے۔ آپ جس مریض کیطرف نظر کرتے اور زبان مبارک سے کچھہ پڑھ کر اوسپر دم کرتے وہ اوسوقت مرض سے شفایاب ہوتا۔ آپ طالبان کو ارشاد فرماتے اور رہ حق راہ نمائی کرتے تھے۔ آپ سماع سنتے اور بزرگون اور پیرون اور اس اور فقیرون کی خدمت کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پدر بزرگ کے

طریقہ کو جاری رکھا اور انکی دائرہ روش سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا۔ آپ کی مناقب جتنی بیان کی جائیں تھوڑی ہیں آپ کے اوصاف حد بیان سے باہر ہیں۔ لیکن اس جگہ اس قطب الابرار کے حالات کی نسبت چند کلمہ بطریق اختصار لکھے گئے اور یہ بھی کامل طور پر تصدیق و تحقیق کرنے کے بعد حوالہ قلم کئے گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر کرامات حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی شیخ اسحٰق بن حضرت قطبی ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ

پہلی حکایت

حضرت قطب الواصلین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہٗ سے نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک روز میں اور میرے بھائی اسحٰق بھی حضرت والد کی مسند میں بیٹھے ہوئے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ ناگاہ ہم نے تختہ جس پر حضرت والد قدس سرہٗ کو غسل دیا جاتا تھا مسجد کے ستون کے اوپر رکھا دیکھا۔ بھائی شیخ اسحٰق نے

میری طرف رخ کرکے مجھسے کہا اے میرے پیارے برادر بجان برابر وہ تختہ مجھے دو۔ میں نے کہا آپ ہی لیجیے۔ پس آپ نے اس تختہ کی جانب نظر کی اور ہیبت سے گھور کر اوسپر اپنا کچھہ ایسا اثر ڈالا کہ اوسیوقت تختہ مذکور زمین پر آرہا۔ جیساکہ آپ کے سامنے کسی نے لاکر رکھدیا۔

واللہ اعلم بالصواب

دوسری حکایت

میرانجی بن حضرت شیخ اسمٰعیل سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ حضرت قطب الآفاق بندگی شیخ اسحٰق قدس اللہ سرہٗ طلوع فجر کے وقت اوس باولی پر جو مسجد کے نزدیک واقع تھی وضو کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے وہان دیکھا کہ سانپ اور چوہا دونوں آپسمین گتھم گتھا ہورہے تھے۔ بڑی شدت سے اونکی لڑائی ہورہی تھی۔ آپ نے اونکی طرف بنظر جلالت وہیبت گھورا۔ وہ فی الفور مرگئے۔ ایک ساعت کے بعد آپ کے بھائی قطب الجلیل بندگی شیخ اسمٰعیل قدس سرہٗ ادہر تشریف لائے۔ آپ نے اونکو وہان مردہ دیکھکر زبان مبارک سے فرمایا اُٹھو اور چلے جاؤ۔ آپ کے فرمانے کی دیر تھی کہ وہ دونوں فی الفور زندہ ہوگئے اور چلے گئے۔

واللہ اعلم بالصواب

تیسری حکایت

راویان صادق اور ناقلان واثق سے نقل ہے — وہ کہتے تھے کہ حضرت الآفاق ولی ذوالاشواق بندگی شیخ اسحق قدس اللہ سرہٗ ماہ رمضان المبارک مین اپنے والد کی مسجد مین اعتکاف مین بیٹھے تھے۔ ہم نے ایک رات یہہ کیفیت دیکھی کہ تمام مسجد تجلیات الٰہی کے نور سے منور ہوئی اور اوسکی ضیائے باصفا جمیع جوانب مین ظاہر ہوئی حتٰی کہ سواکنان مسجد نے گمان کیا کہ آگ لگی۔ مگر اوسکی چھت جو مسجد آئی تھی اُسمین کوئی اثر آگ کا اُنہین دکھائی نہ دیا۔ سب باہر بھاگ آئے اور اُنھون نے حضرت کے بڑے بھائی حضرت بندگی مخدوم جی قدس اللہ سرہ کو اس واقعہ کی خبر دی جب وہ برگزیدۂ آلہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ ایک نور انوار قدس پروردگار سے نازل ہوا ہے اور بندگی شیخ اسحق نے استحقاق و خصوصیت سے اس شرف کو پایا ہے — اور آپ دولت لیلۃ القدر سے مشرف ہو کر اس قادر پر کمال کے جمال بیمثال کے دیدار سے مست و مدہوش ہین اور ازلیے وصال کی شراب کے پیالون کے مزے لے رہے ہین — پس آپ نے زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ میرے بھائی شیخ اسحق کو جس بات کی تلاش تھی اللہ تعالٰی کی عنایت امداد سے اوسکی توفیق و یاری سے وہ اسکو نصیب ہوئی — اگر وہ اسکو [illegible] کرسکے اور ضبط سے اپنے مین پو

اگر رہے تو وہ ضرور حقانی مقام پر پہونچ جائیگا - اسی اثنا میں حضرت شیخ اسحٰق اپنی حالت جلال میں مسجد سے باہر تشریف لائے اور آپ نے حضرت بندگی مخدوم جی کو پکار کہا بھائی جان آؤ ہم سے نعمت لو ہم آپ نثار کرنا چاہتے ہیں چونکہ حضرت مخدوم جی نے اپنے پدر بزرگوار صاحب اسرار سے نعمت دو جہان پائی تھی اسلئے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی سے نعمت حاصل کرنا قبول نہ کی جب حضرت شیخ اسحٰق نے دیکھا کہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ انکار کرتے ہیں تو آپ نے اُنسے کہا اچھا آپ مجھسے نعمت لینی قبول نہیں کرتے ہیں تو تشریف لے جائیے میں دوسرونکو دونگا - اسکے بعد آپکی اسی حالت جلال میں آپکی بہن جو حاملہ تھیں آپ کے سامنے آئیں ناگاہ آپکی زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ تو مر یگی اور تیرے شکم میں جو دختر ہے وہ بھی مرے گی - خدا کی شان آپکے فرمانے کے بموجب واقع ہوئی کہ بی بی مذکور کو وضع حمل ہوا وہ بیٹی جنیں اسکے بعد اس دنیا سے ہر دو نقل کر گئے - اور جب آپکی منکوحہ آپکی اسی حالت جلال میں آپ کے سامنے آئیں تو آپ نے اُنسے کہا کہ تو بھی اب بیوہ ہوگی - چنانچہ قریب الایام میں اوسی سال حضرت کا انتقال ہوا - آپ اس سرائے فانی سے سیر گاہ جاودانی کیطرف کوچ کر گئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط آپنے یہ جملہ فرمایا تھا کہ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ یعنی یہ پورے دس ہیں ؟ اس سے آپکی یہ مراد تھی کہ میں اپنے والد بزرگوار

صاحب حالات کے انتقال کے بعد کامل دس سال زندہ رہا اور ان کے اختتام پر مجھے میرے حضرت ذوالجلال قادر پر کمال کا وصال نصیب ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

چوتھی حکایت

یہ حکایت حضرت بندگی شیخ اسحٰق قدس سرہ کے عالی صفات و خوارق عادات اور بعض احوال و فضائل پر جو آپکی زندگی میں ظاہر ہوئے مشتمل ہے

ارباب صلاح و اصحاب فلاح سے منقول ہے کہ حضرت بندگی شیخ اسحٰق قدس سرہ غایت عالی شان تھے اور نہایت و جلالت بے نہایت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ جس جانور پر نظر غضب ڈالتے وہ فوراً مر جاتا۔ جس جھاڑ کو آپ ہیبت سے دیکھتے اوسیوقت اوسکے پتے جھڑ جاتے۔ اور آپ جس شجر کی طرف اشارہ کرتے وہ شجر خود بخود ٹوٹ آتا۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا جو

جلال کی تاب لاسکتا - آپ جسکی طرف نگاہ اُٹھاتے وہ فی الفور سرنگون ہوجاتا - آپ کے جذبۂ اثر سے اس عالم کی ہر ایک چیز آپ کے اختیار مین تھی - آپ ہمیشہ شوریدہ حال و فارغ البال رہتے تھے - آپ اپنے زمانہ مین حالت و جد و مستی مین کوئی شریک نہ رکھتے تھے - اپنی منزل اور اپنے حال مین آپ بے مثل تھے شراب معرفت کے نشہ مین آپ ہمیشہ سرشار رہتے تھے -

آپ کے تمام بھائیون سے روایت ہے کہ حضرت قطبی ابی الفتح شمس الدین بندگی شیخ محمد قادری قدس اللہ سرہٗ اپنے تمام صاحبزادون کے ساتھ طعام تناول فرمایا کرتے تھے - آپ شیخ اسحٰق کے سوا ہر ایک فرزند کو قدر حاجت سے زیادہ کہانے سے منع فرماتے تھے - ایک روز حضرت قطبی قدس اللہ سرہٗ کی منکوحہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ یا سیدی یہ سب آپ ہی کے فرزند ہین پھر کیا وجہہ ہے کہ آپ انکو تو شکم سیر کہانے سے منع فرماتے اور شیخ اسحٰق کو مانع نہین ہوتے ہین - آپ نے فرمایا کہ مین بخوبی جانتا ہون کہ وہ جتنا کم کہاتے ہین اوتنا بخوبی ہضم کرسکتے ہین - اس طریق کا کہانا انکے لئے کوئی حضرت کا باعث نہین ہے - اور شیخ اسحٰق اگر زیادہ بھی کہا جائے تو اُسکو کوئی نقصان نہین ہوتا ہے - کیونکہ اسکی طبیعت و حالت دوسرون سے جدا ہے - وہ اسکا متحمل ہوسکتا ہے اور اوسکو زیادہ کہانا اس صورت

مین مناسب بہی ہے۔

حضرت شیخ اسحق پر ہمیشہ نشۂ معرفت کی حالت طاری رہتی تھی۔ آپ باوصف ایسی حالت اور ایسی بے خودی کے بہی کوئی کام شرع کے خلاف نہ کرتے اور ذرہ بہی حد شرع سے قدم باہر رکھتے تھے۔ آپ اپنے والد عالی مقام کی سیرت وصورت مین استقامت تمام رکھتے تھے۔ اور اوس روش پر ثابت قدم تھے۔ آپ بلا شک وشبہ صاحب اسرار و ولی عہد مرشد روزگار و درویش کامل تھے۔

ابیات

چہ گویم در اوصاف صاحب دلے	کہ مدحش بود نقل ہر محفلے
بہر وصف لایق کہ رو آورم	کہ راہ مدحش بدان بسپرم
بآن وصف مشہور باشد چنان	کہ دانند خرد و بزرگ جہان

ذکر مناقب حضرت قطب الواصلین امام العارفین شیخی و مرشدی حضرت بندگی شیخ بدرالدین قدس سرہٗ

پہلی حکایت

حضرت قطب الانام غوث الکرام ولی اللہ الباری ابی الفتح شمس الدین
شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ سے منقول ہے۔ آپ فرماتے
تھے کہ جب میرا فرزند شیخ بدرالدین متولد ہوا تو اوسوقت مین نے
اپنے شیخ حضرت سلطان الاولیا امام العشاق والعرفا محبوب سبحانی
سید محی الدین ابی محمد السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی
رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کو خواب مین دیکھا۔ جسوقت مین نے آپ کو
مشاہدہ کیا مین کامل نیند کی حالت مین نہ تھا بلکہ اوسوقت کچھہ
خواب اور کچھہ بیداری کی حالت تھی۔ آپ نے زبان دربار گوہر
نثار سے مجھی خبر دی کہ تیرے مکان مین فرزند تولد ہوا ہے۔
وہ لڑکا ابھی وجود مین آیا ہے۔ اوسکا نام عبد اللہ ہے۔ اور
اوسکے پہونچے پر ایک خال سیاہ ہے۔ جو چیز کہ مقام فتور مین
ہے اور جو کہ تباہ و برباد ہونے والی ہے وہ اسکو درست
کریگا اور خرابی سے بچائیگا۔ اور جو شی کہ ناکام و ناتمام ہے وہ
اوسکو انصرام کو پہونچائیگا۔ پس مین یہ سنتے ہی اوٹھا اور اس
خوشخبری کی خوشی مین حجرہ کی طرف متوجہ ہوا جب وہان پہونچا
تو دیکھا کہ فی الواقع وکوکب دولت برج سعادت مین طالع و درخشان
ہے اور وہ گل وجود اپنی والدہ کے حسن کنار مین شگفتہ و خندان

ہے - مین نے اوسے اوٹھا کر اوسکے سیدھے اور بائین کان مین بانگ نماز اور تکبیر کہی اور جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا تھا بعینہ اوسکے پہونچے پر خال سیاہ دیکھا - پس مین بارگاہ صمدیت مین شکرانہ بجالایا اور یقین جانا کہ یہہ میرا فرزند بڑی شان والا اور بڑے فخر والا ہوگا اور اوسکی بلوغیت کے بعد مژدہ ثانی بہی تصدیق کو پہونچا اور یہ صحیح ثابت ہوا - مجھے اوس سے روز بروز فرحت تازہ و بہجت بے اندازہ حاصل ہونی شروع ہوئی — آپکا نام عبد اللہ اور لقب مبارک بدر الدین تہا اور آپکی کنیت ابو العلیم تہی - لیکن آپ اپنے لقب ہی سے مشہور و معروف تھے - اور اسی سے شہرت تمام رکھتے تہے - واللہ اعلم بالصواب

دوسری حکایت

حضرت قطب الزمان بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کے تمام فرزندون - مریدون اور ملازمون سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت نے اپنے خادم جسکا نام اسمٰعیل زعیل تھا براے خرچ فقیران و درویشان اناج بیچ لانے کے لئے گانون کو بہیجا - اوسنے غلہ بیچ کر روپیئے اپنے تصرف مین لالئے - دائیں اگر روپیون کی ادائی کے لئے مہلت چاہی اور حضرت کی بلاگت پر نظر رہی - آپ کے اندفاع کے لئے فکر کرکے وہ آپ کی خد

مین آیا اور آپ سے اپنے مکان تک قدم رنجہ فرمانے کی استدعا کی - حضرت نے اپنے اخلاق کریمانہ و مروت مشفقانہ سے بمقتضاے من دعی فلیجیب (جس نے دعا کی بس اوسکی دعا قبول ہوی) اوسکی درخواست کو اجابت فرماکے تنہا اوسکے مکان کو روانہ ہوئے - حضرت شیخ فرماتے تھے کہ میرے جاتے ہی اوسنے چند تیتے جو پہلے سے مہیا کر رکھے تھے میرے سامنے لا رکھے اور تشریف لانے کی معذرت کرکے رخصت رجعت دی اور پلٹ کر اوس نے وہان سے ایک مضبوط لاٹھی حضرت کے قد کے برابر اٹھالی - اسی اثنا مین جب مکان خالی ہوا اور اوس نے کسی کو نہ دیکھا تو اوس نابکار نے اوس لاٹھی سے جو ہاتھ مین لیا ہوا تھا حضرت کے مونڈہے و پشت مبارک پر بہ قوت تمام مارنے لگا - یہان تک کہ حضرت بیہوش ہوکر گر پڑے اس پر بھی اس شقی و بدین ملعون کو ذرا بھی رحم نہ آیا - اس مردود نے فوراً نیام سے خنجر کھینچکر اس قطب الانام کے سر پر مارا اسنے ہر چند سعی کی مگر وار کارگر نہ ہوا بلکہ آپکا بال تک بیکا نہ ہوا جب اوسنے دیکھا کہ وجود مین نفس شریف کا کوئی شائبہ نہ رہا تو سمجھا کہ طائر روح پرفتوح قفس بدن سے نکلکر حضرت ذوالمنن کے گلستان رحمت کیطرف پرواز کر گیا - پس اوس نے اوس جگہ سے آپ کو گھسیٹ کر کوین مین ڈالا اور اوپر سے چند پتھر

بہی ڈالے اس کے بعد وہ نابکار الیمن الحال و فارغ ہوکر اپنے گہر آیا
اور بے فکر ہوکر بیٹہ رہا۔

حضرت ذوالجلال قادر برکمال نے اپنی قدرت بیمثال سے
کسی غیر کے بلا واسطہ آنحضرت کو اس کوین سے باہر نکالا جنانچہ
آپکا وجود مبارک ناف سے اوپر تر نہ ہوا تھا۔ اسی اثنا میں
اودہر سے ایک آدمی کا جسکا نام مصلحت خان تھا گذر ہوا۔
اسنے جب اس چاہ کے پاس پہونچا تو حضرت کو بہت مظلومی میں دیکہکر
آپ سے ماجرا پوچھا۔ آپ نے حسن مقال سے واقعہ حال تمامہ کہہ
سنایا اور جو مصیبت بیتی تہی ظاہر کی اسنے متحیر و متعجب ہوکر
کوین سے باہر آنے کا سبب آپ سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ
یہ کوئی تحیر و تعجب کی بات نہیں ہے۔ حق سبحانہ تعالی بڑا قادر ہے
وہ ہر شئے پر قدرت رکہتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اوسے صاحب
تخرد بلند مرتبہ بنا سکتا ہے۔ اوسکا سر ثریا تک پہونچا سکتا ہے
اوسکے نظر کرتے یہ بالکل سہل ہے کہ اوسنے مجہہ بیواسطہ کوین
سے باہر نکالا۔ ایسے کام اللہ عزوجل کی قدرت سے کچہہ بعید
نہیں ہیں۔ تم اسوقت اس قدر میری معاونت کرو کہ مجہے

ثریا آسمان پر ستاروں کا ایک خوشہ ہے جسکو پروین بہی کہتے ہیں
یہاں حرمت بلند مرتبہ سے مراد ہے۔ مترجم ۱۲

حضرت قطب آلہ شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے مکان تک پہونچادو۔ اُس مرد دیندار نے حضرت کو اپنی پشت پر سوار کرکے آپکے مکان کیطرف روانہ ہوا۔ اوسوقت رات نے اپنا سیاہ دامن لپیٹ لیا آسمان نے ردائے نورانی سے اوسکے چہرۂ ظلمت کو چھپالیا۔ ماہتاب کی علداری پر پردہ پڑگیا۔ اوسنے مشرق سے کسی شب بہر کے مصیبت زدہ و بخت خوابیدہ کے خونی پوشاک پہنے آنے والے کی جہلک دیکھکر اپنا مُنہ چھپالیا۔ رات کے مصیبت زدون کو انکہین نکال نکالکر ڈرانے والے نشارے ایک دوسرے سے مل مل کر چھپنے لگے۔ کسی کی مصیبت کا حال دیکھہ دیکھکر شبنم بہی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی تہی۔ ہائے اس حال صعوبت کو دیکھہ کے بیتاب ہو ہو کر چڑیان بہی چیخ چیخ کر بین کر رہی تہین۔ نسیم سحر بہی ٹہنڈی ٹہنڈی سانسین بہر رہی تہی۔ گریبان سحر چاک ہوگیا تہا۔ فقرا و صلحا چونک کر خواب استراحت سے اُٹھہ بیٹھے اور اُس خالق بے نیاز کے آگے جس نے شب کے مصیبون کے پہاڑ کو سر سے ٹالا اور روز روشن کا جلوہ دکھایا سر نیاز جھکانے۔ عبودیت خداوندی بجالائے اور سجدہ شکر ادا کرنے کے لئے وضو کرنے مین مشغول تہے کہ اتنے مین مصلحت خان نے حضرت کو لئے ہوئے آپہونچا۔ جب آپکی اس صورت اور اس حالت مین دیکھا تو کل محبون۔ مریدون۔ معتقدون اور آپکے تمام جان نثارون نے غوغا کیا۔ رونا پیٹنا شروع کیا۔ ہائے ہائے بہی وائے

کی صدا بلند کی۔ سب آپ پر سے تصدق ہونے لگے - اور آپ سے تفحص کرنے لگے کہ ذات مقدس کے ساتھہ اس فعل ناشایستہ کا کون نابکار مرتکب ہوا اور کس مردود نے وجود لطیف کے ساتھہ یہ فکر نالائق دل میں ٹھانی مگر حضرت ذوالکرام عالی ہمم نے جو کرم جبلی و رحم سرشتی رکہتے تہے اخلاق کریمانہ و مروت رحیمانہ سے ہرگز اُس نابکار کے نام کا انتشار نہ کیا اور تمام لوگوں کو قضاو قدر کے لاحق ہونے اور اوسپر راضی و صابر رہنے کی نصیحت فرمائی - پہر آپ نے اس مردود نابکار کے بہائی کو جسکا نام علی تہا اپنے پاس تنہا بلا کر فرمایا کہ یہہ حرکت تیرے بہائی اسمٰعیل دعیل سے واقع ہوئی - اسی سے یہ جرأت وجود میں آئی - اور وہی اس فعل کا مرتکب ہوا - تو جا کر اوس سے کہہ کہ جو کچہہ اس نے میرے ساتھہ کیا وہ سب میں نے معاف کیا اور جو کچہہ میرا مال کہا گیا وہ بہی میں نے اوس کو سب بخش دیا - اس سے یہ بہی کہہ کہ اگر میرے یاران سلامت ہیں تو تو اس شہر سے فی الفور بہاگ نکل اگر تو اپنی سلامتی چاہتا ہے تو جہان تک جلد ممکن ہو یہان سے فرار ہوکر دوسرے ملک میں چلا جا - اگر میرے مخلص و جان نثار لوگ اس سے مطلع ہونگے تو بے شک وہ اوسکی ایذا دہی میں سعی بلیغ کرینگے اور کسیطرح اوسکو زندہ نہ چہوڑینگے چونکہ اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ انک لعلی خلق عظیم (کہ تحقیق تو بزرگ اخلاق پر ہے) آپ میں خلق مبارک مقتبس تہے اس لئے آپ نے حضرت کی سنت

بجالائی۔ چنانچہ حضرت سرور دوجہان سلطان المرسلین رحمۃ اللعالمین ہرچند قریش سے جفا دیکھتے تاہم آپ اونکی شان مین ہمیشہ دعائے خیر فرماتے تھے۔

جب یہ واقعہ گذرا اوسوقت حضرت کی والدہ ماجدہ زندہ تھین۔ آپ فرماتی تھین کہ جب یہ حادثہ میرے فرزند شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ پر واقع ہوا تو مین سو رہی تہی۔ اوسوقت مین نے خواب مین اپنے شوہر حضرت بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کو دیکھا کہ آپ پریشان بال وخستہ حال دامن لطیف پارہ پارہ وگرد آلودہ پابرہنہ عجیب ہیبت سے سخت اضطرار کی حالت مین تشریف فرما ہین اور مجھے اضطرابی سے فرما رہے ہین کہ کیا سو رہی ہے اُٹھہ ابھی شیخ بدرالدین کو اسمعیل نے کوئین مین ڈالا۔ اوس ظالم بُرجرم نے اوسکے ساتھہ یہ بدسلوکی کی شیخ بدرالدین کو یہہ واقعہ پیش آنے ہی پائی لیکن مین شریعت اور تشریعی سے دوڑا کہ مجھہ مین جو تا تاب پہونچنے کی امکان نہ رہی یہان تک کہ مین نے وہان اپنے کو پہونچایا اور اوسکے برسر وقت حاضر ہوا اس سے قبل حضرت غوث الثقلین قطب الکونین محبوب سبحانی سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا اس مقام پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ میرا فرزند شیخ بدرالدین ابہی کوئین کی تہہ تک پہونچا نہ تھا کہ آپ نے فی الفور اوسکو دست مبارک سے پکڑکر باہر نکال لائے۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین اسمعیل کی گردن ماری۔ اس واقعہ کے جانے

کے سنتے ہی میرا دل دہل گیا نیند سے چونک پڑی۔ ہول دل نے سب نے تاب و بیقرار کر دیا۔ اسی پریشانی اور عالم حیرانی میں تھی کہ باہر میں نے میرے فرزند کو لانے کی آواز سنی۔ پس اس سے ہر ایک شخص کو معلوم ہو گیا کہ اس حضرت کی نسبت ایسی ناشائستہ حرکت فلان شخص سے واقع ہوئی۔ سب کو یقین کامل ہوا انکا اضطراب دفع ہوا اور فکر استدراک رفع ہوئی اس نابکار کا نام معلوم کرتے ہی لوگ اوسکے کھوج میں لگے۔ یہانتک کہ جب بادشاہ روزگار نے یہ خبر ناہموار سنی تو کئی ایک آدمیونکو اوسکے تفحص و تجسس کے لئے مقرر کیا۔ اور کہہ دیا کہ وہ جہان ملے پکڑ کر لائین۔ لوگون نے اوسے جابجا ڈھونڈ مارا یہانتک کہ انہون نے اوس جگہہ کو ڈھونڈ نکالا جہان وہ چھپا ہوا تھا۔ فوراً اوسکے مشکین باندہکر بادشاہ کی درگاہ مین اسکو لائے۔ بادشاہ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اسکو سیاست گاہ مین لے چلے۔ حضرت شیخ کو خبر لگی کہ وہ گرفتار ہوا ہے اور بادشاہ کے حکم سے اوسے لوگ قتل کرنے کو لئے جا رہے ہین۔ آپ نے اسی لحظہ بادشاہ کو لکھہ بھیجا کہ جبکہ مین زندہ و صحیح و سالم موجود ہون تو شرع کی رو سے اوسکا قتل کرنا کسیطرح لازم نہین ہے۔ بادشاہ نے آپ کے جواب مین یہ خطاب فرمایا۔ کہ اس ظالم نے خدام آن عالی مقام کے قتل کرنے کا پورا قصد کیا تھا اور اوس نے اوسمین کماحقہ سعی بھی کی۔ اس صورت مین اگر بفرض اوسکا قتل کرنا جائز نہ بھی ہو تو مین اوسکو از روے عدالت

ایسی سیاست کرونگا کہ اس سے دوسرون کو عبرت ہو اور بار دیگر کوئی اپنے ولی النعمت کے ساتھہ ایسی حرکت وجرأت نہ کرسکے۔ پس اسکو معلوم کرکے حضرت قطب الابرار نے چاہا کہ خود بادشاہ کے پاس جاکر اوسکی شفاعت کرین اور اسکو سزا سے بچالائین۔ حضرت روانہ ہونے کو مستعد ہو رہے تھے کہ یہہ خبر بادشاہ ملک کو پہونچی کہ حضرت خود اس نابکار کی شفاعت کے لئے تشریف لارہے ہین۔ بادشاہ نے اب کوئی چارہ نہ دیکھا۔ اس نے فی الفور حکم دیا کہ قبل اس کے کہ حضرت یہان تشریف لائین اس شقی ازلی کو قتل کردین۔ چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا۔ چونکہ حضرت غوث پاک نے اللہ تعالی کے پاس اس کی گردن ماری تھی اسلئے اوسکا ظاہر حال بھی اسیطرح عیان ہوا جب حضرت شیخ نے اوسکے قتل ہونے کی خبر سنی تو آپ بہت غمگین ہوئے اور نہایت تاسف کیا۔ اسکی مان کو بلوا کے آپ نے تعزیت کی اور اسکی قوت بسری کے لئے ہمیشہ کچھہ جاری رکھنے کی اوسے طمانیت دی اور جب تک وہ زندہ رہی آپ اسکو برابر پہونچاتے رہے۔

دوسری نقل

حضرت شیخ قدس اللہ سرہ سے لوگون نے پوچھا کہ اس شخص نے جسوقت آپکو کوتین مین ڈالا تو آپکا کیا حال تہا۔ آپ نے فرمایا کہ مین اسوقت بے خبر تہا۔ مجھے کسی بات کا ہوش نہ تہا۔ جب مین اپنی

حالت مین آیا اور میرے ہوش وحواس برقرار ہوئے تو مین نے اپنے
کو پانی پر اسطرح بیٹھے ہوئے پایا جسطرح کوئی شخص کسی چیز پر بیٹھتا ہے
مین پھر یکایک بیہوش ہوگیا۔ بعد ایک ساعت کے جب مین ہوشیار
ہوا تو مین نے اللہ تعالی کی قدرت سے اس کوین پر اپنے کو بیٹھے ہوئے
دیکھا۔ میرے کل عضا صحیح وسالم تھے۔ خدا نے مجھے آفت سے بچایا اور
سلامت رکھا مین اسیوقت اسکی درگاہ صمدیت مین اس کی مہربانی کا
شکر بجالایا۔ اسی اثنار مین یہ مرد سعادت نشان مسمی مصلحت خان
ظاہر ہوا اور اوسنے مجھکو وہان سے یہان لایا۔

پس اس بیان کو سنکے آپ کے دشمن ومخالفین متحیر ومتعجب ہوئے
اور انہون نے اپنے عقل کے سمند ضعیف کو میدان حماقت وجہالت
مین جولانی دیکر ازروئے قیاس ووہم کچھہ کا کچھہ کہنا شروع کیا۔ ایک
کہتا تھا کہ شاید اس کوین مین پانی اتنا نہ ہوگا کہ اسمین آدمی ڈوب جاوے
دوسرا یہ گمان کرتا تھا کہ شاید کوین مین آگے سے پتھر موجود ہونگے آپ
اندر گرتے ہی ان پر اٹک گئے اور اسطرح سلامت رہکر باہر تشریف لائے
غرض ہزار منہ ہزار باتین کوئی کچھہ سمجھتا تھا کوئی کچھہ کہتا تھا۔ حضرت
معتقدین نے آپکی مصیبت پر نہایت افسوس کیا اور آپ کے بیان
کو بسر وچشم تسلیم کیا مگر مخالفین نے لغو اعتراضات پیش کئے اسوقت
سکندر جو کہ بادشاہ بر سریر حکومت تھا۔ جب اسنے مخالفین کے اختلاف
کی خبر سنی تو انکے اس وہم وگمان کو دفع کرنے کے لئے اپنے خاص الخاص

درباریون کو جنمین علی خان اور قوام الملک وغیرہ بہی تھے حکم دیا کہ بر سر چاہ جاکر اسکی ماہیت اور اوس واقعہ کی خاطر خواہ حقیقت معلوم کرائین۔ اور اچھی طرح تحقیق و تفتیش کر کے اطلاع دین۔ چنانچہ حسب الحکم اُنہون نے غواصون کو اندر اُترواکر اُس کوین کی پیمائش کی تو اوسکا کل عمق چالیس گز پایا گیا۔ اور اوسمین دس بارہ گز پانی موجود تھا۔ غواص اُس جگہہ سے حضرت کی تسبیح اور رومال باہر نکال لائے۔ اس سے کل حقیقت عیان ہوئی۔ سب کو اس حال سے آگاہی ہوئی۔ اور صدق مقال الیقین کو پہونچا۔ اُس واقعہ کی حقیقت حال کے انکشاف سے معتقدین نے اپنے اعتقاد کی بنیاد کو مضبوط کیا اور متفکرین کہ جنہین شبہ تہا وہ سب لاجواب اور سرنگون ہوگئے۔ واللہ اعلم بالصواب

تیسری حکایت

حضرت شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہٗ کے کل فرزندون سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم نے اپنے والد سے سنا اور یاد رکھا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ جب حضرت والدی قطب الباری بندگی شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہٗ کا وقت رحلت نزدیک پہونچا اور اوس کے آثار ظہور پذیر ہونے لگے تو مین گریہ وزاری کرتے ہوئے اُس قطب زمان کی خدمت اقدس مین گیا۔ اور نہایت عجز وزاری سے عرض کیا کہ آنحضرت اس عالم سے تشریف لیے جاتے ہین اور ہمکو اس حالت بیکسی مین

غریب و سوگوار چھوڑ جاتے ہین - آپ کے بعد مین اپنی التجا کس
کرون اور اپنا حال زار کس سے کہہ سناؤن - اوسوقت میری کون
سنیگا - کون شفقت کریگا - مجھے کون دلاسا دیگا - ہر مہم و ہر کام
مجھے پیش آتا اسکو آپکی رضا سے کرتا تھا مین نے آج تک کوئی کام آپکی
بغیر نہین کیا - آیندہ مین کس کی رضا سے کرون - آپ کے بعد میری
مشکلو نمین مجھے کون مدد دیگا - میری فریاد کون سُنے گا - میری دست
گیری کون کریگا - مین اپنی التجا کس کے آگے لیجاؤن - جب آپ نے مجھے
غایت دل خستہ و خاطر شکستہ اور تضرع کنان و حال پریشان دیکھا
تو دلداری و تقویت دے کے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو کام تجھے
آئے اور جو مہم اپنی صورت دکھائے تو تو آکے مجھ سے پوچھیا کیجیو جیسا کہ
اب تک پوچھتا رہا ہے اور جیسا کہ مین اسوقت تک اپنی زندگی مین
دیتا آیا ہون اسیطرح آیندہ بھی تجھے جواب دیا کرونگا - اور راہ
نیک و بد سے تجھے آگاہ کیا کرونگا جیسا کہ آج تک کرتا رہا ہون -

حضرت شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ آنحضرت
الوعدہ مین سے میرے ساتھ وہی مسلک مرعی رکھتے ہین - جو کام
پیش آتا ہے تو مین حضرت کے روضۂ مقدسہ متبرکہ مین جاکے قبر مبارک
کے نزدیک سر جھکا کر عرض کرتا ہون - حضرت اسکا جواب اسیطرح
دیتے ہین جسطرح آپ عالم حیات مین مجھسے فرمایا کرتے تھے -

حضرت شیخ بدرالدین قدس سرہ کے بھائیون مین سے

کو کسی کام یا کسی مہم مین اپنے والد بزرگوار سے رخصت و رضا لینے کی اگر احتیاج ہوتی تو وہ حضرت شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ سے کہتے حضرت اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین اسے گذرانکر وہان سے جواب باصواب لادیتے اسوقت آپ کے بھائی جیسا حکم ہوتا اوسی کے مطابق عمل کرتے تھے۔

واللہ اعلم بالصواب

چوتھی حکایت

بہت سے ناقلون اور بیحد راویون سے نقل ہے۔ وہ کہتے تہے کہ ابراہیم قطب شاہ اپنے باپ کی زندگی مین شہر بیدر مین آیا تھا۔ اُس نے حضرت قطب الانام بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کی قدم بوسی سے مشرف ہوکر آپ سے عرض کیا کہ اگر حق سبحانہ تعالیٰ بمقتضائے تؤتی الملك من تشاء (دیتا ہے تو ملک جسکو تو چاہتا ہے) حضرت قدوۃ الاولیا کی دعا سے بے ریا کی امداد سے میرے باپ کی دولت مجہیر ارزانی کرے اور منصب سلطنت پر میرا جلوس جلوہ دکہائے تو مین نے منت مانی ہے کہ اپنے کو زمرۂ مرید ان حضرت قادریہ مین جمع کردن اور یہ بہی نیت کی ہے کہ حضرت کی خدمت مین ارادت بجالاؤن۔ اور شرف بیعت سے مشرف ہوکر رہون۔

آخر الامر ایسا ہوا کہ اوسکے باپ کی وفات کے بعد جمشید قطب شاہ بتقدیر الٰہی سریر سلطنت پر بیٹہا اور ابراہیم قطب شاہ ہمسر گردان

حال و پریشان بال ہو کر کہاں سے کہاں تک چھپاتے پھرتے لگا حضرت
شیخ فرماتے تھے کہ مجھ میں اور جمشید میں جھگڑا واقع ہوا۔ اس سے
رنجیدہ خاطر ہو کر میں نے چاہا کہ اسکو تخت سلطنت سے اتار کے
اور منصب بادشاہی سے دور کرکے اوسکی جگہہ میرا ابراہیم کو نصب
کروں۔ چنانچہ اس بات کا عزم بالجزم کرکے میں اپنے والد حضرت
بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے روضہ
متبرکہ میں گیا اور قبر مبارک پر سر رکھکر عرض کیا کہ میں جمشید کو بادشاہی
سے معزول کرکے اوسکی جگہہ میں ابراہیم کو نصب کرنا چاہتا ہوں
اسمیں حضرت کی کیا رضا ہے۔ اسیوقت میں نے قبر مبارک سے یہ
آواز سنی کہ ابراہیم کو ہمنے ایستادہ کیا ہے یعنے حکم الہی سے بادشاہت
کے لئے۔ پس یہ بات سنتے ہی آنحضرت شادان و خندان وہاں سے
باہر آئے اور ایک آدمی مسمی شیخ علاء الدین کو جو آپکا خادم تھا او
جو اسوقت آپکی خدمت میں موجود تھا ابراہیم قطب شاہ کو بلا لا
نے کے لئے بیجانگر کو بھیجا اور یہ بھی لکھ بھیجا کہ حق سبحانہ تعالی و تقدس
تیرے باپ کا ملک تجھکو دیتا ہے اور سریر سلطنت تجھکو عطا کرتا ہے
اب تجھکو چاہیئے کہ توفیق الغفور یہاں چلا آئے اور کسیطرح تاخیر جائز نہ
خادم مذکور روانہ ہو کر اسکو پاس مخدوم کا سر قدم گذرانا اور جو پیغام
آپنے کہا تھا پہونچایا۔ اسنے بیدا اطلاع متحیر و متفکر ہو کر کہا کہ
ایسے نعمت میرا بھائی بادشاہی کر رہا ہے اور وہ کوئی خلل نصیب

نہیں رکھتا ہے - پس اس صورت مین مجھے کیونکر بادشاہی ملے گی اور کس طریق سے یہہ آرزو مجھے صورت دکہائیگی - خط کے پہونچانے والے نے جواب دیا کہ اولیا کے اقوال خدا کے حکم کے موافق ہوا کرتے ہین جب تک کہ اوسکی عالی بارگاہ سے حکم نہین ہوتا ہے وہ کوئی بات زبان سے نہین کہتے ہین - آپ صدق عقیدت سے دل قوی رکھئے اور یقین جانئے کہ یہہ کام شدنی ہے اور یہہ واقعہ ہونی ہے - یہ ہر طرح پورا ہوکر رہیگا - بادشاہ اسی عالم حیرانی مین متفکر تھا کہ بار سے اسنے جمشید کے موت کی خبر اوہر سے آنے والون کی زبانی متواتر سنی - پہر تو وہ مفرح و مسرور ہوکر اور اس امید کے حاصل ہونے کا اثر معلوم کرکر روانہ ہوا یہان جمشید کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا سبحان قلی جو کم سن تھا اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹھا - مگر اکثر آدمی اوسکی اطاعت سے منہ موڑکر ابراہیم کے پاس جمع ہوئے - یہان تک کہ سب کے اتفاق سے ابراہیم قطب شاہ بادشاہ ہوا اور اپنے باپ کا منصب حاصل کرکے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا اور آنحضرت کا قول مبارک تصدیق کو پہونچا -

راویان مذکور کہتے ہین کہ جب ابراہیم قطب شاہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھا تو اوسنے حضرت شیخ بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ کے قدوم فیض لزوم سے مشرف ہونے کی آرزو ظاہر کی - حضرت نے بہی اوسکی اس استدعا کو قبول فرماکر گولکنڈہ کی طرف جو اسکا دار السلطنت تہا روانہ ہوئے - جب حضرت شہر کے قریب پہونچے تو اوسنے بذات

خود استقبال کے لئے پیش آکر تمام اعزاز و اکرام کے ساتھہ آپکو شہر مین
لے گیا - اور بشرف حضور فایض النور سے مشرف ہوکر اس مرشد الانام
کی خدمت مین باد ب تمام بیٹھا - معتمد الزمان امین خان سے جواوسکے
ایک مقربون سے تھا تلنگی زبان مین جسکو حضرت سمجھتے نہ تھے مکالمہ مین
مشغول ہوا - ایک ساعت کے بعد امین خان نے اس قطب دوران
کی جانب رخ کیا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ بادشاہ سلامت
حضرت سے اپنی تقصیر کا عذر کرتے ہین - اور مخدوم المجاد یکم کے کرم
عمیم سے اسکے عفو کی التجا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مین اولا حضرت کی
خدمت اقدس و اعلی مین حاضر ہوا تھا اور اس مقصد کے حاصل ہونے
کے لئے حضرت کی دعاے بے ریا کی استمداد کی استدعا کی تھی اور
کہتے ہین کہ اوسوقت مین نے اس خاندان سعادت نشان سے
لینے اور اسکے ساتھہ اپنی ارادت بجالانے کی شرط کی تھی اور کمال
اعتماد سے دست اعتقاد جان و دل سے باندھا تھا - لیکن اثنا
جبکہ مین نے اس مقام کیطرف توجہ کی اور ادہر ہی چلا آرہا تھا
اثناے راہ مین حضرت بندگی مخدوم سید محمد گیسو دراز قدس اللہ
کے نواسہ شاہ ید اللہ نے چند آلات بادشاہی جیسا کہ چتر و آفتاب
وغیرہ بطریق ہدیہ مجھے بھجوایا اور اوسکے ساتھہ ہی شجرہ اور
کی ٹوپی بھی آپ نے ارسال فرمائی - اور یہہ شرط بھی اونکے ساتھ
کہلا بھیجی تھی کہ اس حضرت کی نسبت اگر مجھے ارادت بجالانی منظور

اوس صورت مین وہ تمام چیزین مین قبول کرون ورگرنہ خدمت مین واپس
لوٹا دون - چونکہ یہ اسباب دولت مجھے ناخواستہ پیش آئے تھے اسلئے
اُن چیزونکو واپس کرنا مین نے ہمت نہ جانا اور موجب شومی و محرومی تصور
کرکے مصلحت سازی سے پیش اکر طوعاً و کرہاً ان سب کو قبول کرلیا لیکن
درحقیقت مجھے صدق عقیدت حضرت ہی سے ہے پس حضرت مجھے مرید کرین
اور حضرت قادریہ کے زمرہ مین شامل فرمائین - حضرت شیخ نے اسکو
مرید کرنے سے انکار کیا اور اوسکی استدعا کو قبول نہ کرکے فرمایا کہ اہل
ہدایت طریقہ سلوک مین کسی کو کسی کی ارادت سے پلٹانا موجب سعادت
نہین سمجھتے ہین بلکہ اسکو اسکی ضلالت و گمراہی کا باعث جانتے ہین -
جس جگہ سے تمہارے نصیب مین نعمت پہونچنی تھی وہ تمہین وہان سے
مل گئی اور جیساکہ قسمت مین تھا ویسا ظاہر ہوا - اب تم اپنے اعتقاد
کی بنیاد کو پوری صداقت کے ساتھ محکم و مستحکم بناؤ اور اس خاندان
قادریہ کے محبون کی سلک مین اپنے کو منسلک کرو گویا کہ اوسی حضرت
کے مرید ہین - چنانچہ ہمارے حضرت شیخ سلطان الاولیا محبوب سبحانی
بندگی سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ
عنا نے اپنے محبون اور مریدون کے بارے مین فرمایا ہے اوتیت سجلا
طوله مد البصر فيه اسماء مریدی و محبی الی یوم القیامة قیل لی قد
وهبتهم لك یعنی حق سبحانہ تعالی کی طرف سے مجھے ایک محضر دیا جائیگا
جسکی درازی اتنی ہوگی جتنی میری نظر کی رسائی ہے - اوسمین میرے

کل مریدون اور محبون کے نام قیامت کے دن تک کے لکھے ہوئے ہونگے
اور اوسمین اُن لوگون کے نام بھی ہونگے جو مرید نہ تھے مگر بجان و دل تیرے
دوست تھے - اور مجھسے یہ بھی کہا گیا کہ وہ سب تیرے توسط سے
تحقیق بخش دئے جائینگے اور عذاب و حساب سے رہائی پائینگے۔"

بعد ابراہیم قطب شاہ بادشاہ نے بہت کچھہ گڑگڑایا اور ہرچند
معذرت کی اور بے نہایت کوشش کی مگر حضرت نے ہرگز مرید نہ کیا
اور اوسے دست بیعت نہ دینا تہا نہ دیا - پس بہت سے مردمان صورت
مین نے جو دنیا کے والد او سے تھے اور جنکے مال و متاع و آراستگی ظاہری
پر نظر تھی ملامت سے پیش آکر حضرت سے کہا کہ بادشاہ نے آپکا مرید
ہونا چاہا اور اس نے کسقدر کوشش کی - آپ نے کیون اوسے
مرید نہ کیا اور اپنی خدمت مین نہ لایا - اگر آپ اسکو مرید فرماتے تو دم
آپکا تعمیر دارین ہو جاتا - یہ کلام سُنکر حضرت نے زبان درفشان انکے
جواب مین کہولی اور اسطرح فرمایا کہ مین نے اوسکے مرید کرنے مین
کوئی دینی فائیدہ نہ دیکھا اور مجھے طمع دنیا نہین ہے جو اوسکی خاطر
اوسے مرید کرتا - مین دنیا کی ہرگز پروا نہین کرتا - مجھے اپنی آخرت کا
خیال ہے - پھر مین کیون زمانے کا متہم بنون اور اپنے کو ایسے
کام مین ماخوذ کراؤن - کل خدا پوچھے گا تو کیا جواب دونگا - جب
سب لوگون نے آپ کی یہ تقریر سنی تو آپکی علو ہمتی سے متعجب ہوئے
اور سب نے یکزبان ہوکر کہا کہ صدقت یا ولی اللہ فیما قلت

(سچ کہا اس اللہ کے ولی جو کچھ آپ نے فرمایا) واللہ اعلم بالصواب

پانچوین حکایت

مین نے اپنے چچا حضرت شیخ محمد سے سُنا اور یاد رکھا ہے۔ اُنھون نے میرے والد حضرت شیخ احمد قدس اللہ سرہ سے کہتے سُنا تھا۔ آپ اسطرح بیان فرماتے تھے کہ امین خان نے اپنے بیٹے مسمی خطاط خان کے کار خیر کے لئے حضرت والدی بندگی شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ سے قدم رنجہ فرمانے کی استدعا کی۔ میرے حضرت والد اسکی استدعا کو قبول فرما کر گولکنڈہ کو تشریف لے گئے۔ جب آپ شہر کے قریب پہونچے اور آپکی تشریف آوری کی خبر ابراہیم قطب شاہ کو ہوئی تو وہ آپکے قدوم فیض لزوم سے مشرف ہونے کا عزم کر کے استقبال کو حاضر ہوا۔ قدم بوسی سے مستفیض ہو کر آپ کو شہر مین لے آیا۔ جب حضرت شہر مین داخل ہوئے تو بادشاہ نے امین خان سے پنہان کہا کہ تمہین معلوم ہے کہ مجھے اولاد نہین ہے۔ مجھے ایک زمانہ سے فرزند کی آرزو ہے۔ مین چاہتا ہون کہ اس آرزو کو حضرت پر ظاہر کر کے آپ سے دعا کے لیے التماس کرون۔ شاید کہ حق تعالیٰ اس قدوۃ الاولیا کی دعا کی امداد سے مجھے لڑکا عطا کرے اور میری آرزو بر آئے چنانچہ بادشاہ اور امین خان یہ نیت کر کے حضرت شیخ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے۔ اس کے قبل کہ وہ کوئی بات زبان سے کہین خود

حضرت قدس اللہ سرہ نے زبان معجز بیان سے فرمایا کہ تمکو فرزند کی آرزو ہے
اور اسوقت تم اوسی کے متعلق عرض کرنے آئے ہو تمہاری مراد کے
موافق انشاء اللہ تعالیٰ بحرمت حضرت سلطان الاولیا تمکو لڑکا ہوگا۔
لیکن جب وہ پیدا ہو تو تمکو چاہئیے کہ اوسکو حضرت سلطان الاولیا محبوب
سبحانی بندگی سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی
الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے نام نامی واسم
گرامی سے موسوم کریں۔ اور اوسکو میرا مرید کریں۔ بس دونوں اس
کلام کو سنتے ہی متحیر ہوئے اور بادشاہ نے متعجب ہوکر امین خان
سے پوچھا کہ شاید تم نے پہلے ہی اس نیت سے حضرت کو اطلاع دی تھی۔
امین خان نے قسمیں کھانی شروع کیں کہ واللہ باللہ میں نے نہیں کہا۔
میں گفتگو کے بعد جہان پناہ سے ابھی جدا تک نہیں ہوا — یہ کسطرح
خیال ہوسکتا ہے کہ قبل ہی میں نے کہدیا تھا۔ پس اس سے جہان
پناہ یقین جانیں کہ اس دل کا رساز نے اپنی صفائی باطن سے اس
راز کی اطلاع حاصل کی۔ بادشاہ اس بشارت کو سنکر نہایت شاد ہوا
اور حضرت کے شرائط مذکور کو قبول کرکے واپس گیا۔

میرے حضرت والد قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ میں جب ابراہیم
قطب شاہ کو فرزند کی بشارت دیکے شہر بیدر کو لوٹ آیا تو اوسوقت
میں نے اپنے والد حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی مخدوم شیخ
محمد الشریف القادری قدس سرہ کے روضۂ متبرکہ میں اسکو لڑکا پیدا

ہونے کے لیے عرضی گزرانی ۔ اس بات کو چند روز گزر گئے ۔ مجھے کوئی جواب نہ ملا ۔ حضرت کیجانب سے مجھے کوئی بات اوسکے متعلق سنائی نہ دی میں اس سے سخت دل تنگ و اندوہگین ہو کر آپ کی مزار مبارک پر گیا اور خاک پر اپنا منہ ملکر عرض کیا کہ مین نے قطب شاہ کو لڑکا دیا ہے صرف حضرت کے اعتماد پر اسکو اوسکے مقصد وری کی امید دلائی ہے ۔ اوسکے انصرام اور فایض المرام کرنے کی توقع آپ ہی سے کی ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ یہ حضرت اوس سے آگاہ نہین فرماتے ہین اور اوس مدعا کے حاصل ہونے کی خبر نہین دیتے ہین ؟ شاید حضرت مجھے دروغ گو کرنا چاہتے ہین ۔ یہہ جملہ میری زبان سے نکلنے ہی نہ پایا تھا کہ اوسیوقت مین نے قبر مبارک سے آواز سنی ۔ آپ نے فرمایا کہ مین اسوقت تک حق سبحانہ وتعالی کی درگاہ مین دعا مین مشغول تھا اور چاہتا تھا کہ اوسکو تیرے کہنے کے مطابق فرزند دلواکر تجھے خبر دون ۔ اب تجھکو خوش ہونا چاہیئے ۔ تو ہمیشہ خوش رہ اور کوئی اندیشہ تو اپنی خاطر نازک مین نہ لا ۔ اب اسکو ضرور لڑکا پیدا ہوگا ۔ پس حضرت کے حکم فرمانے کے موافق ابراہیم قطب شاہ کو لڑکا نصیب ہوا اور اوسنے بھی اپنے قول و قرار کے مطابق اوسکا نام شاہ عبدالقادر رکھا اور اوسکو حضرت کا مرید کرایا اور جیسا اوسنے شرط کی تھی اوسکو حضرت قادریہ کے خاندان مین شامل کرایا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

چھٹی حکایت

راویان مذکور اور ناقلان مسطور سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ جن ایام مین علی عادل شاہ کے ساتھ ایراج مین کافر متفق ہوئے تھے - ان ہی دنون مین حسین نظام شاہ اور ابراہیم قطب شاہ آپسمین اتفاق کرکے واسطے قتال و جنگ و جدال کے آمادہ ہوئے - ابراہیم قطب شاہ خود مع شمشیر حضرت خداوند قطب المتصرفین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کی خدمت فیضدرجت مین بہ حسن عقیدت حاضر ہوا اور انتشار اس سعی کا خدمت بابرکت مین پیش کیا کہ مین خود جنگ مین بے درنگ روانہ ہونے کو ہون لہذا حضرت فتح و نصرت کی بشارت دیکر اور دست مبارک سے یہ شمشیر میری کمر مین باندھکر مجھے میدان کارزار کو روانہ ہونے کے لئے رخصت فرمائین - تا مین وہان سے مظفر و منصور واپس آؤن - حضرت نے بادشاہ کی یہ استدعا سنکے تامل فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے والد بزرگوار صاحب اسرار قطب الصمد بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے روضۂ منورہ کیطرف تشریف لے گئے وہان جاکے آپنے واقعہ حال گذرانا - آپ فرماتے تھے کہ مین نے وہان یہ عرض کیا کہ اگر قطب شاہ کے نصیب مین فتح حاصل ہونی ہو تو مجھکو اوسکی کمر مین شمشیر

باندھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں - وگرنہ جو کیفیت ہوا اوس سے مطلع کریں - یہی عرض کر رہا تھا کہ مین نے یہہ آیت وجعلناہ ہباءً منثورا (اور کیا اوسکو ہمنے غبار پراگندہ) قبر مبارک سے سنی - پس اس آیت کے مضمون سے مفہوم و معلوم ہوا اور کامل طور پر یقین ہوا کہ وہ اسبارہ مین ضرور منہزم و مغلوب ہوگا - مین نے اوسی وقت شمشیر مذکور اُسے واپس کردی اور کہا کہ جنگ کو جانے سے باز رہ - مگر میرے کہنے کو اوسنے قبولیت کے کانون سے نہ سنا اور نہ میری فہمائش و ہدایت پر عمل کیا - بلکہ میری نصیحت سے رنجیدہ خاطر ہوکر اوسنے ایک اور درویش سے التجا کی اور اوسکے ہاتھ سے اپنی کمر مین شمشیر بند ہوا کر اور اوس سے فتح کی بشارت لیکر لڑائی کو روانہ ہوا - جب ہر دو لشکر بہم - پہونچے اور انکا میدان کارزار مین مقابلہ ہوا تو قطب شاہ کا لشکر ہزیمت کہا کر پراگندہ ہوگیا - اور بہت سے آدمی بدحواس ہوکر ایسے پسپا ہوئے کہ پھر زندہ نہ رہ سکے - غنیم کی فوج نے منہ پھیرتے ہی اونکا پیچھا کیا - انہون نے بجز ندی مین گرنے کے کوئی چارہ نہ دیکھا - آخر وہین ڈوب مرے -

راویان مذکور بیان کرتے ہین کہ اس واقعہ کے وقوع ہونے سے قبل ہی اُس قطب آسا نے قطب شاہ کے لشکر کے ڈوب مرنے سے ہمکو آگاہ کیا تھا - اور زبان غیب بیان سے یون فرمایا تھا

کہ جسوقت میرے ہان سے قطب شاہ رنجیدہ خاطر ہوکر گیا اوسوقت
مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک چشمہ کے کنارہ پر
بیٹھا ہون اور جھاڑون کے بہت سے پتے مثل تودون کے میرے
نزدیک پڑے ہوئے ہین - ناگاہ دو نفر دوڑتے ہوئے میرے
پاس آئے - اور انہون نے مجھ سے کہا کہ قطب شاہ نے آپ سے
روگردانی کی اور جو اعتقاد کہ آپ سے رکھتا تھا وہ اٹھا لیا - مین
نے کہا ایسا تو نہ ہوگا - انہون نے کہا فی الحقیقت ایسا ہی ہے
پھر مجھے یقین نہ آیا - انہون نے قسمین کھانی شروع کین اور
کہا کہ یہ بالکل تحقیق ہے - پس مین نے کہا کہ اگر اونے ایسا ہی
کیا ہے تو دیکھین اب پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے یہ کہکر
مین نے اُن پتون کو جو میرے نزدیک پڑے ہوئے تھے پانی مین
ڈالا - پس کیا دیکھتا ہون کہ بعضے تو اونمین سے پانی پرآئے اور
بعضے ڈوب گئے -

حضرت نے اوسکی یون تعبیر فرمائی کہ اس دفعہ قطب شاہ کا
لشکر پانی مین غرق ہوگا کیونکہ جس قدر پتے غرق ہوئے وہ
غرق ہونے والون کے احوال پر دلالت کرتے ہین - اور جو
پتے پانی پر تیرآئے وہ سلامت رہکر بچ نکلنے والون کی علامت
ہین - صدق قوله فيما اخبر عنه (یعنی ہوئی اونکی
بات جو کچھ کہ کہی تھی) واللہ اعلم بالصواب

ساتوین حکایت

حضرت قطب الواصلین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہٗ
ب اور فرزندون سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ جس زمانہ مین بشندگرہ
باسلاطین جنگ مین مشغول تھے ان ہی ایام مین علی عادل شاہ کی دایہ
بیدر مین آئی اور اس عجوازہ نے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر
ف بساط بوسی سے مشرف ہونے کے بعد التماس کی کہ عادل شاہ
کے لئے فتح و نصرت کی حضرت بشارت دین - اگرچہ علی عادل شاہ کے
لے سے حضرت کو آگے سے آگاہی تمام تھی کہ وہ ضرور مظفر و منصور
گا مگر آپ نے اسلام کی رعایت کیجانب نظر فرما کر اسکی استدعا قبول
فرمائی - اور اس کلام سے معذرت کرکے آپ نے فرمایا کہ تمہارے
بادشاہ نے کفار نابکار کا ساتھہ دیا ہے اور انکی طرف داری کی ہے -
اس صورت مین میرے شایان شان یہ نہین ہے کہ مین اوسکو فتح
کی خوشخبری دون - بس اس ماجرے کے سنتے ہی وہ بڑھیا گھبرائی
اور اوسنے پھر پوچھا کہ کیا میرے بادشاہ کو نصیب دشمنان شکست ہوگی
ہوگی - آنحضرت نے فرمایا کہ مین صراحتاً یہہ بھی نہین کہتا اور نہ فتح کی
بشارت دیتا -

بعد از دایہ مذکورہ نے بدعاے دیگر پیش کیا اور یہ عرض کی کہ
مین نے آدمیون کی زبانی افواہً سنا ہے کہ حضرت نے اپنے

انفاس فیض اقتباس سے قطب شاہ کو فرزند دلوایا ہے - اور
وہ اسوقت آپکی دعا کے بدولت صاحب اولاد ہوگیا ہے - میرے
بادشاہ کو لڑکا نہین ہے - وہ اس آرزو مین عمر گذارتا ہے - اگر اُس
خداوند کے نظر فیض اثر سے اسکو لڑکا پیدا ہو تو وہ تمام خدمات حسن
عقیدت بجالانے کو ہمہ تن موجود ہے - حضرت اوسکے آرزو بھرے
دل پر اپنی نظر کیمیا اثر ڈالین اور اوسکی مراد پوری کرا کے اوسکی آرزو
بر لائین - حضرت نے اوسکے جواب مین یہہ فرمایا کہ اگر عادل شاہ
خود اس بات مین مجھے تحریر کرے تو انشاء اللہ الوہاب کی یاری اور توفیق
سے اس کام پر گوشۂ خاطر منعطف کیا جائیگا - اور درگاہ کردگار مین
اوسکی یہ استدعا اور تمنا گذرانی جائیگی - دایہ نے کہا کہ عادل شاہ
میرے حکم کا محکوم ہے - مین اُسسے جو کہتی ہون وہ وہی کرتا ہے -
مین اوس سے صورت حال باحسن المقال عرض کر کے ایسا کرونگی کہ
وہ اپنے کو اس خاندان کے زمرۂ معتقدان مین جمع کریگا - جب وہ
بہت گڑگڑائی اور منت والتجا کی تو آپ نے بہی اوسکی استدعا قبول فرمائی
عادل شاہ کو پسر تولد ہونے کی بشارت دی - اور اوسسے دو شرطین
سنا دین - ایک یہہ کہ اس لڑکے کو حضرت سلطان الاولیاء کی
سید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ
عنا کے نام نامی و اسم گرامی سے موسوم کرے - دوسری یہ کہ اوسکو
سلسلۂ قادریہ مین مرید کرے - دایہ مذکور نے شرایط مزبور قبول کرکے

اور واپس چلی گئی - پس حضرت خدام عالی مقام خالق الانام کی برکت الفاس فیض اقتباس سے قریب الایام مین عادل شاہ کو فرزند نصیب ہوا بارے عدول شرط کرکے قول و قرار سے منہ موڑ کر اوسکا نام کچھہ اور رکھا جب آنحضرت کو اس سے اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے خادم سید بدھن کو دایہ کے پاس بھیجا اور جو شرایط کہ اوس نے کی تھین اونکی یاد دہانی کی - یہہ سنکر وہ جھوٹی منکر ہوئی کہ مجھے اس حال سے ذری خبر نہین - مین کوئی بات جانتی نہین - بلکہ شیخ کو بھی پہنچانتی نہین اور نہ مین نے اونہین کبھی دیکھا ہے - خادم مذکور واپس آکر جو کچھہ سنا تھا حضرت سے عرض کیا - جب اوسکا انکار معلوم ہوا تو آپ نے غضب مین آکر زبان مبارک سے فرمایا کہ وہ جھوٹی اوس لڑکے کو ہاتھہ سے دے گی اور اپنی جان بھی برباد کریگی - آخر الامر اوسی سال مین اوس لڑکے نوزائیدہ اور دایہ کذابہ کا انتقال ہوا - ان دونون نے اپنی جان قابض الارواح کی سپرد کردین اور اس جہان سے چل بسے

قا ولی اللہ - واللہ اعلم بالصواب

آٹھوین حکایت

میرے حضرت والد بندگی شیخ احمد قدس سرہٗ سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے حضرت والد زمام العارفین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہٗ سے سنا اور یاد رکھا ہے - آپ

فرماتے تھے کہ جب میری دختر خانہ بی بی کے ایام زندگانی ختم ہوئے ۔ وہ اس جہان سے رخصت ہونے کے قریب پہونچی ۔ اور آثار مرگ ظاہر ہونے شروع ہوئے تو میں دائرہ ذکر و فکر میں مشغول ہوا ۔ ناگاہ دو شخص جنگی عمدہ کی صورت میں میں نے اپنے نزدیک آتے ہوئے دیکھے ۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انھوں نے مجھے سلام کرکے کہا کہ ہم فرشتے ہیں اور ہمیں اللہ تعالی نے آپکی دختر کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا ہے ہم اب اسی غرض سے آئے ہیں ۔ اور ہمیں حکم ہوا ہے کہ آپکی اجازت سے یہہ عمل پورا کیا جائے ۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو ہم اس کام کی جرات کریں ورنہ ارشاد ہو تو ہم یونہی عالم بالا کو واپس چلے جائیں ۔ اب آپ جسطرح فرمائینگے اسیطرح کیا جائیگا ۔ انکے جواب میں اسوقت میری زبان سے یہہ جاری ہوا کہ میری جان اور میرے فرزندوں کی جان میرے پروردگار کے حکم پر قربان ہے میرا اور ساری مخلوق کا وہی مالک ہے اوسکی رضا پر میری جان و مال تصدق ہے ۔ اوسکا حکم میرے سر اور آنکھوں پر ہے ۔ میں بجالانے کو بجان و دل و بسر و چشم بلکہ ہمہ تن موجود ہوں ۔ اوسکے حکم پر میں قربان ہونے کو تیار ہوں وہ میرا آفریدگار ہے ۔ اوسکی قضا پر رضا درکار ہے ۔ پس اب تم جلدی کرو ۔ جس کام کا تمہیں حکم ہوا ہے فی الفور بجالاؤ کسی قسم کا تامل جائز نہ رکھو ۔ پس میرے دیکھتے ہی دیکھتے انھوں نے حجرہ میں قدم رکھا ۔ انکے اندر داخل

ہوتے ہی لڑکی کی دایہ نے چلایا اوسکے وفات کی ندا کی اور گریہ وزاری کی بنیاد رکھی — انا للہ وانا الیہ راجعون —

واللہ اعلم بالصواب

نوین حکایت

میرے چچا حضرت شیخ محمد قدس اللہ سرہ سے نقل ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میرے والد حضرت بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کے کل خدمت گار دہلاز مین کھانا کھا رہے تھے اسوقت مین اونکے نزدیک حاضر تھا اور اہتمام مین مشغول تھا اسی اثنا مین اُن مین گفتگو چھڑی — اور حکایت بتضمن شکایت آنحضرت درمیان مین آئی — وہ باہمدیگر کہنے لگے کہ ہمارے حضرت عادت کریمانہ وشفقت قدیمانہ ہمارے حال پر ایسی رکھتے تھے کہ ہمارے روٹی کھاتے وقت آپ خود ہمیشہ تشریف ارزانی فرماتے اور ہمکو روغن وشیر دلواتے تھے اب چند دن ہوے ہین کہ یہہ بات ترک فرمائی ہے آپ نے اپنا دست کرم ہم سے اوٹھا لیا ہے اور اب کوئی مہربانی ہمپر نہین فرماتے ہین — اس کلام کے اختتام پر ابھی ایک لحظہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوس قطب الانام عالی مقام نے اس مقام پر قدم فیض لزوم رنجہ فرمائے اور ان لوگون کی طرف دیکھکر مسکراتے ہوے اپنے اونکو روغن اور شیر دلوائے — اسکے

بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔ ہم آپ کے اس معاملہ سے سخت متحیر و متعجب ہوئے۔ اور یقین جانا کہ ہماری طرف رجوع ہو کر حضرت نے اپنی صفائی باطن سے ہماری شکایت معلوم کی اور کشف قلبی سے اوسکا یون انکشاف فرمایا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دسوین حکایت

میان ابراہیم موذن سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین بندگی شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ موضع کرنسکی کو تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ وہ قریہ آنحضرت کے متعلق تھا۔ ایک روز قریہ سے باہر نکلکر آپ تفرج کنان بسوے بیابان پہاڑون کے سلسلہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اوسوقت حضرت کے ساتھ سواے میرے کوئی اور نہ تھا۔ جب عصر کا وقت آیا تو وضو کے لئے پانی کی تلاش کی مگر نہ ملا نماز کا وقت زیر ہو رہا تھا۔ اور آفتاب تمام دن کے سفر سے تھک گیا تھا اور اس خیال سے کہ منزل مقصود تک پہونچتے پہونچتے دیر نہ ہو جائے خانہ مغرب تک پہونچنے کے لئے تیزی سے جا رہا تھا۔ اور اوس پیاسے مسافر کی مانند جو تمام دن بے آب ودانہ صحرانوردی کر کے کسی کوین کی تلاش مین حیرو مضطرب پھرتا ہے بحر مغرب کے ساحل پر پہونچکر کچھ کھا پیکے آرام لینے کی خاطر جلد جلد قدم بڑہا رہا تھا۔ جنگل مین ہو کا عالم تھا

ہوا میں جنگی آچلی تھی - دہوپ میں تمازت کم ہو رہی تہی - گل ہائے بیاباں نی چٹکنے پر تیار تھے - بلبلان شوریدہ سر چہکنے پر بیقرار تھے - پرندے جو جنگل میں دہوپ کے تڑاقے سے تمام دن منہ چہپائے تھے اب باہر منہ نکالے کن آنکہوں سے آفتاب کو دیکھ رہے تھے - آفتاب کی سنہری کرنیں بتدریج اوپر ہوکر انکی آنکہوں میں چکا چوند سی کم کر رہی تہیں - وہ سب اسی انتظار میں تھے کہ سورج دور ہو اور طپش کا زور ہو تو پہولوں سے دل لبہائیں اور اونکی میٹھی میٹھی خوشبوؤں سے چہکیں چلائیں - اونکی دلوں کی مرادیں بر آنے کو تہیں - آفتاب لب بام تھا اور راہی غروب ہوا چاہتا تھا - نماز عصر کا وقت ہاتھ سے جا رہا تھا - مگر پانی کا کہیں نام و نشان نظر نہ آتا تھا - حضرت نے مجھے اسی صحرائے بے پایان میں کھڑا کرکے خود تنہا گوشۂ صحرا میں میری آنکہوں سے اوجہل ہوگئے اور تہوڑی دیر کے بعد وضو سے فارغ ہوکر میرے پاس تشریف لے آئے - اور جماعت سے نماز پڑہنے کے لئے سوائے میرے کسی کو نہ دیکھکر میری طرف ملتفت ہوکر پوچھا کہ کیا تجکو وضو ہے میں نے کہا نہیں - آپ نے اپنی انگشت مبارک کے اشارہ سے فرمایا وہان جا اور وضو کرکے جلد آ میں وہاں گیا - ایک ایسا چشمہ پایا کہ جسکا پانی نہایت شیرین اور نہایت لطیف تھا - میں نے ایسا پانی اُس جہان میں کہیں نہ دیکھا - غرض اوسوقت میں نے وضو

کرکے وہان سے چلا آیا اور حضرت کی متابعت مین نماز عصر پڑھی -
اسی اثنا مین حضرت کے خادمون اور ملازمون سے بہت سے
آدمی تعاقب کنان اور جویان پہونچے - اُنھون نے ہرچند پانی طلب کیا
نہ پایا - اس چشمہ کو وہان بہت ڈہونڈہ مارا مگر جیسا وہ پیدا ہوا تھا
ویسا ہی ناپید ہوگیا مین اس سے متحیر ہوا اور اسکو اس عالی صفات
کے خوارق کرامات سے جانا - واللہ اعلم بالصواب -

گیارہوین حکایت

میرے حضرت داور بندگی شیخ احمد قدس اللہ سرہ سے نقل
ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے حضرت قطب الواصلین بندگی مخدوم شیخ
بدرالدین قدس سرہ سے سنا اور یاد رکھا ہے - آپ فرماتے تھے
کہ مین ایک روز جامع مسجد مین نماز پڑہ رہا تھا اور سر سجدہ مین
رکھکر مولی تعالی سے راز و نیاز مین مشغول تھا کہ ناگاہ ایک کونجی
عالم بالا سے میرے سجدہ گاہ کے آگے گری - اور ساتھہ ہی جانب
غیب نے ندا دی - اور کہا کہ یہہ تیرے رزق کی کونجی ہے حضرت
رزاق العباد نے اسکو تیرے حوالے کرنے کو فرمایا ہے - پس مین
اوسیوقت حضرت صمدیت کا شکر بجالایا اور کونجی اُٹھاکر اپنے
نزدیک رکھی -
حضرت جب تک زندہ رہے آپ وہ کونجی اپنے ساتھہ رکھا کرتے

تھے۔ جب آپ نے وفات فرمائی تو اسوقت اُس کو بخی کی بہت تلاش کی ہرچند ڈھونڈھ مارا مگر کہیں پتہ نہ لگا آخر نہ ملنی تھی نہ ملی۔

واللہ اعلم بالصواب

بارہویں حکایت

حضرت قدوۃ الکاملین بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہٗ کے تمام صاحبزادوں سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ایک روز آنحضرت نے بزرگوں کا عرس کیا تھا اور کھانا پکوا کر خاص وعام کی دعوت کی تھی چنانچہ اس وقت اکثر آدمی فقرا صلحا اور ہمسایوں سے جمع آئے اور جو کچھہ پکا ہوا سو جو دتھا کھا کر چلے گئے۔ اب اس طعام سے کسیقدر بچا ہوا رکھا تھا کہ ناگاہ اُس ولایت پناہ کے بڑے بھائی حضرت مخدوم المخادیم بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ اپنے مریدوں اور معتقدوں کی ایک جماعت کثیر کے ساتھہ جو تعداد مین سو سے بھی زیادہ تھے تشریف لائے۔ اُس مخدوم کے خادم مسمی جمال الدین نے جنکے حوالے طعام وانتظام تقسیم طعام تہا حضرت کے پاس شکایت کی اور کہا کہ یا سیدی آدمی بہت آگئے ہین اور طعام اسقدر نہین ہے کہ اُن تمام کے لئے کافی ہو۔ اب مجلس بیٹھی ہوئی ہے اور صرف طعام کا انتظار ہے۔ کوئی وجہہ سمجھہ مین نہین آتی ہے۔ آپ

کیونکر انتظام کیا جاوے اور ان سب لوگون کو کہان سے کہلایا جاوے
یہ سنتے ہی آنحضرت خود باورچی خانہ مین تشریف لے آئے اور جو کچھ
بقیہ طعام موجود تھا وہ آپ نے اپنے نزدیک طلب فرمایا اور اوسپر
اپنی چادر مبارک ڈہانک دی۔ بعد آپنے اپنے دست مبارک سے
ہر ایک شخص کو تقسیم کے طور پر دو دو روٹیان اور اوسکے ساتھ
سالن رسم مقررہ کے مطابق دینا شروع کیا۔ غرض طعام تمام
لوگون کے لئے کفایت کیا اور سب سیر ہوکر کہائے کسی کو کسی نوع
کی شکایت باقی نہ رہی جب سب کے سب کہانے سے فارغ ہوگئے
تو آپنے اوسپر سے ردای مذکور اٹھا دی۔ مین نے اوس وقت
دیکہا کہ ابہی وہ بقیہ طعام کا کچھ حصہ دون ہی موجود ہے۔ مجھے
بہت حیرت ہوئی۔ اور حاضرین سے ہر ایک شخص جسنے اسکام کو
مشاہدہ کیا سخت متعجب ہوا اور سب نے اس برکت کو اوس والا
منقبت کے اوا ضت سے تصور کرکے اس صاحب اسرار کی ولایت
کا اقرار کیا اور اس واقعہ کو آپکی کرامت جانا۔ واللہ اعلم بالصواب

تیرہوین حکایت

مین نے حضرت والد بندگی شیخ احمد قدس اللہ سرہ سے
نقل ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضرت قطبی والدی بندگی مخدوم شیخ
بدرالدین قدس اللہ سرہ ہر روز اپنے دست مبارک سے

فقیرون کو روٹی تقسیم کرتے ہر ایک فقیر کو آپ دو دو روٹیاں دیا کرتے تھے - ایک روز آپ نے فقیرون مین روٹیاں تقسیم کرنے کو مجھے فرمایا - مین نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور حسب فرمان روٹیاں تقسیم کین - مگر بعضون کو پہونچین اور بعضون کو نہین - مجھہ سے روٹیونکا تقاضہ ہونے لگا - اب روٹیاں اتنی باقی نہ تھین جو مانگنے والون مین پوری ہوتین - مین نے مجبور ہوکر یہ شکایت حضرت کے پاس کی حقیقت حال کہہ سنائی اور کل کیفیت عیان کی - حضرت یہ سنکر خود تشریف لائے اور جو روٹیاں مین نے فقیرون کو دی تھین وہ سب اُن سے آپ نے واپس لے لین اور پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے تقسیم کے طور پر جیسا کہ مین نے تقسیم کیا تھا دینا شروع کیا - مین نے دیکھا کہ وہ روٹیاں سب آدمیونکو کفایت کین کسی شخص کو نہ ملنے کی شکایت نہین رہی - اور سب کو کامل طور پر تقسیم ہونے کے بعد بھی کچھہ روٹیاں بچ رہین - مین آپ کے اس فعل سے سخت متعجب و متحیر ہوا اور جرأت کرکے مین نے حضرت والد سے اسکا سبب پوچھا آپ نے میری طرف متوجہ ہوکر بسر شفقت سے مسکراتے ہوئے مجھے فرمایا کہ خالق ذوالمنن نے اپنی عنایت وکرم کی مددگاری سے میرے ہاتھہ مین برکت رکھی ہے - جو چیز مین اپنے ہاتھہ مین لیتا ہون وہ فوراً دوچند ان اور پھر اوسکی مضاعف ہوجاتی ہے *

راوی مذکور فرماتے تھے کہ اوس قطب الاولیا سے اس واقعہ کے مانند کئی بار مشاہدہ ہوا ہے اور بارہا اس سے بڑھکر باتیں دیکھنے مین آئی ہین - واللہ اعلم بالصواب

نقل دیگر

سید جیا حضرت شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہ سے نقل ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے والد حضرت بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ ایک وقت چند درم دست مبارک مین لیے اور دونون ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ ملائے ــــ مین نے دیکھا کہ وہ درم دوچند ہوے اور پھر تعداد مین زیادہ ہونے لگے - یہان تک کہ اس ولی ذوالجلال کے دونون ہاتھ مالامال ہوگئے اور اس حد تک افزون ہوئے کہ جب وہ دونون ہاتھون مین سمانے کی گنجایش نہ رہی تو وہ زمین پر گرنے لگے - مین اس مشاہدہ سے متعجب متحیر ہوا لیکن حضرت سے اسکا باعث پوچھنے کی جرأت نہ کرسکا -

راویان مذکور کہتے تھے کہ ہم نے حضرت کو بہت دفعہ کہتے ہوے سنا اور یاد رکھا ہے - آپ بارہا یہ فرمایا کرتے تھے کہ حق سبحانہ تعالی نے میرے ہاتھون مین برکت رکھی ہے مین جو چیز ہاتھ مین لیتا ہون وہ اوسمین زیادتی کرتا ہے - وہ چیز

اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ حد اندازہ سے تجاوز کر جاتی ہے یہہ اوسکا کرم ہے جو مجھے بخشا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چودہوین حکایت

قدوۃ الصلحا میان یرشیخ خطیب مدرسہ شہر بیدر سے نقل ہے وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت قطب الزمان بندگی میان شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ العزیز بصورت تفریح اپنے مسافر خانہ پر جو برسر بازار مدرسہ کے نزدیک واقع ہے تشریف شریف ارزانی فرمائی تھی۔ آپ اس رباط کے چبوترہ پر بیٹھہ کر بازار کا تماشا دیکھہ رہے تھے۔ جب مین نے وہان حضرت کو دیکھا تو مین آپکی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر بعد تقبیل اقدام باادب تمام بیٹھا اور اپنے دل مین کہا کہ حضرت نے کتنے ایک مردان درماندگان کو ابراہیم قطب شاہ کے پاس تعینات کرا کر انکی روزی مقرر کرا دی ہے۔ لیکن آپ نے کبھی اپنی نظر کیمیا اثر اس بندۂ کمترین پر نہ ڈالی اور نہ خاطر عاطر (خوشبو دار) اس فاتر (فقیر) کے استحقاق پر مبذول فرمائی۔ یہ خیال کرکے مین نے چاہا کہ یہہ نیاز اس عالم راز کی عالی خدمت مین پیش کرون اور کثرت عیال کی حالت تنگی معاش کی حقیقت۔ عاجزانہ حال و بیچارگی کی کیفیت اور شب و روز فکر معیشت کی صعوبت آپ سے من و عن عرض کرون۔ ابھی یہ خطرہ تمام میرے دل مین خطور نہ کیا تھا کہ آپ نے تبسم کنان روئے

مبارک میری طرف کیا اور اس کے قبل کہ مین کوئی لفظ زبان سے نکالون خود آپ نے زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی اوسکی توفیق دیا رہی سے اگر اب کی دفعہ قطب شاہ سے ملاقات واقع ہوئی تو تجھکو تعینات کراکر کچھ مقرر کرا دونگا۔ یہہ سنتے ہی مین متحیر ہوا اور اس قدوۃ الاتقیا کے صفائی باطن کی تصدیق کی اور ولایت کا اقرار کیا کیونکہ مین سمجھے ہوئے تھا کہ میری اس نیت سے سوائے عالم الغیب حضرت حق سبحانہ تعالی کے کوئی بھی مطلع نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

پندرھوین حکایت

حضرت دادی صاحبہ بی بی کمال منکوحۂ حضرت قطب المشرقین بندگی شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ سے اور نیز حضرت کے تمامی فرزندون سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جب شیخ لطف اللہ بن حضرت مخدوم المخادیم بندگی شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قدس اللہ سرہ العزیز بیمار ہوے اور صاحب فرش ہوگئے تو حضرت شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ اپنے برادر زادہ کی عیادت کو تشریف لے گئے اور جب آپ مکان مین پہونچے تو ناگاہ شیخ لطف اللہ کی نیک بخت والدہ منکوحۂ حضرت مخدوم جی قدس اللہ سرہ آنحضرت کے نزدیک تشریف لائین اور بتضرع وزاری کرکے کہا کہ مین نے ایک عجیب واقعہ دیکھا۔ یعنے خواب مین یہہ معلوم ہوا کہ مجھکو ایک کہنے والے نے غیب سے خبر دی اور

اور اظہار اس امر کا کیا کہ اگر شیخ بدرالدین تیرے لڑکے کے لیے دعا کرے تو
ہر آئینہ اسکو صحت ہوگی اور اوسکے انفاس نفیس کی برکت سے شفائے
کلی حاصل ہوگی - پس مین اوسی توقع پر آپ سے التجا کرتی ہون کہ آپ براہ
کرم و رحم اپنا گوشہ خاطر فیض آثر اس کام کیطرف منعطف کرین اور
میرے فرزند کی صحت وری مزاج کے لیے حق تعالی کی عالی بارگاہ مین دعا
فرمائین -

حضرت نے بی بی کے کہنے کو بدل قبول فرمایا اور مکان کو واپس
تشریف لائے - آپ فرماتے تھے کہ مین نے اس کام پر ملتفت ہوکر اور
اس امر پر دل رکھکر دوگانہ کی ادائی کے لئے تیاری کرنی شروع
کی - اس دوگانہ نماز کی تعلیم مجھے میرے دادا حضرت بندگی مخدوم شیخ
محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ نے دی تھی اور تلقین کی تھی کہ
جو کام پیش آئے اور جو مشکل رونمائی کرے تو اوسوقت اوسکی آسانی
کے لئے یہہ دوگانہ ادا کرکے درگاہ مجیب الدعوات مین دعا کرے پس
مین نے چاہا کہ جو کام اب میرے درپیش ہے اوس کے لئے گذار دون
جب وضو کرکے دوگانہ مذکور کے ادا کرنے کا عزم کیا تو ناگاہ مین نے
دیوار خانہ سے ہندی زبان مین ایک آواز سنی کہ نکرو یعنے مت کر
بمجرد اس سننے کے افواج ہموم میرے دلپر ہجوم کر آئے اور امواج
غموم نے موج زن ہوکر قلب مین تلاطم و پریشانی پیدا کر دی غم والم
غالب ہوا - اور یہہ بات یقین ہوئی کہ اب اوسکی عمر تمام ہوئی اور وصال

قریب پہونچا ہے - خدائے تعالیٰ اوسے دنیا میں رکھنا نہیں چاہتا ہے - اسی لئے مجھے اس کام سے منع فرمایا جاتا ہے - پس آپ نے اس مطلب کو کسیقدر اشارے کے طور پر ظاہر کیا اور معذرت کی آخر شیخ لطف اللہ مذکور علیہ رحمت اللہ اسی بیماری میں فوت ہوئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ط

حضرت شیخ فرماتے تھے کہ میں جس کام کے لئے یہ دوگانہ گزارنا چاہتا اگر وہ کام ہونے کا ہوتا تو مجھے اوسکے ادا کرنے میں کسی نوع کی سستی نہ ہوتی وگرنہ منع کیا جاتا - واللہ اعلم بالصواب

سولہویں حکایت

میرے چچا حضرت شیخ محمدؐ اور میرے والد حضرت شیخ احمد سے نقل ہے - وہ کہتے تھے کہ حضرت والدی بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس سرہ کو ابراہیم قطب شاہ نے آپ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونیکی آرزو کرکے اپنے دارالسلطنت گولکنڈہ میں طلب کیا - آنحضرت اوسکی استدعا کو قبول فرماکر تشریف لے گئے - آپ نے چند دنوں تک وہیں اقامت کی - ایک رات ناگاہ امین خان تعجیل کناں و مضطرب و حیران حضرت کے پاس حاضر ہوئے - زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ حضرت بادشاہ نے تسلیم نیازمندی اور تمام لوازم تعظیم و بندگی بجالاکر خدمت فیض درجت میں بعد تجدید انکسار

گذارش کی ہے کہ محل میں ایک خواص حاملہ ہے اور وہ وضع حمل کے
قریب پہونچی ہے چنانچہ زنان دانندگان نے اطلاع دی ہے کہ جننے
کے تمام آثار ظاہر ہیں کوئی دم میں جنے گی اور ابھی سے سبکدوش ہوگی
کل منجم یہ کہتے ہیں اور ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان دنوں
میں ثانی روز منحوس ہیں بلکہ وہ نحس اکبر ہیں اگر اسی عرصہ میں
فرزند پیدا ہو تو وہ ہمارے بادشاہ کی جان پر سخت گران ہوگا۔ بڑی
مصیبت کا سامنا ہوگا اور ایک مضرت عظیم پیش آئیگی۔ اور پریشانی
برپا ہوگی۔ اسلئے خدمت خدام عالیمقام خداوندی میں بصد آرزو
وبکمال تمنا گذارش کی جاتی ہے کہ حضرت ایک نظر ترحم و کرم بحال استقبال
فرما کر گوشۂ خاطر فیض آثر اسکی طرف مبذول فرمائیں اور چونکہ حضرت
بارگاہ صمدیت میں معروضہ کو پیش کرنے کی فضیلت رکھتے ہیں لہذا
الطاف عمیم و نہایت انعطاف خداوندی سے امید کی جاتی ہے کہ حضرت
ذوالجلال قادر بیکمال سے ایسی دعا فرمائیں کہ اوسکی ولادت متوقف ہو
اور اوسکا جنبان ایام نحوست میں انجام پذیر نہ ہو۔ حضرت یہ سنکر متامل
ہوئے اور فرمایا کہ ہم عاجز بندے ہیں۔ اللہ تعالی بڑی قدرت والا ہے
وہ جو چاہا کر سکتا ہے۔ اوسکی مشیت ایزدی میں کسطرح دخل دیا
جا سکتا ہے وہ تمام چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔ جو کرنا چاہتا ہے
اور جو بہتر سمجھتا ہے وہی کرتا ہے۔ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا ہم
اوسکے عاجز اور تابع فرمان بندے ہیں۔ ہم کون اور کس شمار میں اور

کیا چیز ہین کہ ہمسے ایسے کاموں کی خواہش کیجاتی ہے - اور ہمارا امتحان لیا جاتا ہے - بارے بہت گڑگڑانے اور معذرت کرنےسے آپ اس کام کی طرف ملتفت ہوئے - نئے سرے سے وضو کیا - دوگانہ نماز پڑہی اسکے بعد سر سجدہ مین رکھکر بتمام نیاز حضرت کارساز سے آپ نے درخواست کی - ایک عرصہ کے بعد خوش حالی سے سر اوٹھاکر زبان دربار گوہر نثار سے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ کے پاس جاکر کہو کہ ولادت توقف کی گئی اور عالم غیب لاریب سے مجھکو یہ ندا بعبارت عربی سنائی گئی کہ الولادۃ متوقفۃ یعنے پیدائش ٹھیری ہوئی ہے - امین خان نے چونکہ عنقریب مین زچگی ہونے کی کیفیت سنی تھی حضرت کا ارشاد سنکر کہاکہ اگر ابھی زچگی نہ ہوی ہوگی تو اوس صورت مین بادشاہ سے یہہ عرض کرونگا - یہہ سنکر حضرت نے خود اس واقعہ کو دست مبارک سے تحریر کیا اور اوسمین یہ بھی لکھا کہ امین خان کو میرے قول پر اعتماد نہ تھا اوسنے اپنا شبہ ظاہر کیا تھا رفع شک کے لئے مین نے خود لکھا ہے پس امین خان مذکور نے جاکر بادشاہ کی خدمت مین جو کچھہ آنحضرت نے فرمایا تھا عرض کیا - اسی وقت محل مین خبر لی گئی معلوم ہوا کہ درد زہ فرو ہوا اور زچگی متوقف ہوئی -

ایام نحوست کے اختتام کے بعد کئی دن گذر گئے مگر ولادت وقوع مین نہ آئی - پس بادشاہ نے امین خان کو کہکے پھر حضرت کی خدمت مین بھیجوایا کہ آپ کچھہ ایسا کیا جائے کہ زچگی واقع ہو - حضرت شیخ نے

کوئی چیز پڑھکر حاملہ کو کہلانے کو دی۔ بمجرد کہانے کے خالق العباد کے حکم سے اوسنے فرزند نرینہ جنا۔ اس سے سب خوشحال ہوئے حضرت سے اس جرائت کی معافی چاہی اور بہت استغفار کیا اور آپ کے ولایت کی تصدیق کی اور اقرار کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

سترویں حکایت

حضرت جدی بندگی مخدوم شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ کے تمام فرزندون اور ملازمون سے نقل ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ابراہیم قطب شاہ کے پاس رافضی بہت جمع تھے ایک دفعہ انہون نے بادشاہ سے کہا کہ شیخ بدرالدین ان ایام مین مقتدائے اہل اسلام ہین اگر وہ ہمارا مذہب اختیار کرلین تو بہت سی مخلوق اُنکی تابع ہوگی۔ چنانچہ انہون نے اس سے اتفاق کرکے مقررہ رسم کے مطابق کاغذ لکہا اور آنحضرت والامنقبت کے بلانے کے لئے قاصد کو روانہ کیا۔ حضرت کے مریدون اور معتقدون سے چند آدمیون نے جو وہان حاضر تھے اس واقعہ سے وقوف پاکر صورت حال آنحضرت کی خدمت مین لکہہ بہیجی جب حضرت نے حقیقت حال سے اطلاع پائی تو متفکر ہوکر آپ نے حضرت سلطان الاولیا قطب الارض والسما محبوب سبحانی بندگی سید محی الدین ابی محمد السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کیطرف توجہ کی۔

آپ فرماتے تھے کہ مین نے اوسی رات حضرت غوث پاک کو خواب مین دیکھا- آپ نے زبان مبارک سے مجھ فرمایا اے فرزند جا اور کچھ خوف دل مین نہ لا اور کسیطرح کا مضائقہ و ملاحظہ خاطر مبارک مین نہ کر- وہ ہرگز تیری نسبت ناجائز جرأت نہ کر سکینگے اور جنہون نے کہ تجھے بلایا ہے وہ محروم و زیان کار ہوکر منہہ چھپائینگے - تجھ سے کلام تک نہ کر سکینگے - پس اس بشارت سے حضرت خوش حال ہوئے اور فارغ البال ہوکر آپ گولکنڈہ کی طرف روانہ ہوئے - جب قطب شاہ نے آپ کے تشریف آوری کی خبر سنی تو خود استقبال کے لئے پیش آکر شہر مین لے گیا اور شرف بساط بوسی سے مشرف ہوکر باادب تمام و توجہ تام بیٹھا - حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ایسی ہیبت و دہشت اوسکے دل مین ڈالی کر اوسمین ملنے کا امکان نہ رہا اور جو بات کہ سوچ رکھی تھی اسکو ہرگز زبان پر لانہ سکا- اُن روافض نے ہر چند جد و جہد کی اور اوس بات کے پیش کرنے کی اشارات بھی کی مگر اوسنے اونکو منع کیا اور تنبیہ و تہدید کی - اور حضرت کو نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھہ واپس کیا -

دوسری نقل

راویان مذکور سے اسیطرح منقول ہے کہ ایک دوسرے وقت قطب شاہ کے ارکان دولت و اعیان مملکت نے جو اکابر و افاضل تھے - قطب شاہ کو کہکر اسبات پر آمادہ کیا کہ شیخ بدرالدین

مرجع علمائے نامدار و خلاصۂ فضلائے روزگار ہین اور تمام علوم مین مہارت تمام رکھتے ہین۔ اور زمانہ مین بے مثل سمجھے جاتے ہین۔ اور خواجگی شیخ بھی اس ملک کے پیشواے دانشمندان ہین اگر ان دونون حضرات کے درمیان مباحثہ ہو تو اونکی فضیلت مین امتیاز کیا جائیگا۔ اور ہر ایک کی علمیت مین سواد و حوصلہ مفہوم و معلوم ہوگا۔ پس وہ اسبات کو قرار دیکر اس قطب الابرار کی خدمت مین آئے۔ اور شیخ خواجہ کو بھی طلب کیا جب وہ آئے تو ان سب نے اٹھکر انکو تعظیم دی۔ حضرت کے روے مبارک پر انکی نظر پڑتے ہی فوراً ایسی ہیبت انکے دلپر وارد ہوی کہ وہ اپنے سے گذر گئے حضرت کے تمام مریدون اور معتقدون کے مانند زانوے ادب سرنگون ہوکر بیٹھ رہے۔ اور مباحثہ و مکالمہ کے خیال سے جو ایک رسالہ لیئے آئے تھے وہ ہاتھ سے چھوٹکر گر پڑا۔ جب ہمارے حضرت شیخ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ رسالہ کیسا لئے آئے ہو۔ ادھر لانا ذرا مین بھی دیکھون۔ حضرت نے ہر چند طلب کیا مگر انہون نے پیش نہ کیا اور عذر کرکے کہا کہ یہ کوئی ایسی چیز نہین ہے جو بارگاہ والا مین گذرانی جائے۔ پس ایک ساعت تک بیٹھکر وہ واپس گئے۔ قطب شاہ اور تمام حاضرین اس امر کے مشاہدہ سے متعجب و متحیر ہوے اور اسکو آپکا عین فیض و لایت جانا۔

واللہ اعلم بالصواب

اٹھارویں حکایت

یہ حکایت اُس صاحب حالات و مقامات کے بعض واقعات اور حالات پر جو آپ کے ایام مرض موت مین مشاہدہ کیے گئے اور ان افعال و اقوال اور ان صورت و سیرت پر جو آپ سے اخلاقاً واشفاقاً ظہور مین آئے مشتمل ہے

حضرت کے فرزندون - مریدون - معتقدون - ملازمون اور نیز آپ کے خانۂ ملایک آشیانہ کے کل اہالی کو اس بات سے کامل اطلاع تھی وہ اسطرہ بیان کرتے تھے کہ جس مرض سے حضرت نے انتقال فرمایا اسی مرض کے شروع ایام مین غلبۂ برودت سے

چند روز تک آپکو ثقل لسان اس حد تک لاحق ہوا کہ آپ بات نہ کر سکتے تھے۔ مگر جو کچھ آپکا روزانہ وظیفہ تھا اسکو آپ بغیر تغیر کرنے کے بلا اختلال پڑھتے تھے۔ اور قرائت صلوٰۃ اور بزرگون کی فاتحہ خوانی مین آپکو کوئی نقصان و رکاوٹ نہ پیش آتی تھی۔ آپ صاف صاف پڑھ لیا کرتے تھے ضعف جسمی آپکو اس حد تک لاحق ہوا تھا کہ آپ کسی کی معاونت کے بغیر اٹھ نہ سکتے تھے۔ لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ دوسرے کی بلا استعانت اٹھ بیٹھتے اور اوس تخت پر جو آپ کے تخت کے قریب نماز کے لیے رکھا گیا تھا تشریف لاتے اور نماز ادا کرتے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو جیسا کہ اٹھتے تھے ویسا آپ اٹھکر اپنے آرام گاہ کو جا نہ سکتے تھے۔ یہان تک کہ آدمی اٹھا لاتے اور آپ تکلیف سہ لیتے۔ جو لوگ آپکی اس حالت کو دیکھتے وہ تعجب کرتے تھے اور اسکو آپکی قوت شوقیہ قلبیہ تصور کرتے تھے۔

میرے حضرت والد بندگی شیخ احمد فرماتے تھے کہ جیسا کہ میری قدیم عادت تھی کہ مین حضرت کی خدمت مین ہر روز جایا کرتا تھا۔ اوسی عادت کے مطابق مین حضرت کے پاس گیا آپ اسی مرض مین مبتلا تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو زبان دربار گہر نثار سے فرمایا

ہہ یعنے گرانی زبان ایک قسم کا عارضہ ہے ۱۲ مترجم

کہ مجھکو اسوقت بارگاہ صمدیت سے گویائی عطا ہوئی ہے۔ اگرچہ مجھ میں یہہ طاقت مطلق نہ تھی مگر اب مجھے اس دولت سے سرفرازی ملی ہے۔ پس میں نے یہ سنکر اپنا دامن پھیلایا اور فاتحہ پڑھی"

حضرت شیخ احمد جی نے شیخ محمد تنہوری کے خط میں اس واقعہ کو لکھا تھا۔ چنانچہ اوسے اس فقیر نے دیکھا اور راوی مذکور کی زبانی بہی سنا تھا۔

غرض جس روز حضرت اس عالم سے تشریف لے جانے والے تھے اوسی روز آپ نے اپنے کل فرزندوں۔ قرابتداروں مریدوں۔ معتقدوں اور تمام اہالی خانہ کو جمع کرکے خود زبان فصیح البیان سے فرمایا ہے اس بات کو جانو اور آگاہ رہو کہ آجکا دن تیسرا دن ہے کہ میری حیات تمام ہوئی لیکن ان تین روز کے قبل ہی میری عمر انصرام کو پہونچ چکی۔ مگر ان تین زائد روز کے لئے میں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی اور زندگی نئی پائی تاکہ ان ایام میں میں اپنے بقیہ اوراد تمام کروں اور وصیت ضروری تمکو بجالاؤں یہ کہکر آپ نے مجھے فرمایا کہ ان ایام میں کسی خاص و عام سے میں کارہائے دنیوی میں مشغول نہیں ہوا اور نہ اذکار ربانی کے بغیر کوئی حرف دیگر زبان پر لایا۔ پس اسکے بعد آپ نے اپنے فرزندوں میں سے ہر ایک کو نعمت قادریہ دی۔ اجازت مطلقہ عطا کی اور خرقۂ خلافت پہنایا۔ چنانچہ اپنے فرزند بزرگ شیخ محمد

تو آپ نے خرقہ خلافت پہنانے کے بعد وہ فرمان اور وہ دستار جو آپ کے
ت والد قدس اللہ سرہ العزیز سے آپ کو پہونچی تھی عنایت فرمائی۔ دوسرے
زند شیخ احمد کو خرقہ خلافت دیا اور حضرت شیخنا قطب الاولیا محبوب سبحانی
کی سید عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
ملفوظات کی کتاب عطا فرمائی اور خرقہ کی اسناد بھی لکھکر دی۔ تیسرے
زند شیخ ابراہیم کو خرقہ خلافت پہنا کر کتاب تکملہ فارسی مرحمت فرمائی
چوتھے فرزند شیخ علی کو خرقہ خلافت دیکر کتاب خلاصۃ المفاخر بخشی۔ اس
ین مولف کتاب ہذا کو اگرچہ آپ نے پیشتر ہی دولت ارادت سے مشرف
کے دست مبارک سے مرید فرمایا تھا۔ مگر اس موقع پر بھی خاطر عاطر
ن آثر میں اس کمترین کا خیال فرما کر آپ نے حضور فایض النور
طلب کیا اور نظر عنایت سے منظور و سرفراز فرمایا۔ وہ دستار جو حضرت
اپنے سر مبارک پر پہنی تھی آپ نے نکالکر بندہ کے سر پر دست مبارک
رکھی اور خرقہ خلافت پہنا کر تفسیر بیضاوی عطا کی اس کے بعد فرمایا
کہ میں اپنے والد بزرگوار کی طرف سے مامور اور انکا محکوم رہا ہوں
ریق پر ان تمام لوگوں کو اجازت دیتا ہوں اور انہیں مجاز مطلق گردانتا
ں۔ اسوقت یہ فقیر مولف کم سن تھا۔
شاہ عالم ابن شیخ عبد اللہ بن حضرت شیخ اسمٰعیل کو جو آنحضرت کے
(بھتیجے) بھی خرقہ خلافت پہنایا گیا اور شیخ محمد بن شیخ نظام ہتھوری کی
حافظ جمال الدین کو بھی آپ نے خرقہ خلافت پہنا کر خلافت دی۔ اسکی تین جن

لوگون کو آپ نے خلافت دی تھی اُن مین فقیر محمد مستوطن بلیپار اور میان
عبدالقادر تھے - اِنکے علاوہ آپ کے اور خلیفہ بھی تھے -

آپ نے تمام فرزندون کی طرف مخاطب ہوکر اُنکو نصیحت فرمائی کہ
آپسمین متفق رہین اور اپنی والدہ کے حکم کے ہر حال مین تابع رہین -
جادۂ شرع پر استقامت کرکے میری سیرت پر رہین - اور میری روش پر
چلین جیساکہ مجھے دیکھا اور سنا ہے - خانقاہ کا دروازہ کھلا رکھین اور
فقیرون اور آنے جانے والون کی خدمت بجا لائین - پیرون اور بزرگون
کے اعراس ناغہ نہ ہونے دین - میرے حضرت والا قدس سرہٗ کے
روضہ متبرکہ کی متولی گری جو حضرت سے مجھے پہونچی تھی مین نے اپنے
فرزند شیخ احمد کے تفویض کی - وہ آیندہ اوسی کے تفویض رہے -
اور روضہ مقدسہ کی خدمت کرنے کے لیئے تاکید بلیغ فرمائی - اور آپنے
یہہ بھی فرمایا کہ آن حضرت قدس اللہ سرہ کی خدمت کی برکت سے مین
اس درجہ کو پہونچا اور اسقدر مرتبہ پایا - پس تم مین سے جو کوئی دلدہی
سے اور حسن و خوبی سے خدمت کریگا اور اس کام مین اپنی پیش
قدمی ظاہر کریگا اور اللہ تعالی کی توفیق سے کما حقہٗ حق خدمت بجا لائیگا
تو انشاء اللہ تعالے وہ ضرور دولت عظیم اور مقام بزرگ کو پہونچیگا -
پس یہ کہکر آپ نے سب سے روے مبارک پھیرا اور یاد حق مین مشغول
ہوئے - ہاتھہ مین تسبیح پھیرتے ہوئے زبان سے اللہ اللہ کہنے
لگے مین نے دیکھا کہ عین وقت وصال پر دست مبارک مین تسبیح گردان تھی

حائل و مشغول بہ عالم بالا اور ذکر الٰہی مین زبان گویان تھی چنانچہ اسی حا
لت مین میرے دیکھتے ہی دیکھتے آپکا طایر روح پرفتوح اس تنگنائی فانی سے
بہشت سرائے جاودانی کیطرف پرواز کر گیا بمقتضائے الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب (موت پل ہے پہونچاتا ہے دوست کو دوست
کی طرف) طالب و مطلوب مل گئے دوست کا دوست سے وصال ہو گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُون ط

اس واقعہ جان فرسا سے آپ کے تمام معتقدون - مریدون اور
زندون پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا - ماتم برپا ہوا - حضرت کی مفارقت سے
سب بیتاب و بیقرار ہو گئے - ہائے جدائی بھی کیا بری چیز ہے - مجھکو
اسقدر صدمہ ہوتا ہے - شیدائیون کی غم مین کیسی دردناک حالت
ہوئی ہے - بارے تعالیٰ سے آپکا وصال ہوتے ہی ادھر کہرام مچا -
زار زار رونے لگے سر پیٹتے ہوئے واویلا و واحسرتا کہتے تھے
نہایت حسرت سے انکے آنسون کی جھڑی تھمتی نہ تھی - غم ہجر نے شیدائیون کے
دلونکو پاش پاش کر دیا تھا - مجھون کے سینہ پر درد سے آہ و بکا
نالہ و فریاد کی صدائین بلند ہو رہی تھین وہ آہ جگر سوز بھر کر کہتے تھے کہ افسوس
افسوس صد ہزار افسوس کہ ہمارے شیخ بدر الدین قطب زمان ہم سے مفارقت
کر گئے ہمین غم و الم مین چھوڑ گئے - آج اوس ماہ تابان نے اپنا منہ ابر
مین چھپا لیا ہائے اب ہم اس اندھیرے مین کہان کہان ٹھوکرین کہاتے
پھرینگے - اب ہمین کون روشنی دکھائیگا - ہماری راہ نمائی کون کریگا -

ہم راہ خدا کے راہ رو اُس آفتاب ہدایت کی ضیا کے بغیر منزل مقصود و بارگاہ معبود کو کیونکر پہونچ سکینگے - رنج اسقدر غالب تھا کہ سب ہر دم آنسو بہاتے تھے - اِنکے غم کی کوئی انتہا نہ تھی آخر انھون نے قضا پر رضا ہر حال مین لازم جانکر صبر و شکیب اختیار کیا - اور تجہیز و تکفین مین مشغول ہوئے اور جائے مناسب دیکر وہان آپکو دفن کیا -

انتقال کے چھ مہینے بعد بعض فرزندون اور مریدون کے خواب مین رونق بخش ہو کر آپ نے اُنسے فرمایا کہ جس جگہہ تم نے مجھے دفن کیا ہے وہ جگہہ خوب نہین ہے - وہان پانی موجود ہے - اب مجھے وہان سے نکالکر کسی دوسری جگہہ دفنا دو - جب آپ کے فرزندون اور مریدون نے یہ خواب متواتر دیکھا علاوہ اسکے اور لوگون سے بھی یہی کیفیت مکرر سکرر سنی تو وہ سب متحیر و متفکر ہوئے - آخر امر سب لوگ متفق ہو کر اس کام کے انجام کی دلیری کی اور آنحضرت قدس اللہ سرہ العزیز کے ستر کے انکشاف کی جرأت کی - اور چاہا کہ کسیطرح پہلے حقیقت حال معلوم کرین - اور قبر کھودکر دیکھین کہ کیا کیفیت ہے - بارے یہ ہمت کرکے انتہا تا قبر مبارک سے ایک پتھر سرکایا - تو دیکھا کہ قبر پانی سے بھری ہوئی ہے - جیسا کہ اُس ولی ذوالجلال نے اُن لوگون کے خواب مین فرمایا تھا - پس کل معتقدون - مریدون اور فرزندون نے فی الفور پانی نکالکر دیکھا تو آنحضرت کا وجود مبارک جیسا تھا ویسا ہی تھا اور کہین ذرا بھی تغیر نہ ہوا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپکو آج ہی دفن کیا ہے - اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی

آل سیدنا محمد، و ولدہ الشریف ابی محمد المحمود عبد القادر المحبوب بعدد کل
معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حضرت کے مخالفون مین سے ایک شخص نے از روئے امتحان اپنے ناہموار طالع کی شومی سے مرتکب بے ادبی کا ہوکر آپکی ڈاڑہی مبارک کا بال پکڑکر کھینچا مگر وہ آپ کے وجود باجود سے ہرگز جدا نہ ہوا۔ اسیوقت سے وہ نابکار اس فعل ناکردنی کے شومیت سے انواع بلیات واقسام آفات مین مبتلا و گرفتار ہوا۔ یہانتک کہ اوسکا بد سے بدتر حال ہوگیا آخر ناچار ہوکر اوس نے عجز وبیچارگی اور بہت گریہ وزاری ظاہر کی اور گڑگڑا کے بہزار توبہ واستغفار ومناجات کی تو جبکہین بلا سے اوسنے رہائی پائی اور آفت سے بدقت چھوٹا۔ جب لوگون نے حضرت کو اوس قبر سے نکالکر جس جگہہ کہ آپ روضۂ متبرکہ واقع ہے وہان آپکو دفن کیا۔

بہت سے آدمیون سے روایت ہے کہ حضرت ہر رات قبر مقدس سے باہر آکر پھرا کرتے ہین جیسا کہ حین حیات مین اسی دار الفنا مین آپ کی عادت ۔آپ ہمیشہ زندگی مین طواف کرتے اور فاتحہ دیتے پھرتے تھے۔ بارہا مزار آپ سے مشاہدہ ومعائنہ ہوا ہے اور جو شخص شب مین اس جگہہ رہا اوسنے ضرور آپکو دیکھا۔

پہلی نقل

میان حسن مہدی سے مین نے سنا ہے۔ یہ صاحب صالحون سے تھے اور یہہ چند روز کے لئے آنحضرت کے روضۂ مبارک کی مجاوری کی خدمت ادا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ مین ہر

آنحضرت کے قبر مبارک پر سے غلاف علیحدہ کر لیا کرتا اور جب صبح ہوتی تو پھر قبر پر اوسکو پہنا دیا کرتا تھا - ایک روز ظہر کے وقت مین روضہ متبرکہ مین چلا آیا ناگاہ مین نے ایک مرد کو نزدیک قبر کے کھڑا ہوا دیکھا اوسکا نورانی چہرہ مثل ماہ تابان کے چمک رہا تھا - نہایت صاف و پاکیزہ پیراہن اوسکے زیب جسم تھا اور سر پر دستار بندھی تھی - مین اوسکو اس مقدس وضع مین دیکھکر جھجکا اور لرزان و حیران تھا کہ یا الٰہی یہ کون آدمی ہے - اور اسقدر دہشت اوسکی میرے دل پر غالب ہوی کہ مین نے وہان سے بھاگ جانا چاہا اور اسی غرض سے پیچھے پلٹا ہی تھا کہ اوسنے آواز دی کہ کیون واپس چلا اندر آ اور دل مین کچھ خوف نکر - مین اس مرقد کا صاحب ہون اور اس مقبرہ کا والی شیخ بدرالدین مین ہی ہون - تو خیال رکھ مین تجھے تاکید کہتا ہون کہ بار دیگر میری قبر سے غلاف علیحدہ نہ کیا کر جسطرح آدمی کو آسائش زیبائش اور ستر پوشی کے لئے لباس ہے اسیطرح قبر کے لئے غلاف اوسکا پیراہن ہے - اور اسکو بالکل ایسا ہی جاننا چاہیئے - آپ یہ کلمات فرماکر وہان سے غائب ہوئے اور میری نظر سے پوشیدہ ہوگئے پہلے تو مین آپ کے جمال جہان تاب کے دیکھنے سے ششدر رہگیا اور آپ کے خود فرمانے پر بہت متعجب و متحیر ہوا مگر بعد میں مین اپنی خوش قسمتی پر نازان اور شاد مان تھا کہ اوس قطب الابرار کے دیدار فرحت آثار سے مشرف ہونیکا موقع ملا اور خدائے توانا و برتر نے آپ کے شرف دیدار مبارک سے مجھے سرفراز فرمایا - الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل

عن دار الی دار ط (یعنے خبردار اولیاء اللہ نہیں مرتے ہین بلکہ نقل مکان کرتے ہین ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف -)

مین نے اس آیت کو یقین جانا اور اپنی آنکھون سے دیکھکر معلوم کیا کہ آنحضرت اشرف شرفائے روزگار سے تھے — آپ اپنے والد بزرگوار صاحب اسرار قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس بڑی قدر و منزلت رکھتے تھے - چنانچہ آپ کے برادر بزرگ حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف مخدوم جی قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ ہم تمام حضرت قطبی شیخ محمد قدس اللہ سرہ کے بیٹے ہین اور شیخ بدرالدین بھی اگرچہ ہمارے برابر آپکے فرزند ہین مگر وہ آپ کے یار جانی و محب روحانی ہین - حضرت شیخ بدرالدین قدس اللہ سرہ العزیز کے بھائیون مین سے کسی صاحب کو اگر کوئی مشکل کام پیش آتا اور کوئی اہم عظیم صورت دکہاتی تو اسکے بارہ مین وہ اپنے والد بزرگوار صاحب اسرار سے استفسار کرنا چاہتے اور آپکی رضا کو ہر حالت مین مقدم و متبرک مانکر پیش قدمی اور اوسکی انصرام دہی کا قصد کرتے تو وہ حضرت شیخ بدرالدین کو کہتے کہ آپ حضرت کی خدمت مین عرض کرکے جواب سے مطلع کرین - اس پر آپ اپنے حضرت والد بزرگوار صاحب اسرار کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر عرض گذرانتے اور آپ سے اوسکا جواب حاصل کرکے جنہون نے استفسار کیا تہا اونکو پہونچا دیتے چنانچہ حضرت شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز کی زندگی مین آپ کے سب صاحبزادون نے یہی طریقہ جاری رکہا - کوئی بات

وہ حضرت سے دو بدو عرض نہ کر سکتے اور ادب کے لحاظ سے کلمہ و کلام کی جرأت ہر گز نہ کرتے تھے - اور حضرت کے انتقال کے بعد بھی یہی طریقہ جاری تھا - جب کسی کو کوئی کار دشوار پیش آتا تو وہ حضرت شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے کہتے آپ روضۂ مقدسہ مین جاکر قبر مبارک پر سر رکھکے عرض کرتے اور وہان سے جو جواب سنائی دیتا وہ آپ مستفسر صاحب کو سنا دیتے جیسا زندگی مین آن حضرت آپ کو عزیز رکھتے تھے ویسا ہی بعد انتقال آپ کے کہنے کو سنتے اور آپ کے کامون مین آپکو تائید دیتے تھے -

دوسری نقل

حضرت بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ سے منقول ہے آپ فرماتے تھے کہ مین نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ ہما میرے سر پر سایہ کیا ہوا ہے - جب مین علی الصباح نیند سے بیدار ہوا تو نماز اور وظیفہ سے فارغ ہوکر اپنے والد حضرت قطب الاقطاب مظہر اسرار ربانی مصدر انوار سبحانی ابی الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف النفاد کی الملتانی قدس اللہ سرہ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور جو کچھ رات خواب مین دیکھا تھا مفصل عرض کیا - اوسوقت میرے بڑے بھائی قطب الانام مرشد الکرام مخدوم المخادیم بندگی شیخ ابراہیم المعروف بمخدوم جی قدس اللہ سرہ وہان حاضر تھے - جب آپ نے یہ میرا

خواب سنا تو اسکے قبل کہ میرے حضرت والد بزرگوار قدس اللہ سرہ العزیز اوسکی تعبیر کے متعلق کچھہ زبان گوہر فشاں سے فرمائیں خود کہا کہ بادشاہان اور سلاطین زمان تمہارے مطیع و منقاد رہینگے۔ اس کے بعد میرے حضرت والد نے بھی فرمایا کہ آپ جو کچھہ تعبیر کی متعلق مخدوم نے کہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہی واقع ہوگا۔ چنانچہ آخر ویسا ہی ہوکر رہا۔

دکن کے تمام سلاطین حضرت بدرالدین قدس اللہ سرہ العزیز کے مطیع و فرمان بردار خادم و بندہ بے درم تھے۔ آپ اونسے جو کچھہ ارشاد فرماتے وہ اوسی وقت بسر و چشم بجان و دل اوسکو بجا لاتے آپکی تابعداری کو اپنی عین سرفرازی و سعادت مندی تصور کرتے اور ہمیشہ آپ کے فرمان پر سر تسلیم خم کرتے اور آپکی پیروی میں سرگرم رہتے تھے۔ انہیں صدق عقیدت سے ہر وقت یہی تمنا رہتی تھی کہ کسیطرح حضرت کی غلامی کا شرف حاصل ہو اور آپکی دعائے بے ریا سے انکا مطلب پورا ہو۔ چنانچہ کئی ایک سلاطین آپ ہی کی بدولت اپنی مراد دلی کو پہونچے۔ اور ارادت بجا لاکر زمرہ معتقدین میں شریک ہوئے۔ آپ کی نسبت حضرت کا فرمانا تحقیق و تصدیق کو پہونچا۔

آپکا مدور چہرہ نہایت نورانی تھا۔ آپ نہایت وجیہ اور شان دار تھے۔ آثار شان و عظمت جبین اعلیٰ سے ظاہر تھے اور صورت سے نور برستا تھا۔ آپ کی وجاہت و شوکت کسی میں نہ تھی۔ آپ انتہادرجہ کے خلیق تھے۔ آپ ہر ایک سے نہایت ملائمت و شیرین کلامی

سے پیش آتے تھے - جو آپکی گفتگو سنتا وہ ہزار جان سے آپ پر سے تصدق ہوتا تہا - حضرت پیغمبر خدا سردار دو جہان - ہادی راہ عرفان علیہ الوف التحیۃ والثناء (ہزارون سلام اور درود ہوون انپر) کے اخلاق سے آپ کے اخلاق مقتبس ہے - اور آپ تخلقو باخلاق اللہ تعالی تمامہ (عادت کرو اللہ تعالی کی تمام عادتون پر) کے مطابق تھے - آپ مین بہت سی عمدہ باتین تہین - آپ کے اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ زبان زد عوام تھے - سب چہوٹے بڑے آپ سے خوش رہا کرتے اور آپکو نہایت قدر و منزلت اور نظر وقعت سے دیکھتے تھے حالانکہ آپ مین اسقدر عزم و جلال اور فضل و کمال تھا کہ جسکی انتہا نہین مگر باوصف ان اوصاف عظیمانہ کے آپ ہر ایک چہوٹے بڑے اور مسکین وفقیر سے صحبت رکھتے سب کے ساتھہ نہایت تواضع اور اخلاق سے پیش آتے اور کسی کو کسیصورت مین رنجیدہ خاطر نہ کرتے تھے - آپکا ہر ایک ملازم یہ سمجہتا تہا کہ حضرت کے الطاف مجہہ ہی پر زیادہ ہین - حضرت مجہہ پر نہایت مہربان ہین اور جو کرم فرمائی وبندہ نوازی آپکی میرے حال پر ہے وہ دوسرے پر نہین - ہر ایک شخص یہی گمان کرتا تہا اور دل مین خوش ہوتا تہا جسے پوچہو وہ اپنی ہی کہتا تہا - غرض سب ملازمین کا یہی حال تہا -

آپ سادات کی نہایت تعظیم وتکریم کیا کرتے - فقیرون اور غریبون کی خدمت حسن و خوبی اور نہایت خلق و دلجوئی سے بجالاتے - انکی بدخوئی پر بہت صبر کرتے اور ہر چند اونسے ناسزا حرکتین واقع ہوتین مگر آپ ہر حالت

مین تحمل سے کام لیتے تھے - چنانچہ آپ کے برداشت وحسن برتاو کی ایک نقل بیان کی جاتی ہے -

تیسری نقل

ایک روز ایک مجمع کثیر مین آپ تشریف فرما تھے - بہت سے مرید اور فقرا آپ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے - جو شخص آپ سے جس بات کا سوال کرتا تھا آپ اوسکی طرف مخاطب وملتفت ہوکر اوسکی درخواست کی تعمیل کرنے اور مزید اہتمام کے لئے ارشاد فرمانے مین مشغول تھے کہ ایک فقیر شوریدہ حال و پریشان بال نے آپ پر نہایت وحشی طرح سے حملہ آور ہوا - اوسنے میان سے چھرا کھینچکر ایک ہاتھ آپ کے گریبان مین ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے چھرا آپ کے سینۂ بے کینۂ مبارک پر رکھا - یہہ حالت دیکھکر آپ کے فدائی جو اوسوقت آپ کی خدمت مبارک مین حاضر تھے اُٹھ کھڑے ہوے - آپ پر ناحق اوسکی یہ زیادتی دیکھکر اونسے برداشت نہ ہوسکی - وہ سب کے سب سخت مشوش و برافروختہ ہوکر اوس سے انتقام لینے پر آمادہ ہوئے - مگر حضرت نے اون سب لوگون کو منع کیا اور اوس سے انتقام لینے سے باز رکھا - حکم الہی پر راضی ہوکر اوسوقت آپ نے اپنا سر تسلیم اوسکے آگے پیش کیا اور فرمایا کہ یہ سر حاضر ہے تو جو چاہتا ہے کر مین بخوشی راضی ہون -

اللہ اللہ اپنی جان پر تو بن رہی ہے پھر آپ فرماتے ہین کہ تو جو چاہتا ہے کر مین راضی ہون - اپنی جان جانے کی پروا نہین مگر دوسرے کی

آرزو پوری کرنے کا خیال ہو رہا ہے اور لوگوں کو منع کیا جاتا ہے کہ اوس سے کچھ نہ بولیں اگر اوسے جان لینا ہی منظور ہے تو خیر یہہ جان مستعار آخر جائیگی ہی مگر ایک بندہ خدا کے دل کی آرزو تو پوری ہوگی - اللہ اکبر کہاں تک بندگان خدا کا آپ کو لحاظ منظور تھا اور خدائے تعالی کی قضا پر کسقدر آپ ثابت قدم تھے جب اوس فقیر نے آپکا یہ انکسار اور مروتانہ برتاؤ دیکھا تو فی الفور ہاتھ سے چھرا پھینک کر آپکے پائے مبارک پر گرا اور جوش محبت و جذبۂ الفت سے اپنی آنکھیں کف پا سے ملکے کہا کہ کسکی مجال ہے جو جناب سے حرکت ناجائز کرے کس کی قدرت ہے جو نظر ناواجب سے دیکھے - اوس کے ہاتھ ٹوٹ جائین جس نے آپ پر دست تظلم دراز کیا ہو - اوسکے منہ مین خاک پڑے جس نے آپکی مخالفت مین کوئی کلام کیا ہو - اوسکی آنکھین اندہی ہو جائین جس نے آپکو نظر بد سے دیکھا ہو اوسکے دماغ مین کیڑے پڑ جائین جس نے آپکی نسبت خیال ناہموار کیا ہو - اوسکا دل پاش پاش ہو جائے جس نے آپکی ایذارسانی کا ارادہ کیا ہو - اوسکو خدا کا دیدار اور پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت نہ ملے اور اوسے روز قیامت نکبت وخواری ہی نصیب ہو - بخدا مین نے یہ حرکت کوئی بد اندیشی سے نہین کی اگر کی تھی تو اسی وقت مجھے زمین دبالے اور آسمان مجھپر ٹوٹ پڑے مجھے صرف آزمانا مقصود تھا - مین اور میرے ماں باپ آپ پر سے تصدق ہون - آپکی ایسی مروت کے قربان جائین - کون شخص ہے جو ایسے اخلاق پر دل و جان سے گرویدہ اور والہ و شیدا نہ ہو جائے؟ وہ ابدی جہنمی ہے جو ایسے

خاصان خدا پر دست ستم دراز کرے اور ناسزا عزم روا رکھے۔

وہ اکثر یہہ بھی کہا کرتا تھا کہ جسوقت مین نے حضرت پر یہ آزمایش کی تو آپکو ایسا دیکھا کہ ایک پہاڑ ہے کہ اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہے اور ایک دریا ہے کہ تھما ہوا ہے آپ کے استقلال کی یہ کیفیت تھی۔

حضرت پیرون اور بزرگون کے اعراس نہایت اوج و تکلیف اور زینت و شکوہ سے کیا کرتے۔ اکثر ذوق و شوق سے سماع سنتے اور خود بھی وجد و رقص فرمایا کرتے تھے۔ جسوقت آپکو حال آتا اور جذبۂ وحدت اور وجد و طرب طاری ہوتا تو اوس سے تمام حاضرین متاثر ہوتے۔ آپکی توجہ سے سب کے قلب منور ہوتے اور سب ایکسان فیض سے مستفیض ہوتے تھے۔ اگر کوئی عرض کرتا کہ احقر نے بزرگون کی نیاز کی ہے براہ بندہ نوازی کلبۂ احقر تک قدوم فیض لزوم رنجہ فرماکر نیازمند کو ممنون و مشکور فرمایئن تو بمقتضائے فلیستجب آپ اوسکی اس استدعا کو صدر کشادہ پیشانی سے شرف قبولیت عطا فرماکر اوسکے یہان قدم رنجہ فرمانے کی تکلیف گوارہ فرماتے اور ہر حال مین اوسکی خوشی و آرزو کو مدنظر رکھکر اوسکی مراد دلی برآنے اور اس شرف سے مشرف ہونے کا موقع عنایت فرماتے تھے۔ آپ نے باوجود اس کمال و شوکت و جلال و عظمت کے کبھی خود پر نظر نہ کی۔ آپ اپنی حالت پر ہرگز اتراتے یا غرور نہ کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی۔ حسن خلق و ہمدردی آپ مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر ایک کے ساتھہ نہایت مروت و دلجوئی و خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ آپ متواضع ترین خلائق و اخلاق مجسم تھے۔ اعلیٰ و ادنیٰ سے جو کوئی آپکے پاس آتا آپ فی الفور کھڑے ہوکر

اوسکی تنظیم کرتے اور مہمان کی خاطر داری اپنے پر لازم و واجب جانتے اور اوسکے لئے حتی الامکان مراعات و مدارات سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھتے تھے ہر مہمان آپکے پاس سے جاتا وہ مدت العمر آپ کی مہمان نوازی کو نہ بھولتا اور ہمیشہ آپکی شکر گذاری اور تعریف مین رطب اللسان رہتا تھا۔ کھانا کھاتے وقت دسترخوان پر جو کھانا اگر لذیذ معلوم ہوتا آپ فوراً اوس سے ہاتھ کھینچ لیتے۔ بار دیگر اوسمین ہاتھ نہ ڈالتے اور اوسیوقت وہی شقاب اُٹھا کر فقیرون کو دلوا دیتے تھے۔

آپ نے کبھی ایک پیراہن سے دوسرا پیراہن اپنے لئے نہ رکھا اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ صاحب القمیصین لا حلاوت فی ایمانہ (دو کرتون والے کے ایمان مین شیرینی نہین ہوتی ہے) اور موٹے کپڑے کے سوا کبھی آپنے جامہ باریک نہ پہنا۔ چنانچہ آپ اسکے متعلق کہا کرتے تھے من دق ثوبہ رق ایمانہ (جسکا باریک ہو کُرتا اوسکا باریک ہوا ایمان) آپ اکثر کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے مین اپنے والد بزرگوار کے طریق پر عمل پیرا تھے اگرچہ اون یا پشمینہ درویشونکا لباس ہے مگر آپ نہ پہنتے تھے۔ لوگون نے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے اونکو فرمایا کہ مین نے کبھی اپنے والد بزرگوار حضرت اقدس کو اون کا کپڑا پہنتے نہین دیکھا پھر مین کیسے اونکے طریق کے خلاف کر سکتا ہون آپکا قاعدہ تھا کہ آپ اپنے والد بزرگوار قدس سرہ کی موجودگی مین اور انتقال کے بعد بھی کوئی اہم کام ہوتا تو آپکی اجازت کے بغیر نہ کرتے تھے۔ چنانچہ آپکو اگر کوئی مشکل پیش آتی تو آپ اپنے حضرت والد قبلہ کے روضہ مبارک کو تشریف لے جاتے۔ وہان پہونچکر آپ اوسکو اسیطرح عرض کرتے جسطرح

آپ کی زندگی مین عرض کیا کرتے تھے - اور وہان سے جو بشارت ہوتی اوسکے موافق آپ عمل کرتے تھے - حضرت قدس اللہ سرہ کی اطاعت مین جسطرح آپ کی زندگی مین آپ سرگرم رہا کرتے تھے اسیطرح انتقال کے بعد بھی آپ کے رضا کو مقدم جانتے اور فرمان برداری کے لحاظ کو ہمیشہ مد نظر رکھتے تھے -

چوتھی نقل

حضرت بندگی مخدوم شیخ احمد قدس اللہ سرہ سے نقل ہے - آپ فرماتے تھے کہ میرے حضرت والد بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز بیمار تھے - انکو ضعف اسقدر لاحق ہو گیا تھا کہ آپ کو بغیر کسی کی مدد کے اٹھنا بیٹھنا دشوار تھا - انھین ایام مین شب برات آئی - اس موقع کو آپ نے کسیطرح ہاتھ سے جانے نہ دیا - بارے بڑی تکلیف سے آپ مسجد مین تشریف لے گئے - وہان آپ نے سو رکعت نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی - اور یٰسین کی سورہ تین بار پڑھی - اسی رات کا واقعہ حضرت بندگی شیخ احمد مذکور فرماتے تھے کہ باوجود اسقدر نماز اور سورہ یٰسین پڑھنے کے حضرت نے اوسی عالم نقاہت مین اپنے حضرت والد قدس اللہ سرہ کے روضہ متبرکہ مین جاکر وہان بھی کچھہ اور پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا - چونکہ وہ مقام بے انتہا سرد تر تھا اسلئے اوس برودت کی مضرت کے خوف سے مین حضرت کو مانع و حائل ہو کر بڑی کوشش و ہزار نوع الحاح کرکے آپ کو گھر لا یا - یہان آنکر آپ نے پھر سورۂ مذکور تین بار پڑھی - اوس سے فارغ ہو کر آپ نے مجھسے فرمایا کہ مین نے تیرے اصرار اور

صرف تیری ہی خاطر سے یہاں آکر اپنا وظیفہ ختم کیا اگر یہی سورہ یٰسین میں اُس حضرت قطب رب العالمین کے حضور میں پڑھتا تو معلوم نہیں کہ کیا کچھ نعمتیں مجھے حاصل ہوتیں۔ میرے اور اُس حضرت قطب رب العالمین کے درمیان جو معاملات اور حالات ہیں تو اونکو نہیں جانتا ہے"۔ پس میں آپ سے یہ سنکر سخت نادم اور آئندہ کے لئے متنبہ ہوا اور بہت توبہ کی۔

حضرت بھی اپنے والد بزرگوار کے طریق کے مطابق پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے اور آپ ہمیشہ اول وقت نماز ادا کرتے تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں تراویح مع ختم کلام مجید گزارتے۔ اور اس ماہ مبارک کے عشرۂ اخیر میں آپ دس روز تک مسجد میں اعتکاف میں بیٹھتے تھے۔

آپ اکثر پوشیدہ طور پر غریبوں اور مفلسوں کو خیرات دیتے اور اونکی مشکل کے وقت دامے درمے سخنے قدمے جس طرح بن پڑتا اور مقدرت کفایت کرتی ضرور مدد کرتے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ خیرات تین قسم کی ہے۔

(۱) علانیہ (۲) خفیہ اور

(۳) اخفی علانیہ تو خود معلوم ہے۔ ظاہرا خیرات کرنا خیرات علانیہ ہے۔ خفیہ خیرات وہ ہے کہ جو چیز راہ خدا میں دی جائے اس سے کسی کو اطلاع نہو چنانچہ اسطرح پوشیدہ خیرات کرنے کو خیرات خفیہ تسمیہ کرتے ہیں۔ اور خیرات اخفی وہ ہے کہ لینے والے کو خبر ہی نہو کہ کون دیا ہے۔ صرف یہ دیکھے کہ ایک شخص نے دے گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ

دینے والا کون تھا۔ اس قسم کی خیرات کو آپ خیرات اخفی تسمیہ کرتے تھے۔

جس چیز پر آپ نام خدائے تقدس و تعالیٰ کا لکھا ہوا دیکھتے تو آپ ہرگز کرسی، تخت یا ایسی ہی کوئی بلند چیز پر نہ بیٹھتے اور اگر کبھی بیٹھے ہوئے اسمائے اقدس و اعلیٰ پر نظر جا پڑتی تو آپ وہاں سے فی الفور نیچے آ بیٹھتے۔ جس چیز پر صورت صنم کھینچی ہوئی ہوتی آپ اس کو ہرگز نہ چھوتے اور احکام شرع میں آپ استحکام تمام رکھتے تھے۔ اشیائے مسکرات کو آپ عمر خود میں نہ جانتے اور نہ پہچانتے تھے کہ وہ کیا ہیں اور کون ہیں۔ چنانچہ اونکے متعلق ایک نقل بیان کی جاتی ہے۔

پانچوین نقل

ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک فقیر دور و دراز سے سفر کرتا ہوا بیدر میں پہنچا اسنے حضرت کا نام نامی و اسم گرامی اور آپکی حسن اخلاق و فضیلت کی تعریف سنکر آپکی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ آخر دریافت کرتا ہوا آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ حضرت نے مہمان نوازی کی اور اوس کے ساتھ آپ نہایت خاطر و مدارات سے پیش آئے۔ اوس نے جو چیزیں اپنے ساتھ سفر سے لئے آیا تھا انمیں سے جائفل بطریق ہدیہ آپ کی خدمت مبارک میں گذرانا۔ آپ نے اوس فل کو دیکھکر نہایت تعجب فرمایا۔ آپ اوسکو مرچی سمجھے اور حیرت کرتے تھے اس قسم کی مرچی کونسی سرزمین میں پیدا ہوئی ہے۔ غرض اسی حالت میں آپ اوسنے عجیب و نادر چیز تصور کرکے جلدی جلدی اوسکو ہاتھ

ہوئے مکان میں اپنی بی بی صاحبہ کے پاس تشریف لائے اور اونکو دکھلا کر پوچھا کہ کبھی تم نے اس قسم کی مرچی بھی دیکھی ہے ؟ چونکہ بی بی صاحبہ اوس سے واقف نہین اسلئے انہون نے آپ سے کہدیا کہ سیدی یہ مرچی نہین یہ تو جائے پھل ہے جب آپ نے جائے پھل کا نام سنا تو اوسیوقت اسکو ہاتھہ سے پھینکدیا اور پانی منگوا کر ہاتھہ دہو ڈالا۔

جو بات شرعاً متفق علیہ ہوتی آپ اوسپر عمل فرماتے اور دوسرون کو بھی عمل کرنے کی ہدایت کرتے اور جس بات پر اختلاف ہوتا اوس پر خود ہرگز عمل نہ کرتے اور دوسرون کو بھی اوسکی بھلائی اور برائی سمجہا کر اوسپر عمل کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شرع شریف کے مخالفون سے کراہتہً تمام رکھتے اور جب کبھی موقع ملتا تو اونکو راہ ضلالت سے بچانے کے لئے نصیحت فرماتے اور ہر روز شاگردون کو شرع شریف تفسیر اور مسائل دینی کا سبق پڑہایا کرتے تھے۔ آپ مین کل علوم سے علم ظاہری اسقدر تہا کہ تمام علمائے گجرات ودکن آپ کو سبعہ ثانی کہا کرتے تھے۔ اور آپ مین علم باطنی اس حد تک تہا کہ اہل تصوف آپ کو جنید زمان پکارتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی مین شیخ محمد بن شیخ نظام ہتنوری سے اپنے سامنے خود کہکر چند واقعات لکھوائے تھے اور فرمایا تہا کہ یہ واقعات میرے بعد گذرنے میرے بعد واقع ہونگے ازانجملہ اکثر واقعات جسطرح آپ نے لکہوایا تہا اوسیطرح اسوقت تک ظہور مین آچکے ہین۔ اور بعضون کا ہمین ابھی انتظار ہے۔ ہم کو کامل یقین ہے کہ انشاءاللہ تقدس وتعالی باقی باتین بھی ضرور اپنے وقت پر

واقع ہونگے اور آخر آپکی پیشین گوئی پوری ہوکر رہیگی۔
کہتے ہیں کہ اُن باتوں میں ایک بات آپ نے یہ بھی لکھوائی تھی کہ میری اولاد میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا کہ اوسکا شہرہ شرق سے غرب تک پہونچیگا وہ مولاظہر من الشمس ہوگا۔ اوسکے جمال سے جہان منور ہوگا۔ اوسکی فضیلت کی روشنی آفتاب کی شعاع کے مانند ہر طرف پھیلے گی اور طالبان راہ طریقت وشیدائیان راہ معرفت کی راہ نمائی کرکے اونکو منزل مقصود تک پہونچائیگی اوسی کی بدولت اونپر نسیم ذوق وشوق ایسی چلے گی کہ اوس سے اونکے دل شگفتہ اور اونکے دماغ معطر ہونگے۔ اوسی کی وساطت سے اونہیں ورمقصود ہاتھ آئیگا۔ اور وہ اوسی کے دست پاک سے جام شراب وحدت پیکر طرب وبے خودی میں وصال کے مزے لوٹینگے۔ تمام ملوک وسلاطین دکن اوسکے مطیع ومنقاد ومرید ومعتقد ہونگے۔ وہ اپنے سر کو عقیدت اوسکے پانون پر رکھینگے اور اپنی جبین نیاز ہر وقت اوسکے آستانہ ملک آشیانہ پر رگڑا کرینگے۔ اوسکو حق سبحانہٗ تعالیٰ کیطرف سے ایسا تصرف حاصل ہوگا کہ وہ جس کو چاہے گا اوسکو منصب سلطنت عطا کریگا اور جس کو چاہے گا اوسے تخت شاہی ومنصب بادشاہی سے معزول کردیگا۔

والا منقبت حضرت بزرگوار منبع الاسرار بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے فضائل جلیہ اور شمائل جلیلہ حد تقریر سے باہر ت وبلند درجات کے مناقب اور کرامات حیطہ تحریر سے دو

آپ کے اوصاف بے انتہا درجہ بڑھے ہوئے ہیں جنکا کچھ حساب نہیں اب جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ کچھ بھی نہیں - بمصداق "مشتے نمونہ" بہت تھوڑا بیان کیا گیا ہے - دراصل قلم میں نہ اتنی طاقت ہے کہ اون سب کو صفحہ قرطاس پر کھینچ بتائے اور نہ زبان میں اتنی قدرت ہے کہ اونکو بیان کر سکے مگر جو حالات اس فقیر کثیر التقصیر کو پہونچے اور جنکی کامل طور پر تصحیح و تحقیق کی گئی صرف وہ ہی بدیانت و امانت اس کتاب میں مرقوم کئے گئے - والحمد لله الذی جعلنی مریدہٗ و خلیفہٗ (شکر ہے اللہ کا جس نے کیا ہمکو اونکا مرید اور جانشین) -

قطعہ

در مدح حضرت قطب الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہٗ

ہر کرا پیر ست شاہ بدر دین	کے بود در روز جزا آنکس حزین
ہر کہ او درہ یافت از شاہ جہان	رہروان را رہ نماید بالیقین

آستان بارگاہت اے پسر — سجدہ گاہ راستان سالکین
مالک ملک ولایت بے شکے — سروران را پیشش او سر بر زمین
پیشوائے بایدت گر اے عزیز — در رہ حق برگزین شاہ چنین
این چنین پیرے نصیبے شد مرا — شکر للہ با ہزاران آفرین
افتخار قادری زان حضرتست — شد غلامان غلام این کمترین

ذکر حضرت بندگی مخدوم شیخ فخر الدین پادشاہ قدس اللہ سرہ العزیز

آپ قطب الاولیاء الصمدانی ابوالفتح شمس الدین مخدوم شیخ محمد
الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ کے پانچوین فرزند ہین۔ حضرت
کے فرزندون مین سے سب سے چھوٹے اور اخیر آپ ہی تھے۔ آپ بہت
کم مدت زندہ رہے۔ علامات فضیلت آپ مین پائی جاتی تھین۔ ایام
صغر سنی ہی مین آپ سے کرامتین ظاہر ہونی شروع ہو گئین۔ مثل مشہور
ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آگے چلکر معلوم نہین آپ سے علم
کا کیا کچھ فیض پہونچتا اور کیسی کیسی خوبیان اور کرامتین آپ سے ظہور مین
آتین۔ مگر افسوس! آپ کی عمر نے آپ کے ساتھ وفا نہ کی۔ مشیت ایزدی
مین کسکو دخل ہے اوسکی تدبیرین وہی جانتا ہے وہ جو چاہتا ہے وہی

کرتا ہے - غرض آپ نے صغر سنی ہی مین داعی اجل کو لبیک کہا اور آپکا سایہ فیض بہت جلد لوگون کے سرون سے اُٹھہ گیا - انتقال کے وقت آپکی عمر شریف صرف تین سال کی تھی - جن لوگون کو آپ کے پہل پھول کر بار آور ہونیکی آرزو تھی اُنکو بہت افسوس ہوا باد خزان نے نئے غنچہ کو جھڑا کر اونکے شگفتہ دلون کو افسردہ کردیا - مصرع

حسرت ان غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجہاگئے - آپ کی موت نہایت عجیب طرح پر واقع ہوئی - دو تین کتابون مین آپ کے انتقال کی وجہہ یون لکھی ہے

پہلی نقل

ایک لڑکا قرب وجوار کا آپکا ہمسن تھا - وہ ہر روز اپنے مکان سے آپ کے ساتھہ کھیلنے کو آیا کرتا تھا - بقضاے الٰہی وہ ایک دن اپنے گھر فوت ہوا - ہر روز کے موافق آپ اپنے رفیق کے آنے کے انتظار مین تھے مگر وہ اپنے وقت پر نہ آیا اور جب اوسکے آنے کا وقت ٹل گیا اور دیر ہوئی تو آپکا اضطراب بڑھا - آپ نے اسی حالت مین دریافت کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ مرگیا ہے - یہہ سنتے ہی آپ اپنے گھر سے نکل کر اوسکے مکان کو تشریف لے گئے جب آپ وہان پہونچے تو اوسکو مردہ پڑا دیکھکر اوسکے نزدیک گئے اور دست مبارک سے اوسکو ہلاکر کہا کہ اُٹھہ - میرے ساتھہ کھیلنے چل - آپ کے فرمانے کی دیر تھی کہ وہ اسیوقت زندہ ہوکر اُٹھہ بیٹھا اور حسب الارشاد آپ کے ساتھہ بازی کرنے کو آپکے ہمراہ روانہ ہوا - جب اس واقعہ کی

آپ کے حضرت والد بزرگوار صاحب اسرار کو خبر ہوئی تو آپ نے اونکو اپنے پاس بلایا جب وہ آئے تو آپ نے اونکو بنظر تیز دیکھکر غصہ سے فرمایا در کیوں بیٹا اس ذراسی عمر مین اسقدر شوخی تمہاری ایس اب تم سو رہو اور اوسکے عوض اپنی جان دو" پس اوسی ساعت لیٹتے ہی آپ نے انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اسوقت آپکی چھوٹی سی قبر حضرت ملتانی صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ کے مقبرہ کے نزدیک موجود ہے ۔

دوسری نقل

نقل ہے کہ حضرت بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ کے ایام عرس شریف مین ایک فقیر ناواقف آپ کی قبر مبارک پر سے پھلانگ مارا مقابلے تحاشا گر پڑا اور اپنی جان قابض ارواح کے سپرد کر کے مردگان صد سالہ سے جاملا — شاہ ملتانی صاحب کے آبا و اجداد —

حضرت قطب رب العالمین ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے آبا و اجداد کی اس اصلیت و کیفیت کے بیان مین جسکے سبب سے وہ حضرات پہلے پہل اپنے ملک ملتان سے شہر بیدر مین تشریف لائے اور اون واقعات مین کہ جنکی وجہہ سے آپ نے وہین سکونت اختیار کی اور آپ کے اُن اولاد و احفاد کے حالات مین جو آپ سے اس زمانہ تک ظہور مین آئے مختصر لکھا جاتا ہے ۔

ذکر حضرت بندگی مخدوم شیخ فتح اللہ صاحب

ملتانی غوری

جب غزنوی حکومت مین ضعف آیا تو غیاث الدین اور شہاب الدین دو بھائی غور کے خاندان سے نکل کر تخت غزنی پر قایم ہوگئے - ان مین سے غیاث الدین تو تاج دار تھا - اور شہاب الدین سپہداری کر کے بڑے بھائی کی اطاعت کا حق ادا کرتا تھا - شیخ شہاب الدین اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے موصوف تھا - بادشاہ عادل - خدا ترس اور مشفق خلایق تھا اور علما و صلحا کی عزت و تکریم بیحد کرتا تھا - روش شہریاری اور قواعد جہانداری خوب جانتا تھا - اور لوازم لشکرکشی مین جیسا کہ چاہیئے قیام اور اقدام تمام کرتا تھا - اس نے پنجاب مین اکر کئی معرکے مارے - اور سنا کہ رائے پتھورا جو راجگان عظیم الشان سے تھا او سپر فوج کشی کی اور جنگ عظیم کے بعد جب دیکھا کہ جمعیت ہندوؤن کی بیشمار ہے اور مسلمانون کے جی چھوٹ رہے ہین تو اول خود تاج شاہی اتار کفن سر پر باندھا - پھر شمشیر اصفہانی گھسیٹ میان اوسکا توڑ کر پھینک دیا بادشاہ کا یہ حال دیکھکر سب نے بھی سرون پر کفن لپیٹ لئے - تلوارین کھینچ کر ڈاڑھیان منہ مین لے اسطرح جوش مین اللہ اکبر کا نعرہ مار کر حملہ کیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ سب ہندوؤن کے چھکے چھوٹ گئے اور آخر میدان فتح کر کے ہند پر قابض ہوگیا - دہلی مین آکر اپنے ایک وفادار غلام قطب الدین ایبک کو وہان کی نیابت دی - اسیطرح جابجا انتظام کرتا ہوا غزنی کو روانہ ہوا - وہان اپنے بھائی کے مرنے کے بعد ۵۹۹ھ مین

تاج شاہی سر پر رکھا اور سریر سلطنت کو اپنے قدم سے زینت بخشا۔ چند سال شہر ہرات میں رہکر زندگی راحت و آرام میں بسر کی۔ کئی برس کے بعد کوہ اٹ کے رستے ہندوستان سے پھرا ہوا جاتا تھا۔ چند گکھڑ جن کی قوم کی کثرت اور غارت گری کا شہرہ اُس زمانہ میں بڑے زور و شور پر تھا۔ رات کو خیمہ پھاڑ کر پیچھے سے اندر گھس گئے اور بادشاہ کو مار ڈالا۔ یہہ قتل ۶۰۲ھ میں وقوع ہوا۔

غرض اسطرح بادشاہ کے جام شہادت نوش کرنے کے بعد وہاں ایک تہلکہ عظیم بھڑک اٹھا۔ اوسکی اولاد سے کسیکو بادشاہت نہ مل سکی۔ اوسکے سب شہزادے آوارہ ہو گئے۔ اور مشکلیں جھیلتے ہوئے کہاں سے کہاں مارے مارے پھرتے رہے۔ بعدازاں اون شہزادون میں سے امیر شاہ غوری مع ہاشمی نکلکر ہندوستان میں آیا۔ تو یہاں قطب الدین ایبک نے اوسکے باپ کے نمک اور وفاداری کا لحاظ کرکے اوسکے ساتھہ نہایت احترام سے پیش آیا۔ بہت کچھہ خاطرداری کی اور نہایت تسلی دی۔ بہت ساز و جواہر عطا کرنے کے بعد ملک ملتان انعام دیا۔ شہزادہ امیر غوری نے اس حسن سلوک سے ہمیشہ اقامت کا ارادہ کیا اور مع اولاد و احفاد کے ملتان میں پہونچ کر آباد ہو گیا۔

امیر شاہ غوری کی اولاد سے حضرت بندگی مخدوم شیخ فتح اللہ صاحب ہوئے۔ اور آپکے فرزند شیخ الاسلام عمدۃ الکرام مقبول اللہ حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہ شہر ملتان ہی میں پیدا ہوئے ہیں۔ پدر و مادر بزرگوار یعنے پدر و پسر اپنے شہر میں نہایت عزت و وقار سے زندگی

بسر کرتے تھے - مشایخان کرام و اولیاے عظام سے ملاقات کا اشتیاق ہر دو صاحبون کو از حد تھا - اور اسی شوق مین آپ اپنے شہر سے نکلکر سیر کرتے ہوے دکن کیطرف روانہ ہوئے - اور بیدر پہونچے - اسوقت دکن کے تخت سلطنت پر سلطان علاوالدین بہمنی بن حضرت سلطان احمد شاہ ولی البہمنی جلوہ افروز تھا - ہر دو حضرات نے اسی بادشاہ دیجاہ کے عہد و ہمایون مین اپنے قدوم فیض لزوم سے شہر بیدر کو رونق بخشی -

مقبول آلہ حضرت شیخ فتح اللہ صاحب بڑے محسن اور اعلی درجہ کے صاحب کمال بزرگ تھے - آپ کے فیض کی خوشبو ہرطرف پھیلی - بہت سے لوگ اوس سے مستفیض ہوئے - آپ اوس زمانہ مین علامہ اور لاثانی بزرگ مانے جاتے تھے - آپ بہت بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تھے - آپ نے شہر بیدر مین تین سال تک اقامت کی تھی کہ پیام اجل آپہونچا - اور آپ اس عالم ناپایدار سے طرف دار بقا کے نقل کرکے اوس حق جل وعلی کی جوار رحمت مین پیوست ہو گئے ملک دکن مین ایک موضع ہے جسکا نام بالاگھاٹ پاس پسنا پاب باسن ہے - لوگون نے آپکو وہان دفن کیا - آپکا مزار شریف اب اوسی موضع کے وسیع ریگستان مین موجود ہے -

---

عمر - آپ کے حالات بھی نہایت دلچسپ اور قابل دید ہین - مین نے آپکی مفصل سوانح عمری لکھی ہے - اگرچہ ابھی شایع نہین ہوی - مگر میری طرف سے تیار ہو چکی ہے - انشاءاللہ عنقریب مین چھپ کر ہدیہ ناظرین ہوگی - ۱۲ مترجم

بیان حضرت مرشد الکریم مخدوم المخادیم بندگی مخدوم شیخ ابراہیم الملتانی الغوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بندگی شیخ ابراہیم صاحب قدس اللہ سرہ نہایت پرہیزگار اور علامۂ روزگار تھے - اوس زمانہ مین جب آپ نے ملک دکن کو اپنی تشریف آوری سے مالامال کیا تہا عالمون سے کوئی شخص آپ کے ہم پلہ نہ تھا - کوئی آپ سے سر بر نہ ہوسکتا تہا - کسی مین اتنی قدرت نہ تہی کہ لیاقت علمی مین آپ سے سبقت لیجا سکے - غرض آپ علم وفضل مین عالم مکمل وفاضل اجل اور بزرگ بے مثل تہے - آپ اپنے حضرت والد قدس اللہ سرہ کے انتقال کے بعد تنہا رہ گئے - آپ نے ارادہ کیا کہ بادشاہ وقت سلطان علاء الدین بہمنی سے ملاقات کرین اور اس ملاقات سے آپکا منشاء دلی یہہ تہا کہ اگر سلطان نے آپکی طرف التفات کیا اور آپ کے علم وکمال وفضل وہنر کی قدر کر کے کچہہ معاش کا سامان مقرر کر دیا تو بہتر اوس صورت مین شہر بیدر ہی مین اقامت کرنی ہوگی ورنہ اپنے وطن ملتان کو روانہ ہونا مناسب ہوگا - پس اس بات کا عزم بالجزم کر کے آپ نے رشید حریر سے جو مرد دانشمند اور مقرب بادشاہ تہا واقف حال

باحسن مقال کہہ سنایا- رشید حریر نے آپ کی نہایت تعظیم وتکریم کی- کمال ادب واحترام تمام سے پیش آکر آپ کے بیان کو ہمہ تن متوجہ ہو کر گوش دل سے سنا- اسنے آپکی خواہش قبول کی اور بذات خود کوشش کر کے آپکو دربار شاہی مین پہونچانے کا وعدہ کیا- اس سے حضرت کو اطمینان ہوا- جب آپ دوسرے روز رشید حریر سے ملنے گئے تو جاتے جاتے اپنے ساتھہ ایک عربی رباعی بہی تصنیف کرکے لے گئے- اوسکے پاس پہونچکر آپ نے وہ نوتصنیف رباعی اسکو دکہائی- جب اوس نے وہ رباعی پڑہی تو پہڑک پہڑک گیا- آپکی لیاقت علمی ونازک خیالی اور بلند پروازی کی بے انتہا داد دی مگر تنگ ظرفی سے دل مین بہت جلا- اپنی ظاہرداری اور دلی صفائی جتانے کے لیئے آپ کی بہت تعریف کی- آپ سے مکالمہ کرکے علم مین آپکا حوصلہ معلوم کیا اور آپ کی اس تحصیل وتکمیل- اور نیز آپ کی لاثانی طبیعت کو دیکہکر متعجب ومتحیر رہ گیا- فوراً ہی اوسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایسا فاضل زمانہ اور علامہ یگانہ آدمی اس ملک مین اقامت کرے اور بادشاہ قدردان علم وہنر کا مصاحب بنے تو کل امور علویہ کا مدار اوسی پر رکہا جائیگا- اوس صورت مین میرا اوج و اقتدار بادشاہ کے نزدیک کم ہوگا اور میری تمام شیخی کرکری ہوگی- اوسکے سامنے میری ایک نہ چلے گی- اوسکے دربار شاہی مین پہونچنے سے میرا ہر امر نقصان ہی نقصان ہوگا- چنانچہ اسی اندیشہ سے اوسنے سلطان سے جو ملاقات کرانیکا وعدہ کیا تہا اوس سے درگذرا- اگرچہ حضرت سے اوس نے صاف انکار نہ کیا اپنے تشنا ردلی کا برملا اظہار تو نہ کیا مگر اس معاملہ کو مقام تعویق مین

لاکر بالم تولی کرنا شروع کی - ہر روز آپ کو امروز فردا کے وعدہ پر ٹالنے لگا
لیکن حضرت شیخ ابراہیم صاحب نے اوسکے دلی مراد کو فراست و کیاست
سے معلوم کرکے اوسکا توسل چھوڑ دیا - حسب من یتوکل علی اللّٰہ
فھو حسبہٗ (جو توکل کرے اللہ پر تو اللہ اوسکا کفیل ہوتا ہے)
خدائے تعالیٰ شانہٗ ہی پر توکل کرکے آپ نے ایک کتاب لکھی - اوسکا نام
علائی رکھا اپنے یہ کتاب چودہ علوم مین تصنیف کرکے اپنا جوہر قابلیت
دکھا دیا - یہہ کتاب ختم ہونے پر اسکو آپ نے بادشاہ کے نام نامی
اور اسم گرامی کے ساتھہ موسوم کرکے بادشاہی کے نام سے معنون گردانا
اوس زمانہ مین بادشاہ وقت کے مسجد مین آنے اور خود خطبہ پڑہنے کا
قاعدہ تھا - چنانچہ اس قاعدہ کے مطابق سلطان علاؤالدین ہر جمعہ نماز کے
لئے مسجد شاہی مین آتا اور خود ہی خطبہ بھی پڑہا کرتا تھا - وہ اس قاعدہ کا
بڑا پابند تھا - اور اسکو نہایت شوق اور خوبی سے نبھائے جاتا تھا - اوسنے
حکم دے رکھا تھا کہ جمعہ کے روز کسی کو مسجد مین آنے سے ہرگز منع نہ کیا جائے
چنانچہ اس حکم کے مطابق عمل ہوتا تھا - اوسکے اہل کار و خدمت گذار اس روز
کسی کو مسجد مین داخل ہونے اور بادشاہ سے عرض معروض کرنے مین ہرگز مزاحم
نہ ہوتے تھے - چنانچہ اس روز کو اور نماز جمعہ کے موقع کو غنیمت جانکر حضرت خود

---

*یہ مسجد ضلع بیدر مین قلعہ ارگ مین واقع ہے - اسکو آجکل لعل باغ کی
مسجد کہا کرتے ہین - مترجم ۱۲

مسجد مین تشریف لے گئے - وہان آپ نے سلطان سے ملاقات کرکے کتاب مذکور بطریق تحفہ ہدیہ خدمت مین گزرانی - چونکہ سلطان خود عالم و فاضل تھا - اوسنے جب کتاب دیکھی تو اوسکی شستہ عبارت مرصع و مسجع طرز - دلچسپ بیان عمدہ و لطیف مضامین - مشکل رموز و معانی کا سہل و عام فہم انکشاف اور بہت سی نایاب اور اعلی درجہ کی باتین پڑہکر اوسکو بہت پسند کیا - اور اپنے مذاق کے مطابق پاکر بے انتہا خوش ہوا - آپ کے علم و فضل کو مان لیا اور آپکی حیثیت سے مطلع ہوکر متحیر رہ گیا - نہایت اعزاز و اکرام اور کمال تعظیم و احترام سے آپ کو اپنے سامنے بٹہایا اور آپ جیسے اولوالعظم بزرگ و علامۂ روزگار کے قدوم فیض لزوم اپنے ملک مین موجود ہونے کا شکریہ حضرت صمدیت کی بارگاہ برتر و اعلی مین بجا لایا - اسکے بعد آپ سے فرمایا اے حضرت افضل فضلا و اعلم صلحا یہان آیندہ سے ہر جمعہ آپ ہی خطبہ پڑہا کرین اور آیندہ جمعہ مین جب نماز کے لئے آپ یہان تشریف ارزانی فرمائین تو اوسوقت ایک خطبہ بھی ساتھ تصنیف کرکے لیتے آئین اسکے جواب مین آپ نے سلطان سے فرمایا کہ یہ کسکو علم ہے کہ دوسرے جمعہ تک کیا ہوگا - اور یہ بھی خبر نہین کہ اس زمانہ کیا صورت دکہائیگا اور معلوم نہین کہ اوسوقت تک مجھے فرصت بھی ہوگی یا نہین - اگر آپ اجازت دین تو ابھی آپ وضو سے فارغ اور جماعت کے لوگ حاضر ہوئے تک لیتے اسی قلیل عرصہ مین نیا خطبہ لکھدون - بادشاہ اس سے اور بھی متعجب ہوا اور کہا کہ ازین چہ بہتر - پس آپ نے اوسیوقت خطبہ کا لکھنا شروع کیا اسی اثنا مین بادشاہ نے ایک بیت پڑہی اور آپ سے خواہش ظاہر کی

کہ اسکو عربی بیت مین ترجمہ کرکے خطبہ مین پڑہین - چنانچہ وہ بیت یہ ہی **بیت**

اینکہ پا از سر نخوت ننہادی بر خاک + عاقبت خاک شدہ خلق برا وی گذرند

بیت ترجمہ

دیکہنا کل ٹہوکرین کہاتے پہرینگے اونکی سر + آج نخوت سے زمین پر جو قدم رکہتے نہین -

حضرت نے بیت سنتے ہی اوسیوقت بدیہتہً اوسکا یہ عربی ترجمہ بیت ہی مین شروع کیا

الذی لا یضع قدمہ علی الرغام + صار ترابا یمشی علیہ الاقدام

اس بیت کو بادشاہ کی حسب فرمائش خطبہ مین آپ نے لکہکر پڑہا - چنانچہ مقولہ

مشہور ہے - **مصرع** تصنیف را مصنف نیکو کند بیان + آپنے

اپنا مصنفہ خطبہ اس خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑہا کہ بادشاہ نے اوسکی

عبارت سنجیدہ طرز اور نادر مضامین کو بہت پسند کیا اور آپ سے بے

انتہا خوش ہوا - اوسیوقت خلعت فاخرہ پہنا کر منصب مناسب مقرر کیا اور آپکو

جیدہ جیدہ انعام بہی عطا فرمایا - اس کے بعد آپ سے فرمایا کہ آپ جسوقت

مجہسے ملنا چاہین بلاتامل میرے پاس چلے آئین - آپ کے لئے کوئی مزاحم و مانع

نہوگا - ساتہہ ہی اپنے ملازمون کو بہی حکم کر دیا کہ حضرت جسوقت میرے ملنے کو

تشریف لائین کوئی نہ ٹوکے نہ روکے بلکہ آپ کی تشریف آوری کی اطلاع فی الفور

مجہے کریں میں آپ کے لینے کو خود حاضر ہوا کرونگا - اور آپ کے استقبال قدم

بہی کو میں اپنی عین سعادت سمجہونگا - پس اس واقعہ

اور بادشاہ کی اس نوازش کے بعد آپ متوطن ہوکر شہر بیدر ہی میں اقامت

گزین ہوئے - آپ نے تا عمر کے نزدیک اب جہان آپ کی درگاہ ہے

ایک مکان تعمیر کرایا - چنانچہ اوس مکان کا نشان آب تک وہان پایا جاتا ہے غرض آپ وہان امین الحال و فارغ البال ہو کر رہنے لگے اور شہر ملتان کو واپس تشریف لے جانے کا ارادہ فسخ کر دیا - جب تک سلطان علاؤ الدین بہمنی زندہ رہا آپ اکثر دربار مین آتے جاتے تھے - سلطان نے آپ کی قدر دانی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا - آپ کی بہت تعظیم و تکریم کرتا اور ہمیشہ آپکی مراعات و مدارات بہت کرتا تھا - آپکی عزت افزائی اپنے دربار مین فرما کر آپ کو اپنا ہم نشین بنایا -

جب سلطان علاؤ الدین کے ایام زندگانی ختم ہوئے تو اوس نے اس جہان حسرت رسان سے شہر خموشان مین جا لیٹا اور جا درفنا اوڑھلی اسکے بعد اوسکا بیٹا سلطان ہمایون تخت سلطنت پر بیٹھا - یہہ ایسا ظالم بادشاہ گذرا ہے کہ جسکے ظلم و ستم کی انتہا نہ تھی - کوئی متنفس اسکے ظلم سے محفوظ نہ تھا - تمام رعایا نالہ و گریان و فریاد کنان تھی اور ہمیشہ پریشان و ہراسان رہتی تھی - اس نے بہت سے بے گناہون کے ٹکڑے اڑا دئے وارثان مملکت کو جو فقر و فاقہ سے قناعت کر کے گوشۂ تنہائی مین بیٹھے تھے سبکو چن چن کر اس بیرحمی سے قتل کیا کہ توبہ ہی بھلی - اس سفاک نے ایک مجرم کی یاداش مین تمام قبیلہ کو قتل کرتا تھا اور ناحق و ناروا خلق کے زن و فرزند پر ہاتھہ دراز کر کے نفس امارہ کا اسیر ہوتا اور کبھی وہ ماہر دنئی دلہن کو اثنائے راہ سے گرفتار کرا کے حرم سرا مین لاتا اور بعد ازالۂ بکارت اسکے شوہر کے گھر بھیجتا تھا اور رقوم آہنی

اہل حرم سپاہ اور رعایا کو بری طرح سے قتل کرتا تھا - ارکان دولت و اعیان مملکت جب اوس ظالم پرآفت کے سلام اور مجرے کو دربار مین جاتے تو اوسکی شمشیر ظلم کے خوف سے اپنے زن و فرزند کو وداع کرکے وصیت ضروری بجالاتے تھے - اسنے صدہا خلق اللہ کو برباد کردیا - ہزارون کی عصمت خاک مین ملادی یہہ وہ دردناک حال ہے کہ جسکے سننے سے طبیعت کانپ اٹھتی ہے - اوسکا زمانہ بہت ہی فسق و فجور مین گذرا - جب اوسنے کوئی دقیقہ غریب آزاری و بدعت کا اٹھا نہ رکھا تو آخر کار اوسکی تمام رعایا اوسکے ظلم کی تاب نہ لاکر اپنے ملک میراث و وطن کو خیرباد کہکر نکل جانے پر آمادہ ہوئی - چنانچہ اوسکے اس کردار ناہموار کی کسیقدر کیفیت ابتدا مین لکھی گئی ہے - حضرت نے جب بادشاہ کا یہہ حال دیکھا تو آپ نے اوسکی مصاحبت ترک کردی اور دربار کا جانا چھوڑکر گھر بیٹھ رہے -

ہر ایک چیز کی انتہا ہوتی ہے - جب اوسکی سفاکی حد سے گذر گئی تو بیان کرتے ہین کہ ایک روز وہ شراب پیکر بدمست ہوکر محل مین چلا تہا کہ ترکش بی بی کو جو اوسکے اہل حرم سے ایک معزز و نیک بخت و خداترس خاتون تہین وہ ایک خوک کی شکل مین آتا ہوا نظر آیا - بی بی کو تیراندازی مین ید طولی حاصل تہا - فوراً تاک کر ایک تیر اوسکے سر مین ایسا مارا کہ وہ نشۂ مرگ سے پہر نہ چونکا - اور فی النار و السقر ہوگیا -

جب ہمایون شاہ فوت ہوا تو اوسکا بڑا بیٹا نظام شاہ بہمنی جسکی آٹھ برس کی عمر تہی تخت دکن پر جلوہ افروز ہوا - اوسکی والدہ ملکہ مخدومۂ جہان جو معاملات ملکی اور مالی سے خوب واقف تہی خواجہ جہان ترک اور محمود گاوان کے مشورہ سے کاروبار سلطنت انجام دیتی تہی - وہ حضرت کے علم و کمال سے خوب واقف ہی

اور آپکو افضل فضلا و اصلح صلحا جانتی تھی۔ اسلئے اوسنے آپ کو اپنے دونوں فرزند نظام شاہ اور محمود شاہ کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا۔ دونوں شہزادے آپ کی تعلیم و تربیت سے بہرہ مند ہوئے۔ ہر روز علی الصباح ایک عورت داہ یا تو خواجہ کی وساطت سے ملکہ جہان کا پیام باہر پہونچاتی تھی شہزادہ کو حرم سرا سے باہر لاکر تخت فیروزہ پر بٹھاتی تھی۔ حضرت بادشاہ کی بازو میں تشریف رکھتے اور بادشاہ کے سیدھے اور بائیں بازو خواجہ جہان ترک اور وزیر اعظم محمود گاوان کھڑے ہوتے تھے۔ شہزادے کی تعلیم کے علاوہ ملکہ اور اعیان سلطنت آپکی حسن رائے سے مستفید ہوتے تھے۔ جس سے چند ہی روز میں ہمایوں شاہ کے جور و ستم کی تلافی ظہور میں آئی۔ جن لوگوں کے دل ظلم و ستم سے خستہ و مجروح ہوئے تھے وہ اب نیک انتظام سے شگفتہ و خندہ ہوئے۔ بادشاہ سن شباب کو پہونچا اور حضرت کی تعلیم و تربیت سے اس قابل ہوگیا کہ مہام سلطنت کو خود انجام دے سکے۔ مگر افسوس فلک ستم شعار کو اس کی خورسندی پسند نہ آئی اور گشت شباب پر عین سہرے کے بندھنے میں بجلی گراکے اوسنے اوسکو خاکستر کردیا۔

ملکہ مخدومہ جہان نے ایک لڑکی حسین زہرہ جبین کو اوسکے ساتھ منسوب کرکے جشن شادی شاہانہ ترتیب دیا اور اوسی شب کو مجالس نشاط آراستہ ہوئیں اور بزم عیش و عشرت ترتیب ہونے سے ایک جہان شادی و خورسندی سے مشغول تھا۔ قضارا آدھی رات کو یہ نالہ و زاری بلند ہوا کہ نظام شاہ کہ ممتی جان بحق تسلیم ہوا ۔ قطعہ

گل ز باغ شگفتہ از گیا نی در فشتہ ۔ بنگاہ نو برخیت از باد سخت ۔ خط حسن بہر گل نو آمیختہ ۔ اجل خاک بر سر و ...

ور ریختہ — جب نہال حیات نظام شاہ آغاز نشو و نما میں صرصر حوادثات سے اکھڑ گیا تو عموماً خلائق اور خصوصاً اوسکی والدہ ملکہ مخدومۂ جہان پر بیحد غم و الم ہوا۔ لاچار ملکہ نے اپنے دوسرے فرزند محمد شاہ کو جسکی عمر نو برس کی تھی بادشاہ بنایا۔ اوس نے تاج زر زیب سر کرکے سریر جہانبانی پر متمکن ہوکر سلطنت کا اہتمام اور رعیت کا انتظام بخوبی تمام کرنے لگا۔ اوائل تخت نشینی میں جب بادشاہ لڑکا تھا تو اوسکے ہوش سنبھالنے تک خود مخدومۂ جہان جو نہایت عاقلہ اور دور اندیش ملکہ تھی دربار میں پردے کے اندر بیٹھکر سلطنت کا کاروبار انجام دیتی تھی اور حکم احکام اپنے اصیلون کی وساطت سے طی کرتی تھی اور خواجہ جہان ترک اور محمود گاوان وزیر اعظم ملکہ جہان کی حکم رانی پر عمل کرتے تھے یہانتک کہ شاہزادہ تیرا سال کی عمر کو پہونچکر ہوشمند اور کار آگاہ ہوا ملکہ نے آگے ہی سے اسکی تعلیم و ترتیب کے لیے حضرت شیخ ابراہیم صاحب کو مقرر کیا تھا۔ غرض وہ آپ سے تربیت حاصل کرکے بڑا لیاقت دار اور خوش اطوار بن گیا۔ غرض تھوڑے ہی عرصہ میں کتب درسیہ سے فارغ ہوکر صاحب حیثیت اور مہام سلطنت کو بذات خود انجام دینے کے قابل ہوا اور خط نہایت پاکیزہ لکھتا تھا اور سلطان احمد شاہ ولی البہمنی کے بعد خاندان بہمنیہ میں حسن قابلیت میں اس سے بہتر شخص نمودار نہ ہوا اور سروری پر کسی اور نے قدم نہ رکھا — غرض اسکے سریر سلطنت پر جلوہ افروز ہوتے ہی ہر طرف امن پھیلا۔ ہر شخص کو چین و کامرانی نصیب ہوئی بہتری اور ترقی کے آثار ہر سو نمودار ہوئے۔ مملکت سرسبز ہوئی — ہر ایک متنفس راحت و آرام سے زندگی بسر کرنے لگا۔ بادشاہ نے بھی اپنی رعیت کی بہبودی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ رفاہ خلائق کے سامان مہیا کرکے

لوگ ہمایون شاہ کے وقت مین اپنے گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ سب آ آ کر آباد ہوئے۔ ہزارون کوس زمین جہان خاک اڑتی تھی سب سرسبز و شاداب ہو گئی۔ بادشاہ اپنے ملک کی روز افزون ترقی مین بجان و دل ساعی رہتا اور بذات خود ہر ایک کام کو انجام دیتا تھا۔ اوسکے انتظام سے سب لوگ خوش تھے۔ اہل کمال کے نصیب خوابیدہ جاگے اور انکی قدر ہونے لگی اور جا بجا ملک مین مدرسے قائم ہوئے اور خاص شہر بیدر مین دار التعلیم کا علم نصب کیا گیا یعنے یونیورسٹی (دار التعلیم) قائم ہوئی اور وہان علوم و فنون کی تعلیم جاری ہوئی۔ چونکہ بادشاہ خود علم کا شایق اور قدردان صاحب علم و ہنر۔ خلیق اور بزرگون کا بیحد ادب کرنے والا تھا حضرت کو کمال اعزاز اور احترام سے اپنے دربار مین بلایا اور آپکو یونیورسٹی (دار التعلیم) کا صدر اعظم یعنے کل اختیارات کے ساتھہ افسر اعلی بنایا کل کام تعلیمات کے آپ ہی پر چھوڑے اور خود بھی ہر روز آپ سے دینی مسائل کا سبق لیتا تھا۔ غرض محمد شاہ نے آپکی کما حقہ قدر کی۔

※ اس بادشاہ کے کارنامے قابل دید ہین اسکی تعریف مین ساری تواریخ بھری پڑی ہین مجھے اسکے حالات لکھنے سے کل تاریخی واقعات بتانا مقصود نہین ہے۔ مین نے اسکے واقعات سے صرف وہی حالات اقتباس کئے ہین جنکا تعلق حضرت شیخ ابراہیم صاحب سے تھا اور اسوقت میرا مقصود بھی آپ کے متعلق مشہور سے مشہور واقعات ظاہر کرنا ہے اسلئے مین نے جو نہیت ضروری سمجھا اوسکو تاریخ اور نیز قلمی کتابون سے بمصداق مشتے از نمونہ خروارے کو کُنے لکھدیا ہے اور یہ بہت ہی اختصار سے کام لیا ہے اگر آپکی مکمل سوانح عمری لکھی جاتی تو ایک ضخیم کتاب کی

پہلی نقل

ان ہی دنون مین ایک دن پرگنہ ٹینچرو کا قاضی آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور نہایت عجز وزاری سے اپنا حال بیچارگی و مظلومی ظاہر کیا - اوس نے اپنی دردناک حالت اسطرح بیان کرنی شروع کی - کہ مین غریب فلک کا مارا مصیبت کا ستایا زمانے کا دکھیا راہون - میری دردناک حالت قابل رحم ہے - میرے بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے ہین - عیال واطفال کی کثرت اور بیروزگاری کی حالت نے مجھے سخت سراسیمہ و پریشان حال کردیا ہے - میرے بال بچون پر فاقہ پر فاقہ گذرتا ہے - مین نان شبینہ کو محتاج ہوگیا ہون - لہٰذا آپ میری حالت زار پر ایک نظر ترحم وکرم مبذول فرمائیے - مین سخت عاجز ولاچار ہوکر در دولت پر حاضر ہوا ہون - میری افسوس ناک حالت قابل رحم ہے - جو مجھپر ظلم ہوا ہے - اوسکے بیان کرنے کی مجھہ مین تاب نہین - میری روزی برباد کردیگئی مجھپر ایسا ظلم اور میرے ساتھہ ایسی ناانصافی ہوئی ہے کہ کسی کے ساتھہ نہ ہوئی ہوگی - آہ! میری فریاد پر کسی کا دل نہ پسیجا - مین نے بہت گڑگڑایا - بہت سر پٹکا مگر افسوس کہ میری دردناک اور بیکسی کی حالت پر کسی کو رحم نہ آیا - مین نے بہت کچھہ آہ وفغان نالہ و فریاد کی مگر آہ کسی نے میری ایک نہ سنی - اب مصیبت کے ہاتون سے مجبور اور ظلم کے ہاتون سے رنجور ہوکر آپکی خدمت مین حاضر ہوکر التجا کرتا ہون کہ مین پرگنہ ٹینچرو کا قاضی ہون - یہ خدمت بہت ہے میرے خاندان مین میرے آباواجداد سے چلی آتی ہے - یہی میرا ذریعہ معاش ہے اسی سے میری اور میرے عیال واطفال کی گذر اوقات ہوتی ہے - دارالسلطنت

شہر بیدر کے قاضی نے جسکو تمام قضائت کی بحالی و برطرفی کا اختیار تفویض ہے۔ اوسی نے مجھہ غریب بیکس و بے وسیلہ کو خدمت قضائت سے معزول کر دیا ہو اور میری جگہہ ایک اپنے قرابت دار کو دی ہے۔ میرے ساتھہ ایسا انصاف ہوا ہے کہ میں تباہ و برباد ہوگیا ہوں۔ اب میری فریاد کوئی نہیں سنتا ہے۔ میری حالت مظلومی پر کسیکو رحم نہیں آتا ہے۔ مجھہ مصیبت کے مارے کو ہر جگہہ ناکامی ہی نصیب ہوتی ہے۔ آہ! کیا برا وقت ہے۔ معاش کے چھوٹ جانے سے فکر و مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ جہاز معیشت بحر تباہی ڈوبا جارہا ہے۔ کوئی صورت سنبھلنے کی نظر نہیں آتی۔ کوئی امید بر نہیں آتی۔ ہائے سخت خطرے میں جان ہے۔ کیا کہوں کچھہ کہا نہیں جاتا ہے بغیر رہا نہیں جاتا۔ اصل یہ ہے حال بیچارگی سہا نہیں جاتا حضرت ذرا لطف فرمائیں۔ میری حالت مظلومی پر رحم فرمائیں اور صرف اسقدر کرم کریں کہ بندہ کے لئے حسبتہ للہ قاضی دار السلطنت شہر بیدر کے مکان تک قدم رنجہ فرماکر اوس سے میری سفارش کریں اور میری خدمت پر مجھے بحال کرنے کے لئے شفاعت فرمائیں مجھے یقین کامل ہے کہ حضرت کی خاطر عاطر مبارک سے وہ میرا منصب مجھے واپس دیگا۔ اگر حضرت کی اسقدر سرفرازی میرے حال پر ہو تو میں مدت العمر حضرت کے لئے دست بدعا ہونگا۔ دیکھئے گنہگار ہے۔ ہاتھہ دہو لیجئے اور ثواب عظیم حاصل کیجئے۔ اسوقت کی اعانت خالی نہ جائیگی۔ اس نیکی کا بدلا خداوند کریم ضرور دیگا"۔ حضرت نے اوسکے حال مصیبت کو تمام کہنے کا اوسکو موقع دیا اور اوسکی طرف ہمہ تن متوجہ ہوکر نہایت گوش دل سے سنا جب اوس نے اپنی دردناک اور دل ہلا دینے والی حالت تمام کہہ سنائی۔ تو حضرت نے آپ

مین انسان ہمدردی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی - آپ اوسکے بیان سے نہایت ہی متاثر ہوئے اور آپکی محبت اسلامی اسقدر جوش مین آئی کہ آپ اوسکے حالات مظلومی کو سنتے ہی بیقرار ہوگئے - اسکو مصیبت مین گرفتار و پریشان دیکہکر آپ نے اوسکی نہایت دلجوئی کی اور شفقت بزرگانہ و مروت ہمدردانہ سے اوسکو بہت تسلی دی آپنے فی الفور اوسکی درخواست کو قبول فرماکر اوسکو اطمینان دلایا اور کہا کہ میرے امکان مین جہانتک ہوگا اس کار خیر مین مین تیرے لیئے اپنی جان لڑا دونگا - اور ابہی قاضی کے پاس خود چلکے کہونگا کہ تیری خدمت تجہکو واپس دے اور تیری دردناک اور قابل رحم حالت بیان کرکے انصاف کے لیئے ضرور سعی اور خواستگاری کرونگا - یہ کہکر آپ اوسیوقت اوٹھ کہڑے ہوئے اور محض اوسکی شفاعت کے لیئے قاضی کے مکان کو تشریف لے گئے - وہان پہونچکر قاضی سے اوس بیچارے کی مصیبت ظاہر کی اور نہایت موثر الفاظ مین اوسکی شفاعت فرمائی اور کہا کہ مین اب امید کرتا ہون کہ جناب میرے کہنے کو اپنے لطف عمیم اور اپنی مشہور اسلامی ہمدردی سے شرف قبولیت عطا فرماکر اور اوسکے حال زار پر ایک نظر ترحم و کرم مبذول فرماکر اور اوسکے حق مین نئے سرے سے انصاف کرکے اوسکی خدمت آبائی سے اوسکو ضرور ممتاز فرمائینگے - اوسکی ناکامیابی اور مایوسی کی کوئی وجہ مجہے معلوم نہین ہوتی - اس لئے کہ جناب خود مہربان ہمدرد و منصف مزاج ہین اب مجہے امید واثق ہے کہ میری یا خیر سفارش ضرور اپنا اثر کریگی اور جنابعالی حتی الامکان اس بیچارے غریب بیکس و بے وسیلہ شخص کی خدمت واپس دینے مین ہرگز ہرگز دریغ نہ فرمائینگے آپکی اس سفارش

قاضی نے مطلق توجہ نہ کی اور نہ اوسکی دردناک اور قابل رحم حالت پر اوسکا دل پسیجا۔
اوسنے آپکی سفارش ماننے سے صاف انکار کردیا اور کہا کہ مین نے وہ خدمت اب اپنے
ایک قرابت دار کو دی ہے۔ اوسکو اب اوس خدمت سے کسطرح دور نہین کرسکتا
مین نے جو کچھہ کیا اچھا کیا۔ مجھے اختیار حاصل ہے۔ کسی کی سعی و سفارش سے مجھے
کی کوئی حاجت نہین۔ مین ہرگز کسی کی سفارش نہین سنتا۔ اور اب مین اپنی قرارداد
کو بدل نہین سکتا۔ جب حضرت نے اوس سے اس بے اعتنائی کی گفتگو سنی تو
آپ نے اپنے حلم و بردباری کو کام مین لایا اور نہایت عمدہ اور موثر الفاظ مین
حق و انصاف کی حقیقت کہہ سنائی اور اوسکے اغماض و انکار کرنے سے رنجیدہ دل تنگ
نہ ہوکر کہا کہ خیر کچھہ فکر نہین۔ مین ہرطرح آپ سے انصاف دہی کی امید رکھتا ہون۔
مین آپ کے اسوقت کے انکار سے آیندہ کے لئے ناامید نہین ہوتا ہون۔ مین اسوقت
آپ کے پاس خدا کے لئے آیا اور صرف اوسکے ایک بندہ کے حق مین انصاف کی درخواست
کی۔ اگر اسوقت آپ نے میری درخواست نہ مانی اور اوسکے حق مین انصاف کرنے سے
انکار فرمایا تو کچھہ مضایقہ نہین۔ اوس خدائے توانا اور بزرگ کے نیک حضرت جناب
مصطفیٰ کی ملازمت مین بار دیگر حاضر ہونگا۔ خیر اوسوقت تو جناب کو رحم آہی جائیگا۔ مین
اسوقت کے تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہون۔ اب خدا حافظ انشاء اللہ کوئی دوسری
دفعہ حاضر ہونگا۔ یہہ کہکر آپ وہان سے اپنے مکان کو واپس تشریف لائے اور قاضی
مظلوم کو اپنے ہی پاس ٹھہرایا۔ اس واقعہ کو چند روز گزرنے کے بعد آپ پھر اوس
مظلوم قاضی کی شفاعت کے لئے قاضی کے مکان کو تشریف لے گئے۔ اسوقت بہی
آپنے اوسکے حق مین انصاف کرنے اور اوسکے بال بچون پر رحم کرکے اوسکی آبائی خدمت قضا

اوسکو بچانے کے لئے آگے سے بڑہکر بہت ہی دردناک الفاظ مین شفاعت فرمائی مگر
وہان کچھہ رحم ہوتا تو مظلوم کے حال پر ترس آتا۔ بہلا سنگدل پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بے
قاضی نے اب کے دفعہ بہی آپ کی سفارش نہ سنی اور صاف انکار کر گیا۔ اسپر حضرت نے
فرمایا کہ مین دوبار تمہارے پاس آیا اور تمسے ایک بندہ خدا کی دادخواہی کی مگر تم نے اب کے
بہی انکار ہی کیا خیر اس سے مجھکو پشیمان و آزردہ اور پست ہمت نہ ہونا چاہیے
کیونکہ یہ کام خدا کے لئے کیا جا رہا ہے آپ ہزار انکار کرین مگر اوسکے ایک بندہ مظلوم
کے لئے مین پہر ضرور کوشش کرونگا۔ اسوقت بہی آپ نے انکار فرمایا ہے خیر انشاءاللہ
ایک اور دفعہ آپکی خدمت مین اوسکی شفاعت کے لئے ضرور حاضر ہونگا۔ یہہ کہکر آپ یہان سے واپس ہوے
اسکو چند روز گذرنے کے بعد آپنے پہر تیسری مرتبہ ارادہ فرمایا اور قاضی کے مکان کیطرف
تشریف لے چلے۔ اثنائے راہ مین شرف جہان سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب ایک اشرف دیار
اور اکابر روزگار و علامہ زمان و فاضل دوران تھے۔ انکی علم و فضیلت کی بے انتہا شہرت پہیلی
ہوئی تہی۔ اور یہ ایک بڑے پایہ کے امیر آدمی تہے۔ ڈیوڑہی دربار مین انکی رسائی تہی۔
امارت اور علم و فضل مین اولوالعظم مانے جاتے تہے انہون نے جب حضرت کو تشریف لے جاتے ہوئے
دیکہا تو آپ سے پوچہا کہ اے میرے مخدوم آپ کہان تشریف لے جاتے ہین۔ ایسا کیا کام
واقع ہوا ہے کہ جسکے لئے حضرت خود قدم رنجہ فرما رہے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ مین اسوقت
خدا کے لئے جا رہا ہون اور اوسکی خوشنودی کے لئے ایک بندہ مظلوم کی شفاعت کرنے
چلا ہون۔ شرف جہان نے کہا کہ اس سے کونسی بڑی بات ہے مجھے بہی اپنے ساتھہ لیتے چلیے
قاضی کے ساتھہ مجھسے راہ و رسم بہت ہے اسلئے مین بہی چاہتا ہون کہ آپکی بدولت ایسے نیک کام
مین آپکا ہاتہ بٹا کر داخل حسنات ہون۔ اور ایسے کام کی اعانت سے محروم نہ رہ جاؤن

اگر اوس بندۂ مظلوم کی مراد برآئے تو مجھے بھی آپ کے طفیل مین کچھہ اجر مل ہی جائیگا۔
حضرت نے کہا کہ بہت خوب آپ بھی میرے ساتھہ تشریف لے چلئے۔ غرض دونوں حضرات
قاضی صاحب کے پاس آئے اوس شخص کی شفاعت آگے سے بڑہکر کی اور اپنی طرف سے کوئی
دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ دلایل معقول سے سمجھایا۔ اور ہر طرح سے منایا کہ خدا کے لئے اور
اوسکے پاک و برگزیدہ رسول کیلئے اس بیچارے عیال و اطفال والے کے حقمین
انصاف کو کام مین لاکر اوس کی خدمت سے اسکو سرفراز او رفکر معیشت و پریشانی و مصیبت
سے سبکدوش فرمایا جاوے تو خوشنودی اللہ و رسول اور باعث نجات دارین
اس بیان شفاعت سے قاضی کے کان پر جون بھی نہ رینگی اور ایسے اولو العزم بزرگون
کی شفاعت کا اوسکو کچھہ بھی خیال نہ ہوا اور نہ وہ اونکے مرتبہ کا کچھہ پاس رکھا۔ جب کوئی
خوے بد انسان کی طبیعت مین جمتی ہے۔ تو اُسکا نکلنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ چاہے
ادہر کی دنیا اودہر ہو جائے مگر وہ خصلت نکلنے کی نہیں۔ پڑی ہوئی عادت طبیعت
ثانی ہو جاتی ہے۔ وہ اندہا دہند چلا جاتا ہے۔ اوسکو اپنا بہلا یا برا کچھہ سجہائی نہین
دیتا اور آخر ٹہوکر کہاتا ہے بھی تو اس بری طرح کہ اوس سے بچنا اوسکے لئے سخت محال
ہو جاتا ہے اور آخر کف افسوس ملتا ہوا حسرت و یاس سے گریبان مین سر نگون ہوکر
اپنے کئے پر آپ نادم ہوتا ہے۔ اوسوقت سواے افسوس و پشیمانی کے کچھہ ہاتھہ نہین آتا
ابتدا مین اوسکو اس نتیجہ کا خیال ہرگز نہین ہوتا۔ کیونکہ غرور اندہا کر دیتا ہے۔ اور
جو برائی وہ کئے جاتا ہے اگرچہ سب کو وہ اوسکی بری عادت بری ہی معلوم ہوتی
ہے مگر وہ اپنی دانست مین اوسکو اچھی سمجھتا ہے۔ اور اوس سے خبردار ہوتا
ہے بھی تو کب ہے؟ بعد از خرابی بصرہ۔

چنانچہ تہہ تک یہی کیفیت قاضی دار السلطنت کے جابد حال تہی - اوس نے اس دفعہ بہی حضرت کی شفاعت کو کچھہ خیال مین نہ لایا اور صاف انکار کردیا کہ مین ہرگز اپنے کئے کے خلاف نہین کرسکتا - یہ روکہا جواب سنکر حضرت مخدوم شیخ ابراہیم نے نہایت متانت سے فرمایا کہ مین تین بار صرف خدا و رسول کی خاطر آپ کے مکان کو آیا اور اوسی شخص کی جائز شفاعت کی آپ نے تین بار بہی انکار ہی کیا - بڑے تعجب کی بات ہے اگر ایسا ہی ہے تو انشاء اللہ اب آپ کو معلوم ہوگا اور عنقریب آپ کی آنکھین کھلینگی - اب آپ سے کہنا فضول ہے - آپ سے انصاف و رحم کی توقع لاحاصل ہے - مین انشاء اللہ اب اپنے حق سبحانہ تعالی ہی سے کہکر اوسکی خدمت اسکو دلوا دونگا - وہی کریم کارساز ہے - وہی حق و ناحق کا انصاف کرنے والا ہے اوسی کی ذات سے ہمین ہرطرح کی امید ہے - ہر ایک بندہ کے دل کی بہلی اور بری نیت اوسپر روشن ہے وہی سب کا مالک ہے - وہی مظلومون پر رحم کرنے والا اور ہر کس و ناکس کی التجا سننے والا ہے - پس وہی انصاف کرنے والا ہے - یہہ کہکر آپ وہان سے اپنے مکان کو واپس تشریف لے گئے - خدا کی عجیب قدرت ہے - اس صاحب اسرار کا دراز زبان سے کہنا تہا کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر کرہی دکہایا - اسکی شان کبریائی کے مقابل سب ہیچ ہے - ہر ایک کی بہلائی اور برائی کو وہ خوب جانتا ہے اور کسی کی فریاد کو کبہی خالی جانے نہین دیتا - حضرت کا یہ کہنا کہ مین خدا سے کہکے دلوا دونگا - اسیوقت قرین اجابت پہونچا - جس روز یہ واقعہ گذرا اوسی شب حضرت سبحانہ کی مشیت سے سلطان کے دل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ خدمت قضا ایک بہت مشکل خدمت ہے - یہ کسی حالت مین ایسے

موجودہ قاضی القضات کو زیب نہیں دیتی ہے۔ جبکہ حضرت مخدوم شیخ ابراہیم جیسے
علامۂ زمان اور فاضل آوان بزرگ موجود ہیں تو اس صورت میں یہ امر کرنا
نہیں معلوم ہوتا کہ آپکو بے وجہ ہی چھوڑ کر دوسرے کو قضائت دیجائے۔ ایسے
صاحب کمال متدین اور لائق بزرگ ہوتے ہوئے دوسرے کو یہ خدمت دینا سراسر
انصاف کا خون کرنا ہے۔ اور کیا وجہ ہے کہ ملک آپ کے فیض سے مستفیض
نہو۔ آپ کی موجودگی میں دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس خدمت
اور اسکے ذمہ داریوں اور اسکی مہمات کو نہایت انصاف و قابلیت و موافق شرع
متین کے انجام دینے والا دوسرا نہ ہوگا۔ اور ہر حالت میں اس خدمت کے زیبی شایان
ہیں۔ کسیطرح منصب قضائے دار السلطنت حضرت کے تفویض ہوجائے تو نہایت بہتر اور
ملک کو قابل فخر بات ہے۔ غرض بادشاہ کو اسی خیال میں ساری رات نیند نہ آئی اور اسی
بیقراری سے تڑپتے رات کاٹی۔ آخر جب نور کا تڑکا ہوا۔ تاریکی کا پردہ آہستہ آہستہ
اٹھنے لگا۔ ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیلنے لگی۔ مشرق کیطرف سے آفتاب جہان تاب
کے جلوہ افروز ہونے کے آثار ظہور پذیر ہونے لگے تو بادشاہ اوسوقت باہر برآمد ہوا
اور اپنے محل کے دروازہ کا پردہ پکڑ کر اس عالم زمان فیض بخش فیاض جہان کے تشریف
آوری کا منتظر ہوکر ایک پاؤں پر کھڑا ہو رہا۔ چنانچہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ بادشاہ
نیکخواہ ہر روز حضرت سے مسائل دینی کا سبق پڑھا کرتا تھا اسلئے حضرت بھی
قاعدہ کے موافق اپنے ٹھیک وقت پر تشریف لے جاتے تھے۔ مگر آج ابھی فجر بھی
برابر نہ ہونے پائی تھی کہ بلانے کے لئے آدمی پر آدمی آنے لگا۔ وہاں
بادشاہ کا یہ حال تھا کہ جو آدمی آکر سلام کرتا اوسکو کہتا کہ اسیوقت دوڑ کر

حضرت با براہیم صاحب کو بلا لا - غرض حضرت کو گہر سے لیناس نیب تن کرکے ترنگے سو پچاس آدمی راہ مین ملے اور ہر ایک یہی کہتا تہا کہ جلد چلئے جہان پناہ انتظار مین کہڑے ہین اور بار بار یاد فرما رہے ہین - جب بے وقت بادشاہ کے برآمد ہونیکی خبر امراؤنکو پہونچی تو ابہی کچہہ رات باقی تہی کہ مشعلون کی روشنی مین گلی ایک امراء جمع ہوگئے اور آداب بجالاکر دونون طرف قطار باندہکر کہڑے ہوگئے بادشاہ منتظر ہی کہڑا تہا کہ حضرت بہی آپہونچے - آپکو دیکہتے ہی بر رسم معہود سر قد اٹہکر آپ کی پیشوائی کی اور لوازم تعظیم بجالایا - اسکے بعد اوس نے نہایت شوق وشیرین زبانی سے آپ سے کہا کہ اے حضرت مخدوم جی آپ اپنے دست مبارک سے مجہے قلم دین - جون ہی آپ نے قلم اوٹہا کر دینے کو ہاتہہ بڑہایا سلطان نے آپکے دست مبارک کو مضبوط پکڑ کر کہا کہ مین آپ سے اسوقت ایک بات ایسی کہنی چاہتا ہون کہ جس سے خدا اور رسول آپ سے اور مجہسے خوشنود ہونگے - اور جس سے آپکو حسنات اور خلق اللہ کو ارام حاصل ہوگا اور جبتک آپ اوسکو قبول نہ فرمائینگے مین دست شریف ہرگز نہ چہوڑونگا - آپ نے کہا کہ معلوم تو ہو وہ بات کیا ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ آپ پہلے اوسکے قبول کرنیکا اقرار کرین اور پہر سنین - اس کے جواب مین آپ نے فرمایا کہ اگر وہ کام شرع احمد مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے موافق ہوا اور ہم جیسون کے مناسب حال ہو تو اوسکے قبول کرنے مین تامل نہین - مین اوسکو اختیار کر سکتا ہون اگر صورت اسکے خلاف ہو تو مجہے اوس سے معذور رکہو بادشاہ نے کہا کہ خلاف شرع ہرگز نہین - بلکہ وہ موافق شرع شریف اور نہر اسمہ شایان شان آپ کے ہے

اور جیسا آپ نے فرمایا وہ بالکل ویسی ہی ہے - پہلے قبول کرنے کا اقرار فرمایئں تب میں پیچھے عرض کرونگا - بادشاہ کا اصرار دیکھکر امراؤن نے بھی ہان میں ہان ملایا ہے - حضرت نے جب دیکھا کہ اصرار بڑھتا جاتا ہے تو کہا کہ اگر شرع شریف کے موافق ہے تو بسم اللہ فرمایئے میں اوسکو قبول کرنے کا اقرار کرتا ہوں - بادشاہ نے کہا کہ میری دلی آرزو اور دلی خوشی یہ ہے کہ آپ منصب قضا دارالسلطنت قبول فرمایئں - آپ نے قضا کا نام سنتے ہی سر پیٹا - اور فرمایا کہ مجھے اس سے معاف کرو - یہ امر شریعت مشکل ہے - اسکی اجرا میں دشواری ہے میں کیونکر انجام دے سکونگا - اس بارگران کا میں کیونکر متحمل ہو سکونگا یہ نہایت نازک کام ہے - اسکی ذمہ داری سخت مشکل ہے - اسکے نسبت خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاضی فی الجنۃ وقاضی فی النار - اسکے سوائے کوئی اور کام کہو تو میں بخوشی قبول کرتا ہوں مگر اس تکلیف سے بندہ کو معاف رکھو - بادشاہ نے کہا ہرگز نہیں - کسیطرح آپ آپکو یہہ خدمت قبول کرنی ہوگی - اس سے پہلے آپ نے قبول کرنے کا اقرار بھی کر لیا ہے - میرا قبال ہے کہ بعد اقرار انکار بکار آمد نہیں ہو سکتا - آپ آپ کی پہلو تہی ٹھیک نہیں ہے - اور میری بڑی آرزو اسمیں ہے کہ یہہ خدمت آپ کے ہاتھوں سرانجام پائے - اوسکے ساتھ ہی امراؤن نے بھی زور دیا کہ آپ کے وعدہ کے ہم شاہد ہیں - تمام حاضرین نے بھی ہرطرف سے کوشش بلیغ کرنی شروع کی اور اپنی انتہائے خوشی و فلاح و بہبودی و دلی رضامندی ظاہر کی آخر بادشاہ کا اصرار اور اکابر حضار

کی سعی سے بشارت دیکھکر اور بمقتضائے - الکریم اذا وعد وفا (کریم جب وعدہ کرتا ہے وفا کرتا ہے) آپ بنا چار و بصد دل ناراض راضی ہوئے آپ کے رضامند ہونے سے سب لوگ خوش ہوئے - اوسی وقت خلعت منصب قضاقبائے اودی منگوائی گئی - سلطان نے بہ تعظیم تمام اٹھکر اپنے ہاتھ سے آپ کو وہ خلعت پہنائی - جسوقت آپنے اپنا سید ہاتھ آستین میں ڈالا اوسی لحظہ حکم کیا کہ اوس شخص کو جسکی شفاعت کے لئے مین تین دفعہ قاضی کے پاس گیا تھا اب مین نے اوسکی خدمت پر بحال کیا - اسکو اوسکی خدمت پر ابھی بھیجدیا جائے اور اوسکی جگہہ جس شخص کو قاضی سابق نے بے انصافی سے دی تھی اسکو مین نے معزول کیا اسکو اسی وقت اس خدمت سے برطرف کیا جائے - اوس حکم کی فی الفور تعمیل عمل مین آئی - بیچارہ قاضی مظلوم حضرت ہی کے مکان مین ٹھرا ہوا تھا اوسکو جب یہ حکم سنایا گیا تو وہ دعائین دیتا ہوا اپنے قصبہ کو روانہ ہوا - وہان اوسنے اپنی خدمت کا جائزہ لیکر کام شروع کیا اور آپکی طفیل سے انصاف کو پہونچا -

اوس سرفرازی کے بعد حضرت نے حضرت صمدیت کا شکر بجالایا کہ الحمد للہ والمنۃ (شکر ہے اللہ کا اور احسان) کہ جس طرح مین نے حق سبحانہ تعالی سے اوسکا منصب اوسکو دلوانے کے لئے شرط کی تھی اوسطرح اوس مالک دوجہان پروردگار انس وجان نے عزل ونصب کا حکم مجھکو تفویض فرمایا - اوسنے اپنے ایکسنا چیز بندہ کی فریادرسی اور اپنی عنایت سے اوسے سرفرازی بخشی اوسکی بات رکھہ لی - اور اوسکو کسی حال مین

اپنی عنایت سے بیکار و ناکامیاب نہ کیا۔

دوسری نقل

نقل ہے کہ اختیارات عزل و نصب و منصب قضاے دارالسلطنت عطا ہوے تھے۔ آپ نے اوسیوقت اٹھارہ شرطین سلطان سے لکھوا لین۔ انمین سے ایک شرط یہہ بھی تھی کہ آپ بادشاہ وقت ہین۔ تخت سلطنت پر بہ اوج و شوکت جلوہ افروز ہین اور اپنے پورے اختیارات اور قدرت سے جو چاہے کر سکتے ہین۔ اس صورت مین اگر آپ سے فعل نامرضی و مخالف شرع شریف وجود مین آئے تو جو کچھ حدود شرع ابپر ثابت و لازم آئین وہ آپکو بلا ملاحظہ بجا لانے ہونگے۔ گھمنڈ شاہی فخر سروری و سرتابی کام نہ دیگی۔ بادشاہ کو اور غریب کو ایک میزان مین یکسان تلنا ہوگا۔ انصاف کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا۔ اور جو حکم شرع لازم آئیگا وہ آپ پر بھی پورا ہوکر رہیگا۔ آپ بادشاہ ہونے کے لحاظ سے کسی قسم کی رعایت آپکے ساتھ ایک غریب کے مقابل مین ہرگز روا نہ رکھی جائیگی۔ سلطان نے کہا کہ یہہ کل شرائط مجھے بجان و دل قبول اور بسر و چشم منظور ہین۔ اسکے بعد اوس نے اپنا راضی نامہ آپکے فرمانے کے بموجب لکھکر آپکو دیا اور اوسپر اپنی دستخط اور مہر ثبت کردی۔ اوس روز سے آپنے کاروبار قضائت کو انجام دینا شروع کیا۔

تیسری نقل

نقل ہے کہ جلیل اور زوائد نکات ایک واقعہ آپکے عہد مین یہہ بھی واقع ہوا تھا کہ سلطان کے

خاص مقربوں میں سے ایک شخص نے ایک بوڑہی عورت مسماۃ بی بی شاہ کے نوجوان لڑکے کو قتل کر کے بہاگا اور بادشاہ کے پس پشت اوس نے پناہ لی۔ سلطان نے اپنے مقرب کا لحاظ کر کے تغافل کر گیا وہ بوڑہی عورت نالہ وگریان و دادخواہان حضرت کے پاس آئی اور رو رو کر اپنے لخت جگر نور بصر کے خون کا قصاص لینے اور انصاف چکانے کی استدعا کی۔ حضرت نے اوسیوقت اوس پیرزن کے پسر کے قاتل کو گرفتار کر لانے کا فرمان جاری کیا۔ ہر چند آدمیون نے جد و جہد کی اوسکا پتہ چلا کر اوسکے گرفتار کرنے کے لیے بہت کچھہ سر مارا مگر بادشاہ کے پس پشت جہان کہ اوس نے پناہ لی تھی وہان تک اونکی رسائی سخت دشوار تھی۔ اور کسیطرح اوسمین کامیابی کی امید بن نہ پڑتی تھی۔ غرض سب نے بے نیل مرام حضرت کی خدمت مین واپس آکر اصل حقیقت ظاہر کی۔ حضرت نے اسکی تحقیق و تصدیق فرمائی جب آپکو اوسکی حالت سے کما حقہ آگاہی ہوئی تو آپ اوسیوقت خود کمربستہ ہو کر سلطان کے پاس تشریف لے گئے۔ وہان اوس قاتل کو سلطان کے پس پشت کہڑا ہوا دیکھکر آپ نے اپنا ہاتھہ اوسکی کمر مین ڈالا اور بادشاہ اور حاضرین دربار کے سامنے سے اوسکو گہسیٹتے ہوئے باہر لایا۔ وہان اوسکے مونڈہے باندہکر اوسکو اوس مقتول کی مان کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کا قاتل ہے۔ اب تجھے اختیار ہے تو جو چاہے کر اور جسطرح چاہے اپنے بیٹے کا بدلا اس سے لے۔

چوتھی نقل

آپکے عہد مین ایک اور واقعہ اسطرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن ایک عورت

لیکر محکمہ قضا مین لائی گئی - حضرت نے بعذر ست گاردن سے ایک شخص نے اوس سے ایک دستانۂ طلا رشوت لیکر اوسکو حیلۂ و عذر سکہایا - اور ایسی تقریر تعلیم کی کہ جس سے اوسکی نجات ہو اور الزام و سزا اسپر سے ٹلے - مگر وہ دراصل اصل واقعہ کے خلاف تہی جب وہ ملزمہ آنحضرت کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت نے اوسکو اوسکے بیان کرنے کا موقع دیا اور کہدیا کہ صحیح صحیح بیان کر کامل طور پر لحاظ کیا جائیگا - مگر اصل واقعہ کے خلاف جسطرح اوسکو پٹی پڑہائی گئی تہی اوسنے اوسہی کے مطابق بیان کیا - حضرت نے اوسکی تقریر سنکر بمقتضائے نحن نحکم بالظاہر (ہم حکم کرتے ہین ظاہر پر) فیصلہ صادر کرکے فرمایا کہ جس نے تجہکو یہ سکہایا ہے اوسکی گردن اور منہ دونون ٹوٹ جاوینگے - خدا کی قدرت آپ کے فرمانے کے بموجب وقوع ہوئی - آپ کا کہنا پورا ہوکر رہا - اوس شخص نے کہ جس نے رشوت لی تہی اوسوقت بچایا کہ چبوترے سے جہان وہ بیٹہا ہوا تہا نیچے اوترے - یکایک اوسکا پاؤن ایسا پہسلا کہ وہ وہان سے نیچے گرا اور اس صدمہ سے اوسکا منہ اور گردن دونون ٹوٹے اور وہ دستانۂ طلا جو اوس نے اوس عورت سے بطور رشوت لیا تہا باہر نکل پڑا - اوسنے شرمندہ ہوکر اوسکو سب کے سامنے اوس عورت کو واپس کر دیا اور اپنے فعل کا اقرار کرکے نادم ہوا - ہر ایک شخص نے جس نے اس واقعہ کو دیکہا تہا متحیر رہ گیا اور اسکو جانا کہ حضرت نے اپنی صفائی باطن سے معلوم کیا - آپ جیسے صاحب باطن کے سامنے جہوٹ سچ کی حقیقت چہپی نہ رہ سکی - کل معاملہ طشت از بام ہوگیا - اور آپکے فرمانے کے بموجب جہوٹے نے اپنی جہوٹ کا خمیازہ بہگتنا لیا اور جو فی الحقیقت ہونا تہا اور جسکی آپکی ذات سے امید تہی وہی ہوا اور صحیح صحیح انصاف عمل مین آیا - حضرت نے چہدرد

نائب بضرورت ضرورت احکام قضا جاری رکھا - آپ کے جیسی قضائت کسی نے بھی نہین کی - آپ نے نہایت قابلیت سے اس خدمت کو کر دکھایا - بعدہ آپ نے خدمت ترک کر دی اور کل معاملات قضا سے دست بردار ہو کر اللہ تعالی کی یاد مین گھر بیٹھ رہے - اور بقیہ عمر اسی مین گذاردی -

پانچوین نقل

نقل ہے کہ ایک روز ایک مردان غیب نے آپ کو دیکھکر تعجب کر کے کہا تھا کہ اللہ اکبر مین دیکھتا ہون کہ اس شخص کے صلب مین تا قیام قیامت علم رکھا ہے - زہے نصیب اس شخص کے کہ اسکی اولاد سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اپنے وقت کا ولی کامل اور مخبر صادق ہوگا - تصوف - محویت اور معرفت کے رموز اس سے آشکارا ہونگے - اوسکے نورانی چہرہ کی تجلی ایسی جھلکے گی کہ وہ شمس و قمر کی روشنی کو ماند کردے گی - اور فی الواقع اسکے بعد یون ہی واقع ہوا کہ آپ کی اولاد سے حضرت شیخ محمد الشریف القادری الملتانی پیدا ہوئے آپ دانشمند و علامہ و برگزیدہ آلہ گذرے آپ بے مثل عارف باللہ تھے آپ کے کمال کی دھوم مچ گئی - آپ کی فضیلت مانند آفتاب کی روشنی کے چمکی اور لوگون کے دلون کو معرفت کے نور سے منور اور ممتاز کر دی - آپ لوگون کی مرادین پوری کرانے کا وسیلہ ہوئے - آپ نے فقر و غنا کا بازار گرم کیا - عشق حقیقی کا پایہ مضبوط کیا - علم معرفت کے اوستاد کامل ہوئے اور خلق خدا

کے روحانی معالج بنے۔ آپ سے ریاضت کے باتون بین بہار آگئی۔ مختصر یہ کہ آپ اپنے وقت کے صوفی صافی اور دست الست بزرگ صاحب کمال عارف اور فاضل بے نظیر گذرے۔

ذکر اخلاق و اوصاف حضرت شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہٗ

آپ اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار تھے ہمیشہ یاد الٰہی مین مشغول رہا کرتے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و عبادت اور اپنے وقت کے شبلی و جنید تھے آپ پارسائی اور اطاعت و عبادت الٰہی مین اپنی مثل نہ رکھتے تھے۔ آپ کے ولی کامل ہونے مین کوئی شک نہ تھا۔ سب آپ کو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے صاحب کمال بزرگ سمجھتے۔ اور آپ کے علم و فضل کو سب مانتے تھے۔ اسوقت علم و فضل مین آپکا کوئی ثانی نہ تہا۔ آپ علامہ روزگار اور عمدہ الفقہائے ابرار تھے۔ چھوٹے بڑے آپ کی بیحد تعظیم و تکریم کیا کرتے اور بہت وقعت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے عوام مین آپ اولا العظم بزرگ مشہور ہونے کے علاوہ دربار شاہی مین سربرآوردہ رکن تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ ہمیشہ غریبون پر رحم کیا کرتے تھے۔ انسانی ہمدردی آپ مین بیحد تھی اکثر مظلوموں کی امداد مین حتی الامکان کوشش کرتے تھے۔ آپ نے بہت سے غریبون کو مالامال کردیا۔ بادشاہ سے کہکے کئی لوگون کی نوکری مقرر کرادی۔ اکثر لوگونکی

سفارش کر کے انکو روزگار سے لگا دیا۔ ملک کے سب چھوٹے بڑے آپ کے فیض سے خالی نہ تھے اور ہمیشہ سب آپ کے حق میں دست بدعا رہتے تھے۔ ہر شخص انکی تعریف کرتا تھا۔ آپ احکام شرع کے نہایت پابند تھے اور اکثر اوقات مسئلہ وحدت وجودی کے متعلق روالہ رموز و نکات بیان کرتے تھے کہ جنکو سنکر بڑے بڑے فاضل حیران رہتے تھے۔ بادشاہ اور تمام امرا آپ کی خاک پا کو سرمہ چشم تصور کرتے تھے۔ آپ نماز روزہ کے بھی سخت پابند تھے۔ ایک وقت کی نماز تو کجا آپ نے کبھی تہجد اور اشراق کا بھی قضا نہیں ہونے دی تھی۔ اور ہر وقت درود وظائف میں مشغول رہا کرتے تھے۔

وفات حضرت شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہٗ

حضرت والا منقبت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہٗ کے مناقب بے شمار ہیں۔ آپ کی زندگی کے مکمل اور مفصل واقعات لکھنے کو یقیناً ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہوگی۔ اس چھوٹی سی کتاب میں اسقدر گنجائش نہیں کہ سب تحریر کئے جائیں۔ اس لئے اس سے درگذر کیا جاتا ہے۔ علاوہ اسکے اگر عبارت کو اب کسیقدر طول بھی دیا جائے تو ناظرین کے ملال کا موجب ضرور ہوگا۔ لہذا ہم اوسکو اسی پر اکتفا کرنے میں لطور تبرک جو ضروری تھا لکھدیا۔ اہل بصیرت کو آگاہی حاصل کرنے کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ آخر حضرت قدس اللہ سرہ کے لئے بھی وہ دن آگیا جو سب کے لئے مقرر ہے اور جسکے لئے ہر ایک متنفس کو اس دنیا میں ہر وقت منتظر رہنا چاہیئے۔ آخر اس دن آپکو اپنے معتقدوں اور یاران ہم جلیس سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونا پڑا۔ آپ کی مجلس

بے رونق ہو گئی - تصوف و عرفان کے عالم کی کشتی ڈگمگانے لگی - ریاضت کے آسمان پر گھٹا ٹوپ
اندھیرا چھا گیا - روحانی روشنی بخشنے والا چاند بدلی میں چھپنے لگا - دل کی سیاہی کو سفید
کرنے والا آفتاب غبار آلود ہو گیا - فیض بخشنے والا چراغ ٹمٹمانے لگا - راہ ظلمات کی
راہ نکالی کرنے والا ستارہ جھلملانے لگا - خلق خدا دنیاوی مخمصوں کی بیماریوں میں مبتلا
رہ گئی ان پر خزان آگئی - سایہ فیض اٹھ گیا - نسیم روح افزا نے اپنا رخ پھیر لیا - ایک
جسد فاضل نے لوگوں کی نظر سے غائب ہو گیا - مختصر یہ کہ آپکا جام عمر لبریز ہو گیا
اور رحمت حقیقی سے آپ کے وصال کا وقت قریب آپہنچا - غرض بتاریخ ۴-
ماہ جمادی الثانی ۹۶۵ھ ہجری نبوی سے آپنے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت
فرمائی اور حق کی جوار رحمت میں پیوست ہو گئے - آپکے کل محبوں نے تجہیز و تکفین کی
اور نماز جنازہ میں بڑے بڑے لوگ شریک ہوئے - مسجد کے متصل جنوب کی طرف
آپکو دفن کیا اور مزار مقدس بنایا گیا اب آپکا مزار شریف وہیں موجود ہے انتقال کیوقت
آپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے - اس میں شک نہیں کہ آپنے اپنی عمر طبعی کو پہونچکر دار
فانی سے انتقال فرمایا - مگر جس وقت تک آپ اس صفحہ ناپائیدار پر قائم رہے آپ کے
سالہائے عمر شریف مشخص نہ ہوئے - کئی ایک کتابوں میں آپکی کیفیت مندرج ہے
مگر ان میں ہمیں کہیں آپکی عمر شریف کے سالوں کا تعین نہیں پایا گیا ہے - غرض آپنے
۹۶۵ھ ہجری میں انتقال کیا - گو آپ کا جسم مبارک تہہ خاک دفن ہوا مگر آپکی شفقت
اور آپکے بزرگ و مقدس اولاد کی شہرت اور آپکے اخلاق پسندیدہ و اوصاف
حمیدہ اب تک لوگوں کے ورد زبان ہیں اور اسیطرح آپکی عظمت و بزرگی و خدا
پرستی و انسانی ہمدردی آپکی زندگی میں مشہور تھیں اسیطرح وہ سب باتیں اب تک ہیں

یادگار چلی آتی ہیں۔ اور جب تک دنیا قائم ہے آپکا نام صفحہ ہستی پر برقرار رہیگا اور آپکے اوصاف و اخلاق مانند ماہتاب و آفتاب کے تابان اور درخشاں رہیں گے۔

حضرت شیخ احمد علیہ الرحمہ

حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم صاحب ملتانی کے دو فرزند تھے۔ ایک حضرت شیخ احمد اور دوسرے ہمارے حضرت قطب الآفاق بالاتفاق ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ۔ حضرت شیخ احمد صاحب حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم صاحب کے بڑے فرزند تھے۔ قاضی پرگنہ شیخ روانے (جنکا حال حضرت شیخ ابراہیم صاحب کے بیان میں لکھا جا چکا ہے) اپنی لڑکی آپ کے ساتھ بیاہی تھی۔ یہ قاضی صاحب کا مکان اوس زمانہ میں موضع کنجرلہ میں واقع تھا۔ شادی کے بعد حضرت شیخ احمد بھی وہیں جا رہے۔ قاضی صاحب مذکور کے انتقال کے بعد چند مدت تک آپنے خدمت قضائت انجام دی۔ آپ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت شیخ محمد الشریف القادری سے بیعت حاصل کی آپکی صحبت میں چند دن رہکر بہت کچھ فیض اٹھایا۔ اور صاحب کشف و کرامات ہوئے۔ آپکا اور قاضی مذکور کا مزار موضع کنجرلہ ہی میں واقع ہے۔ اور وہاں آپ کی کرامتیں جاری ہیں۔

حضرت شیخ فتح اللہ صاحب

آپ حضرت شیخ احمد صاحب کے ایک ہی فرزند تھے۔ آپنے اپنے عم مکرم و معظم حضرت بزرگوار جناب شمس الانوار منبع الاسرار شیخ محمد ملتانی کی خدمت میں رہکر تعلیم و تربیت پائی اور ولایت کو پہونچکر مرد کامل ہوئے

آپکا کچھہ حال اوپر بھی لکھا جاچکا ہے - آپکا روضہ مبارک آپکے والد قبلہ کے مزار مقدس کے متصل موضع کنجر لہ بزرگ پرگنہ پشن چرہی مین واقع ہے آپکے ایک صاحب زادے تھے جنکا نام شیخ احمد تھا - اونکے کوئی لڑکا بالا نہ ہوا - مگر ایک صاحبزادی تھین جنکا نام بی بی بدر طین تھا یہ بی بی صاحبہ ایک لڑکا چھوڑکر نقل کرگئین - آگے چلکر ان سے فرزندون کا ہونا ثابت ہے

حضرت بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ کے چند تاریخی حالات

حضرت قطب الآفاق بالاتفاق ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ شہر بیدر مین تولد ہوے - اور آپنے یہین رہکر نشوونما پائی آپکے والد نے جس وقت سے زندگی بسر کی تہی آپنے بہی وہان اوسی عزت وجاہ سے سکونت رکہی آپنے اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد جو کچھہ تعلقات روزگار آپکے ساتہہ وابستہ تھے ترک فرمایا اور کل دنیاوی امور سے درگذرکر آپنے گوشہ نشینی اختیار کی - اور سجادۂ مشیخت پر قدم رکھکر طالبون کے ارشاد اور عالموں کی ہدایت مین استقامت تمام رکہی - آپ کرامت مین مشہور اور علم وفضیلت مین شہرہ آفاق ہوئے - آپ نماز وروزہ و احکام شرع شریعت کے بہت پابند تھے - ہمیشہ آپ اپنے حجرہ مین یاد خدا مین مشغول رہتے تھے - اور پرہیزگاری و پارسائی اور طاعت و عبادت الہی مین آپنے اپنی تمام عمر گذاردی - آپ اپنے وقت کے قطب و مشایخ اولالعظم گزرے -

نسب نامہ حضرت شیخ محمد ملتانی صاحب علیہ الرحمہ

حضرت شیخ محمد ملتانی بن شیخ ابراہیم بن حضرت شیخ فتح اللہ ملتانی بن شیخ ابی بکر بن شیخ فخرالدین بن بدرالدین آہیلا رفخرالدین بن آہیلا ربدرالدین بن آہیلا رشاہ ہینا بن امیرشاہ غوری بن سلطان شیخ شہاب الدین غوری غزنوی دہلوی۔ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ سلطان شہاب الدین کا نسب ضحاک تازی تک پہونچتا ہے۔ تاریخ خانجہانی میں یہ لکھا ہے کہ سلطان شہاب الدین غوری بن سام بن کمال الدین بن محمود بن جلال الدین حسین بن حسن بن سلطان بہرام بادشاہ غورستان۔ مورخ تاریخ خانجہانی نے تاریخ خراسان میں سلاطین غور کا سلسلہ نسب اسطرح لکھا ہے:۔ سلطان بہرام بن جلال الدین حسین بن سلطان معزالدین بن سلطان بہرام بن سلطان فریدون بن سلطان بہمن بن سلطان اقبال بن طغرل بزرگ بن ارسلان بن جمشید تگین بن بہمن بن افراسیاب بن طہماسپ بن فریدون بن خورشید بن اسفندیار بن تگین بن سہراب بن مہنال بن تور بن سکندر بن گرتاسپ بن خسرو شدر بن کاوس بن ایرج بن زمراب بن کاسیاب بن طوس بن گودرز بن فرامان بن رستم بن سلامان بن شید بن فیروز بن ہرمز بن قباد بن بہرام بن گشتاسب بن تورج بن فریدر بن تگین بن آذرشث بن ارسلان۔ بن بہمن بن ارجاسپ بن جم آثار بن سامان بن ضحاک تازان بن کہ پیان۔ ابوالقاسم فردوسی نے شاہنامہ میں اسکی نسب یوں لکھی ہے:۔ کہ پیان بن صرداس بن ارام بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام۔

وفات حضرت شیخ محمد شاہ ملتانی صاحب قدس اللہ سرہ اور تاریخ رحلت

صبح کیا ہوئی کہ کسی کے ماتم میں سحر نے اپنا گریبان چاک کیا - آفتاب کیا نکلا کہ آسمان سے
اشک خون برسانے لگا - شام کیا ہوئی کہ آفتاب نے کسی کے سوگ میں روپوش ہو گیا -
رات کیا آگئی کہ اوس نے کسی دنیا سے رخصت ہونے والے کے غم میں سیاہ ماتمی
لباس پہن لیا - چاند کیا نکلا کہ اوس نے بھی غم سے داغ رنج و الم چھپا نہ سکا - آسمان
ستاروں کی چمک کہہ رہی ہے کہ وہ اب ہمیشہ کے لئے کسی کے مزار مقدس پر چراغ
بسیرا کرنے والے پرند بھی بین کر کے رو رو کر واویلا کر رہے ہیں - کہسار اور سبزہ زار بذریعہ
شبنم آنسو بہا رہی ہے - غنچہ ہائے شگفتہ کی بہار کو اپنی آنسوؤں سے آلودہ داغدار و [illegible]
بنا رہی ہے - ادھر نسیم بھی پھولوں کو خوشبو کی چادر لیکر کسی کے مزار پاک پر چڑھانے کو تیار ہے
باد صرصر بھی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں بھر رہی ہے - آہ آخر وہ حسرت فراق بھی
آگیا کہ اس قطب الجلیل کو اپنے تمام یاران ہمدم و خلفائے محترم کو چھوڑ جانا پڑا - شراب معرفت
کے پیالے اوندھے ہو گئے - وجد و طرب رقص و سرود کی محفلیں بے رونق ہو گئیں
قطبیت اور محبوبیت کے عالم کا جہاز طوفان میں آگیا - قوالوں کی مجالس پھیکی ہو گئیں
لوگوں کی مرادیں پوری کرانے کا وسیلہ دنیا سے اٹھ گیا - عشق حقیقی کا نردبان ٹوٹ
گیا - علم معرفت کا عالم دنیا سے چل بسا - القصہ جب حضرت شیخ محمد شریف قادری
ملتانی کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اور آپ کے معبود حقیقی و پروردگار جل و علی کی یاد
آپ کو بے قرار کرنے لگی تو آپ نے ملک بقا کے سفر کی تیاری شروع کی - چنانچہ تریسٹھ
سال کی عمر میں پہلے عید فطر کے روز ۹۳۵ھ میں آپ نے اس جہان فانی سے [illegible]
[illegible] جاودانی کی طرف رحلت فرمائی جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے ع
[illegible] شہید ہو شہید [illegible] کفن ۔ آپ کے دوستوں - مریدوں - معتقدوں

اور خلیفون نے و نیز بعض کئی سال تک آپ کی وفات حسرت آیات کا ماتم کیا چنانچہ اس کا بیان آپ کے کرامات کے بیان مین کسیقدر مفصل لکہا جا چکا ہے - ایکی جو تاریخ رحلت بزرگون نے نکالی ہے وہ یہہ ہے - قطعہ تاریخ وفات

بعلم معرفت در اہل عرفان ٭ بجستم سال تاریخ وفاتش ٭ محمد شاہ ملتانی ست کامل ٭ ندا آمد بمولی گشت واصل

بعضون نے آپ کے نقل مکان کی تاریخ دوم ماہ شوال ۹۳۵ھ لکہی ہے - شاید کہ وہ مہینہ مشتبہ واقع ہوا ہوگا - اسلئے انہون نے تاریخ دوسری ماہ شوال ۹۳۵ھ قرار دی مگر تحقیق طور پر معلوم ہوا ہے کہ آپکا وصال باری تعالی سے پہلی تاریخ ماہ شوال ۹۳۵ھ یعنی عید کے دن ہوا - آپ اپنے والد کے مقبرہ شریف کے تحت مین دفن کئے گئے

روضۂ حضرت ملتانی صاحب اور اوسکے متعلق چند تاریخی حالات

حضرت ابو الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری الملتانی قدس اللہ سرہ کا روضہ متبرکہ شہر بیدر مین واقع ہے - اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے روضۂ منورہ کے سابقہ اور موجودہ حال سے (جو بڑی مشکل اور محنت سے بہم پونچایا گیا ہے) ناظرین کو آگاہ کیا جاوے - کہتے ہین کہ سابق مین آپکی تربت مبارک پر ایک بڑا گنبد تعمیر کیا گیا تہا - وہ گنبد علی برید شاہ کے عہد سلطنت مین حصار قلعہ بنانے کیوقت توڑا گیا - شیخ شہر اللہ آپ کے مریدخاص اوسوقت موضع بلگانون مین تہے - یہہ خبر وحشت اثر سنکر آپ بہت روئے اور بیحد مضطرب و حیران ہوئے - آپ ایک روز شام کے وقت صحرا اور کوہ و ہامون مین تشریف لئے جاتے تہے کہ ناگاہ آپ نے یہ آواز غیب سے

ستی۔ گنبد کے ٹوٹنے سے تو کیون مغموم ہے۔ یہ ہماری مصلحت تھی کہ گنبد
ٹوٹے اس سے ہماری اور ہمارے دوست کے درمیان کا پردہ اٹھ گیا۔ تیری
بیقراری عبث ہے۔ شیخ شہر اللہ علیہ الرحمہ بیان کرتے تھے کہ وہ آواز حضرت
مرشد کی تھی۔ اس سے آپ کی تسکین خاطر ہوئی اور اضطراب رفع ہوا اور خوش ہوئے
ایک مدت مدید اور عہد بعید تک آپکی تربت مبارک میدان مین کھلی ہی رہی۔
عرصہ حال مین یعنے اس واقعہ کے بہت دنون کے بعد میر کلان خان قلعہ دار نے
اپنی قلعہ داری کے زمانہ مین مزار مقدس کے گرد ایک چوکھنڈی تعمیر کرائی
اور صحن کے اطراف حصار کی طرح پر ایک دیوار بنوائی۔ علاوہ اسکے ایک باولی
عمیق کہدائی۔ جسکی تین سو ساٹھہ سیڑھیان ہین۔ یہہ چیزین اب قائم
ہین۔ آپ کے مزار مبارک پر جو چوکھنڈی موجود ہے۔ وہ اوسیوقت کی بنائی
ہوئی ہے۔ میر کلان خانصاحب مذکور کو آپ سے زیادہ عقیدت تھی۔ اور
اپنی وصیت کے بموجب حضرت کے زیر سایہ ہی مین وہ دفن کئے گئے۔ اب اونکا
مزار حضرت کے روضہ مبارک کے قرب وجوار مین موجود ہے۔ متذکرہ بالا تعمیرون کے
کچھہ روز بعد میدک والے مشایخ پیر بادشاہ صاحب نے جو آپکی اولاد سے تھے
ایک کماندار عالیشان دروازہ بنوایا۔ شاید اوسوقت آپکی مقدرت نے کفایت
نہ کی ورنہ دروازہ یون ناقص اور ادہورا نہ رہ جاتا۔ خیر جیسا کچھہ آپ نے
بنوایا وہ اسوقت آپ کی یادگار تصور کیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۲۱۱ھ مین جبکہ نواب
نائب خان جہان خان بہادر قلعہ دار نے ارادہ کیا تہا کہ درگاہ مبارک کے
مقابل کے مکانات خرید کر ایک دروازہ عالیشان ٹہیک شارع عام پر بنوائے

اور علاوہ اسکے انہون نے یہ بھی چاہا تھا کہ درگاہ مبارک کے سامنے ایک حوض اور اوس
کے کنار دروازہ کے مقابل جو مبارک کے مشائخ صاحب نے بنوایا تھا ایک نقارخانہ تعمیر
کرائے مگر سب کام یون ہی رہ گئے - ایک نے بھی عملی صورت اختیار نہ کی - اور جب
نواب یکتاز جنگ بہادر کا عمل آیا تو امید تھی کہ وہ سب یکے بعد دیگرے انصرام کو تو پہنچینگے
مگر سب ناتمام ہی رہے - ۱۲؁ھ مین خانجہان خان مذکور نے حیدرآباد سے روپئے
بھجوا کر مسجد کا پایہ نئے سرے سے ڈلوایا - تعمیر شروع کرائی اور پختہ بنوانا چاہا
مگر اوسنے یہ کام انصرام کو نہ پہونچ سکا - ناتمام ہی رہا جاتا تھا کہ ۱۲؁ مین غلام مرتضی
خان عامل نکوہیر نے کام شروع کرایا - اسی عرصہ مین اوسکا عاملی سے تغیر ہوگیا - آخر
ہمت نہ ہار کر اوسنے چند ماہ کے بعد کچھ روپئے اور بھجوا کر اوس کام کو اختتام کو پہونچایا
کہتے ہین کہ یہ مسجد حضرت قدس اللہ سرہ کے زمانہ مین گھاس کی تھی - بعدہ چوبینہ
کی بنی - آخر وہی ترڑوا کر جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے پختہ اولوی تعمیر کرائی گئی - یہی مبارک
مسجد ہے جسمین حضرت ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے - اسی کے بازو مین ایک حجرہ تھا جسمین
آپ ہمیشہ معتکف رہتے تھے - اوسکے متصل کی باؤلی بھی اوسی وقت کی ہے اور
اس باؤلی کے بازو جو ایک پتھر پڑا ہوا ہے یہ وہی ہے جسپر حضرت وضو کیا کرتے تھے
اور سنا ہے کہ وہ پتھر اسوقت تک وہین موجود ہے -

حضرت شیخ محمد الشریف القادری الملتانی کے اولاد و خلفاء

حضرت ابی الفتح شمس الدین بندگی مخدوم شیخ محمد قادری الملتانی کے پانچ فرزند تھے -
پہلے فرزند حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بمخدوم جی - دوسرے فرزند حضرت

شیخ اسمٰعیل ۔ تیسرے فرزند حضرت شیخ اسحٰق ۔ چوتھے فرزند حضرت شیخ حمید الدین اور پانچویں فرزند آپ کے حضرت شیخ فخرالدین قدس سرہما العزیز تھے ۔ حضرت موخرالذکر (جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے) ایام صغر سنی ہی میں نقل کر گئے ۔ اور اُن چار بزرگواروں سے اس قدوۃ الابرار کے اولاد کا نام سلسلہ وار قایم و برقرار چلا آتا ہے ۔ اب ہر چہار حضرات کا اسباب ذکر علیحدہ چار فصلوں مین بیان کیا جاتا ہے ۔ مگر اس بیان سے قبل ناظرین کو یہ بھی بتانا ضرور ہے کہ آن حضرت کی دختریں بھی چار ہی تھین ۔ ان مین سے ہر دو لڑکیاں بی بی مریم اور بی بی عایشہ رحمۃ اللہ علیہا اس حضرت عالی صفات کی حیات ہی مین لاولد نقل کر گئین اور تیسری صاحبزادی جنکا نام بواجی تہا محمد حمید سے بیاہی گئی تہین ۔ ایک لڑکی جنکے مع اوس لڑکی کے خود بھی یعنے مادر و دختر ہر دو نقل کر گئین ۔ یہ بی صاحبہ کے کوئی لڑکا بالا نہ تہا ۔ لہذا سلسلہ بھی اُن سے باقی نہ رہا ۔ حضرت کی چوتھی صاحبزادی اسمہا بی بی الہ دینی تہین ۔ حضرت نے ان صاحبزادی صاحبہ کو بی بی سنتا البشیر صاحبہ کے واسطہ سے سید محمود بن سید محمد بن بندگی مخدوم سید محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے ساتھ بیاہا تہا ۔ ان کی اولاد سے ایک لڑکا اسمہ سید بڑے زندہ رہا جسکو تین لڑکے ہوئے ۔ انمین سے دو تو لاولد نقل کر گئے ۔ ایک لڑکا جسکا نام سید عنایت اللہ تہا ۔ اسکو دو دختر ہوئین ۔ انمین سے ایک دختر کی اولاد ثابت رہی ۔ اور سید بڑے مذکور کو بھی ایک لڑکی تہی ۔ اس لڑکی سے بھی اولاد کا ہونا ثابت ہے ۔ لیکن سید بڑے صاحب کو فرزندون کی جانب سے محرومی ہی رہی ۔ کوئی اولاد نرینہ قائم نہ رہی جس سے سلسلہ جاری رہتا ۔

پہلی فصل

حضرت بندگی مخدوم یحییٰ قدس اللہ سرہ کے اولاد و احفاد

حضرت بندگی مخدوم شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ حضرت قطبی جا
بندگی شیخ محمد قادری قدس سرہ کے اولاد اول پسر اکبر تھے - آپکی شادی شیخ سراج جنیدی
کی اولاد سے کسی دختر سے شہر بنگلور میں ہوئی تھی - اسکا کچھہ حال اوپر بھی مندرج ہے
آپکا سن شریف نوے (۹۰) سال سے گذر چکا تھا - آپ اپنے والد بزرگوار سے فیض حاصل
کرکے کمال کو پہونچ چکے تھے - علم تصوف میں آپنے بہت سی کتابیں تصنیف
کی تھیں جو اب تک آپ کی یادگار چلی آتی ہیں - آپ بہت بوڑھے ہوکر عمر طبعی کو پہونچ
چکے تھے - آپنے بتاریخ ۱۲ - ماہ شوال المکرم شتلہ میں اس جہان فانی سے سرائے
جاودانی کیطرف رحلت فرمائی - آپ کی درگاہ شہر بیدر کے قریب قصبہ چیدری میں واقع ہے
حضرت کے چار لڑکے اور تین لڑکئیں تھیں - آپ کے پہلے فرزند شیخ رفیع اللہ -
دوسرے فرزند شیخ حسین - تیسرے فرزند شیخ مظفر اور چوتھے شیخ لطف اللہ
تھے - موخر الذکر چھوٹے صاحبزادے حیات والد ہی میں اس جہان سے لاولد
گذر گئے - حضرت کے دو خلیفے معظم و مکرم تھے - ایک سید اسمٰعیل ملقب بہ جنگلی باگ
دوسرے خلیفہ شاہ منتخب قادری ساکن دھول جا واقع ہندوستان تھے - آپ
قوم شیخ سے تھے اور صدیقی کہلاتے تھے - حضرت مخدوم جی قدس اللہ سرہ
کے تیسرے فرزند شیخ مظفر کو دو فرزند تھے - ایک شاہ میاں اور دوسرے
شاہ حیدر - شاہ میاں صاحب کو ایک صاحبزادہ تھا - آپ کا نام شاہ ولی تھا
آپ لاولد حق کی جوار رحمت میں پیوست ہوگئے - پس آپکی نسل منقطع ہوگئی -
شاہ حیدر صاحب کو تین لڑکے تھے - تینوں اپنے پدر بزرگوار کے سامنے صغر
سنی ہی میں نقل کرکے انہیں داغ مفارقت دے گئے - ان کے بعد پھر آپکے

کوئی لڑکا نہ ہوا اور آیندہ کے لئے سلسلہ قائم نہ رہا۔ دوسرے بیٹے شیخ حسین صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت بندگی مخدوم جی قدس سرہ کی حیات ہی مین دو پسر شیخ محمد اور شیخ احمد چھوڑکر نقل کر گئے - ان دو صاحبزادون مین شیخ احمد لاولد فوت ہوئے - اور شیخ اپنے جد بزرگوار کی حضور مین رہا کرتے تھے - آنحضرت نے از روئے شفقت اپنے روضہ متبرکہ کی متولی گری آپکو عنایت فرمائی تھی - آپ سے فرزندونکا ہونا ثابت ہے -

شیخ رفیع اللہ صاحب حضرت مخدوم جی قدس اللہ سرہ کے اولاد اول پسر بزرگ تھے حضرت موصوف نے خاص آپ ہی کو اپنی سجادہ گری تفویض کی تھی - آپکے ایک صاحبزادے تھے جنکا نام شیخ علی تھا - آپ نے اونکو اپنی جگہہ مین نصب کرکے اس جہان سے خلد برین کیطرف رحلت فرمائی شیخ علی صاحب سے فرزندون کا ہونا ثابت ہے - آپکی نسل تا موجودہ تک باقی ہے اور سلسلہ نسل جاری ہے - اوپر بیان ہوچکا ہے کہ حضرت شیخ ابراہیم المعروف بہ مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ کے تین دختر تھین - آپ نے بڑی دختر اپنے بھتیجے سید بڑے صاحب کو دی تھی - جنکا ذکر اوپر لکھا جاچکا ہے - آپکی نسل سے کوئی لڑکا زندہ نہ رہا جس سے سلسلہ نسل قائم رہتا - آپ کی دوسری دختر بی بی فاطمہ تھین - اونکو ایک لڑکا شیخ اسمعیل پیدا ہوا تھا - وہ لاولد انتقال کرگیا - اوس سے کوئی اولاد ونرینہ قائم نہ رہی - سلسلہ منقطع ہوگیا - آپ کی تیسری صاحبزادی کا اسمہا ہتھنی بی بی تھین جنکو آپ نے شیخ بہاؤالدین صاحب سے بیاہا تھا - ان کے تین لڑکے ہوئے ۱ - شاہ میان - ۲ - شیخ امان اللہ - اور ۳ - شیخ محمود - ان تینون صاحبزادون سے فرزندون کا ہونا ثابت ہے - کثرہم اللہ تعالیٰ فی قوام الشرع الشریف (زیادہ کرے اونکو اللہ تعالیٰ شرع شریف کے قائم کرنے مین)

دوسری فصل

حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمعیل قدس اللہ سرہ کے اولاد و خلفاء

حضرت قطب الجلیل بندگی مخدوم شیخ اسمعیل قدس اللہ سرہ۔ حضرت بندگی مخدوم شیخ شریف القادری الملتانی قدس سرہ کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ کے اوصاف سنکر علی شاہ جو ملک برار کا صاحب جاہ و حشمت بادشاہ تہا آپکو اپنے پاس بلا لیا تہا۔ اوس نے قصبہ پتھری میں آپکو بہت کچھ انعام واکرام عطا فرمایا۔ آپ کے ساتھ اوسکو نہایت عقیدت تہی۔ آپ زیادہ تر قصبہ پتھری ہی میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے متعلق یہ بات تحقیق نہ ہوئی کہ آپ کی عمر شریف کتنی تہی مگر یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ ادھیڑ پنے کو پہونچ چکے تھے۔ آپ نے بتاریخ ۱۳ ماہ رمضان المبارک اس دار فنا سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ آپکا روضۂ مبارک قصبہ پتھری میں واقع ہے اور سلسلہ کرامت جاری ہے۔ آپ کے پانچ فرزند تھے جنکے نام حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ شیخ عبداللہ ۲۔ شیخ یوسف ۳۔ شیخ فتح اللہ ۴۔ شیخ سلیمان اور ۵۔ شیخ میران جی انہیں سے چوتھے فرزند شیخ سلیمان لاولد نقل کر گئے۔

تیسرے فرزند جناب شیخ فتح اللہ صاحب کا سلسلۂ اولاد جاری ہے۔ دوسرے فرزند شیخ یوسف صاحب کو تین دختریں تہیں۔ ان سے لڑکوں کا ہونا پایا جاتا ہے۔ پانچویں فرزند شیخ میران جی صاحب صرف ایک لڑکا یعنی شیخ عبدالقادر چھوڑ کر نقل کر گئے۔ اس صاحبزادے سے سلسلۂ اولاد جاری رہی۔ اور حضرت کے فرزند شیخ عبداللہ صاحبزادوں سے بڑے تھے۔ ان ہی کو حضرت نے اپنا سجادہ

نشین کیا تھا- چنانچہ انہون نے حضرت کے انتقال کے بعد کل امور مشیخت کو
نہایت خوش اسلوبی سے کر دکھایا اور سلسلہ جاری رکھا- انکے پانچ لڑکے تھے
جنکے نام یہ ہین- ۱- شاہ عالم- ۲- شیخ مجن ۳- شیخ اسمٰعیل- ۴-
مخدوم جی اور- ۵- شیخ علی- علاوہ ان صاحب زادون کے آپ کے چار لڑکیان
بھی تھین- ان چارون لڑکیون سے ہر ایک کو لڑکے اور لڑکیا ہوئین- ان سب سے
سلسلہ اولاد جاری ہے کثرھم اللہ تعالی فی قوام الاحکام الشرع الشریف
(زاید کرے اونکو اللہ تعالی احکام شرع شریف کے قایم کرنے مین)-

تیسری فصل

حضرت قطب الآفاق بالاتفاق بندگی مخدوم شیخ اسحٰق قدس اللہ سرہ کی اولاد و احفاد

ذوالاشواق حضرت شیخ اسحٰق قدس اللہ سرہ حضرت بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف
القادری قدس اللہ سرہ کے تیسرے فرزند تھے - یہ قیاساً کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے
انتقال کے وقت غایت درجہ پچاس سال تھے- لیکن آپ کی عمر شریف
مشخص و محقق نہ ہوئی جس سے تعین سنین عمر شریف ہو سکتا- آپ اپنے تمام
برادرون سے پہلے اس جہان ناپائدار سے طرف دار البقا کے رحلت کر گئے تھے- ٹھیک
طرح آپکی وصال کی تاریخ ۵ شوال المکرم بیان کی جاتی ہے- آپ اپنے والد
بزرگوار مخزن الاسرار و مفخر الابرار کے گنبد کے پہلو مین بجانب مشرق دفن کئے گئے
اسوقت آپکا روضہ متبرکہ وہین واقع ہے- آپکے چار بھائی اپنے تھے جنکے

اسمائے گرامی یہ تین ہیں۔ (۱) شیخ جلال (۲) شیخ جمال (۳) شیخ شمس الدین اور (۴) شیخ عیسیٰ اور صاحبزادیاں بھی آپ کی چار ہی تھیں۔ مگر ان کی اولادیں جلد جلد انتقال کرتی گئیں انسے صرف چند لڑکوں کا رہنا ثابت ہے۔ آپکے فرزندوں میں سے شیخ جلال لاولد فوت ہوئے۔ اور شیخ شمس الدین صاحب کو دو فرزند تھے۔ انمیں سے ایک فرزند لاولد انتقال کر گیا اور دوسرے کا پتہ نہ لگا کہ کہاں غائب ہو گیا۔ غرض شیخ شمس الدین صاحب کے لڑکے نہ رہے مگر آپکو چند لڑکیاں تھیں انسے لڑکوں کا ہونا اور سلسلہ قائم رہنا پایا جاتا ہے۔ شیخ عیسیٰ صاحب کے صرف ایک ہی فرزند تھے۔ جنسے سلسلہ اولاد اپنی جگہہ قائم چلا آتا ہے۔ اور شیخ جلال جو حضرت شیخ اسحق کے بڑے فرزند تھے۔ آپ کو حضرت نے اپنا سجادہ نشین کیا تھا۔ پس آپ اپنے والد کی جگہہ بیٹھکر امور مشیخت بجالایا کرتے تھے۔ آپکے چار فرزند ارجمند تھے جنکے نام نامی حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شیخ اسحق (۲) شیخ عبد المحمود (۳) شیخ حسین (۴) شیخ حسن۔ شیخ حسین لاولد انتقال کر گئے اور شیخ حسن نے دو لڑکیاں چھوڑکر رحلت فرمائی اور اب ان دونوں لڑکیوں کی اولاد کا سلسلہ جاری ہے کثرهم اللہ تعالیٰ۔

چوتھی فصل

حضرت قطب العالمین بندگی مخدوم شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کے اولاد و احفاد

آپ حضرت بندگی مخدوم قطبی ابو الفتح شمس الدین بن شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے چھوٹے لخت جگر نور بصر فرزند سعادتمند تھے۔ آپ نے کامل چھیانوے (۹۶) سال کی عمر کو پہونچکر

بتاریخ ۲۳ ماہ ذیقعدہ ۹۹۵ھ میں اس عالم سے خلد بریں کو رحلت فرمائی۔ آپ قدس اللہ سرہ کا روضۂ منورہ قلعہ کے حصار کے باہر اپنے بھائی بندگی مخدوم جی قدس سرہ کے روضۂ متبرکہ کے نزدیک ہے۔ دونوں حضرات کے روضے باہم واقع ہیں۔ آپ کے چار فرزند تھے جنکے نام حسب ذیل ہیں:— (۱) شیخ محمد (۲) شیخ احمد (۳) شیخ ابراہیم اور (۴) شیخ علی۔ اور دختریں بھی آپکی چار ہی تھیں۔ ان میں سے ایک صاحبزادی عالم صغر سنی ہی میں نقل کر گئیں۔ اور تین صاحبزادیوں کے نام جو بیاہی گئیں اور جنسے اولاد و احفاد کا ہونا ثابت ہے یہ ہیں:— (۲) عزیزہ فاطمہ (۳) بی بی اللہ دینی (۴) بواجی۔ عزیزہ فاطمہ صاحبہ جو سید محمد ابن سید حنیف قدس اللہ سرہ سے بیاہی گئی تھیں لاولد انتقال کر گئیں۔ بی بی اللہ دینی صاحبہ سے جو شیخ امان اللہ بن شیخ بہاء الدین سے بیاہی گئی تھیں سلسلۂ اولاد جاری ہے۔ اور بواجی صاحبہ سے بھی اولاد جاری ہے جو شاہ عالم بن شاہ عبداللہ سے بیاہی گئی تھیں۔ آپکے صاحبزادوں میں سے شیخ ابراہیم کو دو لڑکے تھے۔ یہ دونوں لڑکے لاولد انتقال کر گئے۔ ان سے کوئی نسل قائم نہ رہی۔ شیخ علی کو دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ ان دو لڑکیوں میں سے ایک لڑکی نے ایک لڑکی چھوڑ کر رحلت کی۔ اور دوسری لڑکی جنکا نام کمال بی بی اس فقیر مؤلف کے فرزند ابو القاسم ضیاء الدین محمد سے بیاہی گئی۔ ان سے فرزندوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شیخ احمد اور شیخ عبدالشاہد کے لڑکے جو دو فرزند ان رکھتے تھے۔ اور شیخ محمد جو اس قطب الاوتاد کے اکبر اولاد تھے۔ اپنے پدر بزرگوار کی جگہ بیٹھکر امور مشیخت تمام انجام دیتے رہے۔ آپکا سن شریف انتقال تک اکہتر (۷۱) سال کو پہونچا تھا۔ آپ ۹۲۴ھ میں متولد ہوئے تھے چنانچہ تاریخ تولد سید محمود نے حسب ذیل نکالی ہے

قطعہ تاریخ ولادت

فرزند نیک اختر کا لبدر فی الدجا ※ مرشیخ بدر الدین را ہو ہوب از خدا
تاریخ زادنش را از دل سوال کردم ※ گفتا کہ روز جمعہ در رحمت الحنا

سنہ ۱۲ میں بتاریخ ۲۷ - ماہ شوال المکرم آپ نے اس جہان سے رحلت فرمائی - آپکا انتقال شہر بیجاپور میں واقع ہوا - وہاں سے آپکا جنازہ شہر بیدر میں لایا گیا اور آپکے والد بزرگوار صاحب اسرار کے روضہ منورہ میں بتاریخ ۳ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲ آپ دفن کئے گئے آپ کے صرف ایک ہی فرزند سعادت مند باقی رہے جنکا نام مبارک شیخ بدر الدین تھا جو آپ اپنے والد بزرگوار کی جگہہ میں بیٹھکر امور مشیخت بجالاتے تھے - آپ کے کوئی ایک فرزند تھے جنکا سلسلہ اولاد باقی ہے - اس خاکسار مولف کے والد بندگی مخدوم شیخ احمد قدس اللہ سرہ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ کے قایم مقام و سجادہ نشین ہوکر امور مشیخت بجالاتے اور حضرت قدس اللہ سرہ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت بندگی مخدوم ابو الفتح شمس الدین شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ کے روضہ متبرکہ کی متولی گری آپ کو دی تھی - آپ اس منصب کو باحسن انجام دیتے تھے - آپ اپنے برادر بزرگوار حضرت شیخ محمد مذکور سے عمر میں صرف دو برس چھوٹے تھے - آپ کی ولادت سنہ ۱۱۵۹ھ میں واقع ہوئی تھی - اپنے بڑے بھائی صاحب کے انتقال کے بعد دو سال تک آپ زندہ رہے - اور سنہ ۱۲۲ میں آپ اس جہان فانی سے بہشت گاہ جاودانی کیطرف نقل کر گئے - آپکی وفات عجیب عمدہ طریق پر واقع ہوئی - اخیر دم تک آپ اچھے خاصے تھے - کسی نوع کا نقص آپکی صحت میں معلوم نہ ہوتا تھا - اور نہ آیندہ سے کوئی مرض ذات بابرکات کے لاحق تھا - اس روز آپ تہایت

خوش تھے۔ کسی نوع کا کسل تک مزاج میں نہ تھا۔ آپ نے نماز کے لیے وضو کیا۔ اور جا کے جانماز پر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ جسوقت آپ نے تکبیر اللہ اکبر کہکے نماز کی بیت پر دونوں ہاتھ سینے کے نیچے باندھے بس اسیوقت حق تعالیٰ سے آپکا وصال ہوگیا اور مرغ روح قفس عنصری سے نکل کے گلشن جنت کیطرف پرواز کر گیا۔ آپکی وفات اثنائے راہ میں واقع ہوئی۔ جمعہ کا دن تھا۔ خطبہ کا وقت قریب آگیا تھا۔ ماہ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ ہجری کی ۹ ۔ ویں تاریخ تھی۔ آپ بھاگ نگر کو گئے ہوئے تھے اور اسی روز وہاں سے شہر بیدر کیطرف چلے آرہے تھے۔ کہ اثنائے راہ ہی میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور حق سبحانہ تعالیٰ کی جوار رحمت میں پیوست ہوگئے۔ وہاں سے ماہ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ کی تیرہویں تاریخ آپکا جنازہ شہر بیدر میں لایا گیا اور اسی روز آپ کے والد کے گنبد کے نزدیک بجانب مغرب آپ دفن کیے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس خاکسار مولف کو اگرچہ اجازت خلافت اپنے جد بزرگوار صاحب اسرار حضرت شیخ بدر الدین قدس اللہ سرہ سے حاصل تھی۔ مگر حضرت والد شیخ احمد صاحب نے بھی مزید لطف فرما کر مجھے خرقۂ خلافت پہنایا اور اپنا قایم مقام و سجادہ نشین کر کے حضرت قطبی بندگی مخدوم شیخ محمد الشریف القادری قدس اللہ سرہ العزیز کے روضۂ متبرکہ کی متولی گری عطا فرمائی۔ الحمد اللہ تعالیٰ علیٰ ذالک ۔ آپ کی آٹھ (۸) دختریں تھیں ۔ جنکے نام یہ ہیں :-

(۱) بی بی خدیجہ ۔ (۲) خونزہ زینب ۔ (۳) خونزہ رقیہ ۔
(۴) چاند بی بی ۔ (۵) خونزہ رابعہ ۔ (۶) خونزہ آمنہ ۔
(۷) خونزہ مریم ۔ اوند (۸) خونزہ کلثوم ۔ بی بی خدیجہ شاہ الوتراب

بن شیخ علی بن شیخ رفیع اللہ بن حضرت مخدوم جی قدس اللہ سرہ سے بیاہی گئیں۔ انہیں کئی ایک فرزند ہوئے۔ اولاد کا سلسلہ قایم و برقرار چلا آتا ہے۔ (۲) خونزہ زینب صغر سنی ہی میں نقل کر گئیں۔ (۳) خونزہ رقیہ کو حضرت نے شاہ حیدر بن شیخ منظفر بن حضرت مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ سے بیاہا تہا۔ یہ بی صاحبہ چار فرزند چہوڑ کر نقل کر گئیں۔ اور افسوس کہ وہ چاروں فرزند بہی لاولد نقل کر گئے۔ ان سے ایک ہی لڑکا والا زندہ نہ رہا۔ جس سے سلسلہ جاری رہتا۔ (۴) چاند بی بی صاحبہ سید محمود بن سید من اللہ بن سید بابو سے بیاہی گئیں۔ ان سے کئی ایک فرزند ہوئے۔ سلسلہ اولاد جاری ہے۔ (۵) خونزہ رابعہ شیخ فتح اللہ نبیرہ شیخ زین الدین گنج نشین کو دی گئی تہیں۔ انسے کوئی فرزند نہوا اس لئے سلسلہ باقی نہ رہا۔ (۶) خونزہ آمنہ کو حضرت نے اپنے خواہرزادہ شیخ سلیمان بن شاہ عالم سے بیاہا تہا۔ ان سے کئی ایک فرزند ہوئے اور سلسلہ نسل چلا آتا ہے۔ (۷) خونزہ مریم شیخ مصطفی بن شیخ شبلی سے بیاہی گئیں اور (۸) خونزہ کلثوم سید محی بن سید راجہ سے بیاہی گئیں۔ انکو اولاد میں فرزند ہوئے۔ حضرت کے تین صاحبزادے تہے۔ انہیں سے ایک یہ مولف ضعیف عبد القادر دوسرے صاحب شیخ بدر الدین اور تیسرے صاحب شیخ محمد تہے ہوخرالذکر صاحب کا عالم طفلی ہی میں انتقال ہو گیا۔ اور اب ہم دونوں بہائیوں سے حضرت موصوف کی نسل قایم اور سلسلہ اولاد جاری ہے۔ کثرہم اللہ تعالیٰ شانہ اللعزیز و ابقاہم الی یوم الدین بحرمت النبی و آلہ المتقیین الطاہرین اجمعین علیہ الف التحیۃ والثناء۔

غزل

از سر سر در گذشتم وصل جانان یافتم
در دم هجرش بس کشیدم تا که درمان یافتم

عاشقانه سلک دارم از ابای تنگ نام
زانکه من اسرار حق در خاکساران یافتم

در لباس خلعت انسان تلبیس آمده
وز عطای خالق افلاک ایمان یافتم

مصطفی خیر البشر سلطان جمله انبیا
حمد الله دین پاک شاه سلطان یافتم

صاحب لولاک شانش شافع روز جزا
همچنین من مصحف او در جمله قرآن یافتم

رهبر روان راه دین را رهنمای مستقیم
چونکه هادی شاه مردان شیر یزدان یافتم

پیشوای سید سلطان عالم محی الدین رح
در جمیع اولیا چون شاه شاهان یافتم

پیر پیرم شاه محمد مقتدای هر دو کون
فخر تاجش بر جمیع نازداران یافتم

پیر عالم گیر ما شیخ المشایخ بدر دین
نور روشن هر دو عالم مهر تابان یافتم

والد ما شیخ احمد ابن شاه بدر دین
سایهٔ او بر سر خود لطف رحمان یافتم

مادر من فاطمه در عصر خود چون فاطمه
شکر لله جا در حرم پای گدایان یافتم

زانکه جدش نعمت الله مسعود باغ نبی
فیض او مهر فا ضلالن اهل کرمان یافتم

از خرابات مغان از جام جم جاه مشرا
تا دری مستانه دار از دست ایشان یافتم

خاتمہ

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری ہے طے ہوئی آ چکی منزل مین مسافت میری

حضرات ناظرین!

اب اس کتاب کا ترجمہ اور ترتیب ختم ہو چکی - یہ کتاب جناب عبدالقادر صاحب نے سنہ ۱۲۷۱ ہجری مین فارسی زبان مین تالیف کی تھی - کتاب کے تمام ہونے کی تاریخ مولف صاحب مذکور نے ۲۷ لکھی ہے - مگر یہ نہین لکھا کہ تاریخ مذکور کون سے مہینہ کی تھی شاید کاتب کی غلطی ہوگی کہ اوس نے صرف تاریخ لکھکر مہینہ اڑا گیا - یہ کتاب حضرت محمد اشرف صاحب قبلہ قاضی بیدگ علاقہ سرکار بدیا بیدار راجم اقبالہ کے قبضہ مین ایک مدت مدید سے تھی - حضرت موصوف نے اوائل ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۵ مین قطب الوقت پیر دستگیر حضرت حاجی سید عبدالقادر صاحب قبلہ قادری کیخدمت فیض رجعت مین اسکو بطریق نذر گذرانا - حضرت موصوف ہی کی بدولت ماہ مبارک شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۹ مین یہ جلد طبع سے آراستہ پیراستہ ہوکر شایع ہوئی اور اس کے مطالعہ سے شایقین سلسلہ عالیہ قادریہ کو دولت جاودانی و نعمت لایزالی حاصل ہوئی اور عوام کو بزرگون کے فیض سے مستفید ہونے کا موقع ملا -

جناب عالی ہمم مصدر فیض و کرم ہمہ تن خلق سراپا مروت میرے آقائے ولی نعمت حضرت عباس علی صاحب قبلہ خانسامان اعلیحضرت کو بزرگان دین سے بہت عقیدت ہے - اور آپ اونکے حالات کو بہت شوق سے ملاحظہ فرماتے ہین - جب یہ کتاب آپ کی نظر مبارک سے گذری تو آپ نے مجھ خاکسار کو فرمایا کہ یہ کتاب عجیب ہے

اسمیں بزرگان سلف اور عاقلان زمانہ کے حالات نہایت مفید ہوں حضرت شیخ محمد صاحب
ملتانی کے کرامات قابل دید ہیں۔ شاید فارسی عبارت میں ہونے سے اسکی قدر اور شہرت
اب تک نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس زمانہ میں لوگوں کو اردو کیطرف زیادہ رغبت ہے۔ اسلیئے
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تو اسکو اردو میں ترجمہ کرکہ تیرا نام ہوا اور بزرگان دین کا فیض عام ہو
ایک تو میرے آقا و ولی نعمت کا فرمانا دوسرے میں نے اس امر کو موجب سعادت جانا۔
بجان و دل منظور کیا تعمیل ارشاد میں مشغول ہوا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں نے صرف
پینتالیس دن میں اسکا ترجمہ ختم کیا۔ حکم کی تعمیل پوری کی۔ جیسا کچھہ برا بھلا آتا تھا ٹوٹی
پھوٹی زبان میں لکھکر رکھدیا۔

ناظرین اسمیں شک نہیں کہ مجھہ ایسے کم علم کی یہ جرات آپ ایسے لایق اور ذی علموں
کے سامنے قابل خندہ زنی ہے مگر مجھے امید ہے کہ آپ اسکے غلطیوں سے چشم پوشی
فرماکر خلعت قدر دانی سے سرفراز فرماینگے۔ اگرچہ میں نے اسکو اپنی حسب دل خواہ نہ
لکھہ سکا (میں نے اسکے وجوہات دیباچہ میں لکھہ دئیے ہیں) تاہم میری محنت اور
عرق ریزی اس سے ظاہر ہے کہ ایک قلیل عرصہ میں لکھا ہے۔ امید کہ قدردان
پبلک اس ایڈیشن کو ہاتھوں ہاتھہ خرید لیگی

کمترین محمد کریم الدین عفی عنہ 2728

اتالیجی دفتر معتمد سرکار عالی صیغہ مالگزاری

تمام شد

صحت نامہ اغلاط مخزن الکرامات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	کبہی	+	۴۹	۹	دیکھانے	دکھانے	۹۳	۴	بنی اسکت	یا بنی اسکت
//	۲۰	ہوے مین	ہوئے ہین	//	۱۰	کہولدیا	ظاہر کردیا	۹۴	۹	قاسم بیرید	قاسم برید
۶	۱	المجینی الحسینی	الحسنی الحسینی	۵۱	۱۳	طالت	×	//	۱۱	داے	دالے
//	۱۱	کا اور	کا ہے اور	۵۲	۳	گاشس	کاش	//	۱۲	مینر	منبر
۹	۱۶	جب کہ وہ	جب وہ	۵۳	۴	مجھے بہی	مجھے	۹۵	۱	چواب	جواب
۱۱	۱۴	رضاہ عنہا	ارضا عنا	//	۵	سبے گیے	لے گئے	۹۷	۲	میر طبیعت	ہیری طبیعت
۱۲	۷	فروحت	فرحت	۶۱	۲	آلہ	آکر	//	۱۰	نہ	×
۱۱	۱۷	کشبت	گشت	//	۱۴	گو	مگر	۱۰۰	۲	تری طوف	تیری طرف
۱۳	۷	یاجے	+	۶۶	۱۳	فانی	فنا	۱۰۲	۵	اطاعت فرمان بروای	اطاعت وفرمانبرداری
۱۴	۶	بے شبہ	بے گناہ	۶۷	۱۰	چیل	چل	۱۰۴	۱۹	بہی	سبی
//	۱۴	گہڑا	گہڑا	۶۸	۱۶	پہرسے	پہیر سے	۱۰۶	۹	خلیفہ زبان	خلیفہ زمان
۱۵	۱۰	عنہا	عنا	۶۹	۱۵	ہوگی	ہولی	۱۰۷	۵	روانہ	روان
۱۸	۱۲	اجازت عام کی اجازت	اجازت مطلقہ	۷۰	۱۴	السابلکین	السالکین	//	۱۱	چہوڑسے	چہوتے
۲۳	۱۴	ظاہر	طائر	۷۱	۱۳	آب کا	آپ کا	۱۰۹	۴	متجیر	متبحر
۲۶	۱۶	گردنے	گردانے	۷۳	۱۳	نلطر	نظر	//	//	عرض	غرض
۲۹	۱۳	چہپٹ	چہت	۷۴	۵	سال تہی	سال کی تہی	//	۵	تیری	میری
۳۱	۷	مجدوم	+	//	۱۶	کشایش	کشائش	۱۱۰	۱۶	بابا	بارہا
۳۴	۷	ذنبا	دنیا	۷۵	۱۵	نعربرس	نوبرس	۱۱۴	۷	زوز	زور
۳۵	۱۶	خطہ	خط	۷۸	۱۸	لیے	×	//	۱۴	تفرع	تفرع
۳۶	۷	غرض	عرض	۷۹	۱۲	جان سے	جانتے	۱۱۶	۲	انند	مانند
۳۸	۸	بیشمار	بیشمار	//	۱۸	ولایت قطبیت	ولایت وقطبیت	//	۶	انتہاکے	انتہائے
۴۰	۱۵	ختم	ختم	۸۱	۵	ہونے	ہوئے	//	۸	چنر	چنین
۴۱	۶	تہ	نہ	۸۲	۱۵	مین نے دیکہی	مین دیکہی	۱۱۷	۱۰	گر	اگر
//	۸	سنکوچہ	منکوحہ	۸۳	۱۴	انسے	سے	۱۲۰	۵	کہ تب	کہ جب
۴۶	۱	ہون	ہون کہ	۸۵	۱۴	الشرف	الشریف	۱۲۱	۶	آجالے	آجائے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۹	نیجز	عجز
۱۲۵	۱۱	نین	تین
۱۲۶	۱۱	انس	انت
۱۲۷	۱۱	ثانیہ	تائیہ
۱۳۴	۱۵	مرے	میرے
۱۳۵	۱۰	منزل کبریا	منزل ما کبریا
〃	۱۲	بلکہ تحقیق	بلکہ ہینے تحقیق
۱۳۶	۱۳	طسلی	تسلی
۱۳۹	۱۵	بالموافقہ	بالموافقۃ
۱۴۰	۱۰	میرے بیٹے	میرے پیارے بھائی
۱۴۳	۱۲	چہڑہی	چھڑی
۱۵۱	۱۰	پتا	بتاں
۱۵۳	۱۴	مہد	مہدی
〃	۱۵	بہی	بہتی
۱۵۴	۱۶	بوڑہا	بوڑہا
۱۵۶	۶	ازواجہم	اروا احہم
〃	۱۶	قلبنی	قلبی
۱۵۸	۲	مشتے ازنمونہ	مشتے نمونہ
۱۶۵	۱۵	کاٹا	ڈنک مارا
۱۷۱	۱۸	دوزبان	شکستہ زبان
۱۷۴	۱	ازاہ شفقت	ازراہ شفقت
۱۷۵	۹	آپ	اب
۱۷۶	[illegible]	طور پر	حال
〃	۱۵	چمکے	جھکے
۱۸	۷	مدوا کن	سوا کن
۱۸۱	۱۴	پکارکہا	پکار کر کہا
۱۸۲	۱۳	فرمایاتنے	فرماتے
〃	۱۹	حضرت	مغفرت
۱۸۵	۸	کال	کامل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۵	۱۸	دکوکب	وہ کوکب
۱۸۷	۱۳	کومین	کوتین
〃	۱۵	بیکار	بیکلا
〃	۱۶	شایہ	شائیہ
۱۸۸	۱۳	ثریا	نثریا
۱۹۰	۴	جبگی	جبلی
〃	۶	لایق	لاحق
۱۹۹	۳	خطر	خط
۲۰۳	۸	والدادہ	دلدادہ
۲۰۶	۱۲	منظور	متصور
۲۱۰	۱۸	موسوم کرکے	موسوم کرے
۲۱۱	〃	انام	امام
۲۱۳	〃	رنجیدہ فرمائے	رنجیدہ فرمایا
〃	۱۹	دلوائے	دلوایا
۲۱۴	۱۸	بجنر	بحر
۲۱۶	۴	ہوہ تہا	ہوا تہا
۲۱۸	۹	رزوائی	رزوائے
۲۱۹	۵	آپ	آب
۲۲۰	۸	امین	مین
۲۲۳	۱۸	طلاتم	تلاطم
۲۲۶	۱۵	رہ	زہ
۲۲۷	۱۳	والد	والا
۲۳۰	۱۰	اسطرہ	اسطرح
۲۳۲	۹	فتیح	فصیح
۲۳۳	۵	تیرے	تیسرے
۲۳۴	۸	سنے	×
〃	〃	وحشی	وحشیانہ
〃	۱۸	پہر	پیر
۲۴۷	۲	لی	کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۷	۱۰	ذلالت	ضلالت
۲۵۴	۵	چہڑاکر	چہوڑاکر
۲۵۶	۱۱	جہوٹ	جہٹ
〃	۱۲	سری	سرسے
۲۶۱	۸	اولی العظم	اولوالعزم
۲۶۴	۱	کرآیا	کرایا
〃	۸	اوس نے	وہ
۲۶۸	۱۶	مشتے ازنمونہ	مشتے نمونہ
۲۶۹	۲	فیصد رخصت	فیصد رجت
۲۷۰	۶	جہوٹ	جہوٹ
〃	۱۲	میری	میری
۲۷۱	۲	محبت	محبت
۲۷۲	۶	اوس سکے	اوسکے
〃	۸	ضرو	ضرور
〃	۱۲	اولوالنظم	صاحب عظمت
〃	۱۶	بری	بڑی
۲۷۴	۸	اولاالعظم	اولوالعزم
۲۷۶	۱۵	باشاہ	بادشاہ
〃	۱۶	نہ	
۲۷۷	۱۸	خاف	خلاف
۲۷۸	۱۵	آپانی	آپ کی
۲۷۹	۵	سیدہاتہ	سیدہا ہاتہ
۲۸۴	۱۳	اولوالعظم	نیک
۲۸۵	۲	بدوا	بدعا
۲۸۶	۱۵	نہیں	کہیں
〃	〃	پ	آپ
۲۸۷	۱	آئی	آئی
۲۸۸	۴	وقت	وقت
〃	۱۷	اولوالعظم	اولوالعزم
۲۹۲	۱۱	زاہادہ	زیادہ
۲۹۸	۱۲	آپ سنے	آپ

[illegible] ارشاد فیض دکن جسمیں [illegible] کتاب [illegible] طبع [illegible]

پتہ: محمد کرم الدین [illegible] حیدرآباد دکن